حضرت مولانا قاضی غلام محمود صاحب ہزاروی

نماز کا فائدہ
اور
نہ پڑھنے کا نقصان

مکتبہ معصومیہ
لاہور پاکستان

بسلسلہ اشاعت نمبر (۱)

نماز

پڑھنے کے فائدے

اور نہ

پڑھنے کے نقصانات

مُصنّف

حضرت علامہ مولینا قاضی غلام محمود صاحب ہزاروی

ناشر

مکتبہ معصومیہ ـ لاہور

تقسیم کار

نوری بک ڈپو ـ بازار داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ ـ لاہور

سلسلہ اشاعت نمبر (۱)

بفیضانِ کرم
مخدومِ اہلِ سُنت شیخ طریقت الحاج پیر
سیّد محمد معصوم شاہ گیلانی قادری نوری رحمۃ اللہ علیہ
سجادہ نشین چک سادہ شریف (گجرات)
بانی نوری کتب خانہ لاہور

نام کتاب ——— نماز پڑھنے کے فائدے

موضوع ——— نماز کی ادائیگی کے فوائد و عدم ادائیگی کے نقصان

مصنف ——— علامہ قاضی غلام محمود ہزاروی

بار دوم ——— اکتوبر ۱۹۷۷ء

تعداد ——— ۲۰۰۰ ہزار

ناشر ——— مکتبہ معصومیہ۔ لاہور

باہتمام ——— صوفی خادم حسین نوری شیخوپوری

طابع ——— مظفر پرنٹرز۔ لاہور

قیمت ——— ۵٫۲۵ روپے

تقسیم کار

۱۔ نوری بک ڈپو۔ متصل دربار داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ۔ لاہور

۲۔ نوری کتب خانہ۔ بازار داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔ لاہور

عرضِ ناشر

برادرانِ ملّت! ایک عرصہ سے ناچیز کی یہ آرزو تھی کہ کوئی ایسا نیک کام کرنے کی توفیق و سعادت نصیب ہو جائے۔ جو مجھ گنہگار کے لیے ذریعہ نجات اور ذخیرہ آخرت بنے۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں ہر کام کا وقت مقررہ ہے، بندے کی کوشش کے باوجود وہ اپنے وقت مقررہ پہ ہی انجام پاتا ہے۔ راقم رب تعالیٰ کے حضور دست بدعا رہا۔ تاآنکہ اس رحیم وکریم ذات نے دستگیری فرمائی، میری دعاؤں کو شرفِ قبولیت عطا فرمایا، اور مجھے اپنے ایک مردِ کامل، مخدومِ اہلسنّت شیخ طریقت رہبر شریعت حضرت پیر سیّد معصوم شاہ صاحب گیلانی قادری نوری رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت و خدمت نصیب فرمائی۔ اُن کی چند روزہ صحبت سے ناچیز کی دنیا بدل گئی۔ دل پر سے گناہوں کی میل کچیل دھلنے لگی، اور یہ احساس و شعور بیدار ہو گیا۔ کہ دنیا فانی ہے۔ آخرت ہی ہمیشہ رہنے کی جگہ ہے۔ فانی اور چند روزہ زندگی کی لذتوں میں کھو کر عمرِ عزیز کے

قیمتی لمحات کو ضائع کرنا سراسر نقصان و خسارہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک افضل ترین نیکی چونکہ دینِ اسلام کی ترویج و اشاعت ہے۔ اور انبیاء کرام علیہم السلام کا مشن ہے۔ چنانچہ احکام خداوندی میں سے نہایت ترین حکم اداتے نماز کا ہے، تو اسی جذبے کے تحت بغرضِ تبلیغ یہ مختصر رسالہ اہلِ اسلام کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔ اس رسالے میں "نماز پڑھنے کے فوائد اور نہ پڑھنے کے نقصانات" نہایت دلنشین انداز میں بیان کیے گئے ہیں۔

یہ رسالہ حضرت علامہ مولینا قاضی غلام محمود صاحب ہزاروی کی تالیف ہے۔ آپ نے اس میں بہت سی کتابوں کا نچوڑ پیش کیا ہے۔ اور اس کتاب کے آخر میں وضو، غسل، تیمم اور نماز پڑھنے کا طریقہ حافظ مولانا محمد شفیع اوکاڑوی کی نماز کی کتاب میں سے نقل کیا گیا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اِن دونوں حضرات کے درجات بلند کرے اور ان کی اِس سعیِ جمیلہ کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے، ذریعہ نجات بنائے۔ آمین

اہلِ اسلام کو چاہیے کہ خود پڑھ کر دوسروں کو بھی یہ رسالہ پڑھائیں۔ تاکہ بے نمازی حضرات نمازی بن جائیں۔ اور آخرت میں بلند درجات پہ فائز ہوں اور نجات و ثواب آخرت سے بہرہ ور ہوں۔

آمین۔ دعا کا طالب

فقیر خادم حسین نوری قادری

فہرست مضامین

ماخذ

یعنی جن کتابوں کے حوالے اس کتاب میں دیے گئے ہیں ان کے نام

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف
۱	حجۃ اللہ البالغہ	حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی	۱۳	صحیح مسلم شریف	امام مسلم بن حجاج قشیری المتوفی سنہ ۲۶۱ھ
۲	تفسیر علالی		۱۴	تفسیر معالم التنزیل	امام محی السنۃ حسین بن مسعود الفراء البغوی المتوفی سنہ ۵۱۶ھ
۳	نزہۃ المجالس	علامہ عبدالرحمٰن صفوری رحمۃ اللہ			
۴	تنبیہ الغافلین	امام ابواللیث سمرقندی رحمۃ اللہ منجملہ طبقہ ثالثہ فقہائے احناف	۱۵	الترغیب والترہیب	علامہ منذری رحمۃ اللہ
			۱۶	جامع الصغیر	امام جلال الدین السیوطی المتوفی سنہ ۹۱۱ھ
۵	تفسیر روح البیان	علامہ حقی آفندی رحمۃ اللہ جلیل القدر صوفی مفسر	۱۷	کنز العمال	
۶	جامع ترمذی شریف	امام ابوعیسیٰ ترمذی المتوفی سنہ ۲۷۹ھ	۱۸	کتاب الزواجر	علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ مکی
۷	مشکوٰۃ شریف	ولی الدین الخطیب المتوفی سنہ ۷۴۲ھ	۱۹	لطائف المنن	علامہ عارف عبدالوہاب شعرانی مالکی رحمۃ اللہ
۸	روض الریاحین	امام عبداللہ الیمنی الیافعی المتوفی سنہ ۷۵۶ھ	۲۰	معارج النبوۃ	علامہ کاشفی یا حسین واعظ کاشفی المتوفی سنہ ۹۱۰ھ
۹	صحیح ابن حبان	مشہور محدث ابن حبان المتوفی سنہ ۳۵۴ھ	۲۱	مسند امام احمد بن حنبل	امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ
۱۰	مجالس سنیہ شرح	مشہور محدث امام سخاوی رحمۃ اللہ	۲۲	دارمی شریف	محدث دارمی عبداللہ سمرقندی الدارمی المتوفی سنہ ۲۸۰ھ
۱۱	اربعین نوویہ		۲۳	شعیب الایمان	محدث بیہقی رحمۃ اللہ
۱۲	صحیح بخاری شریف	امام محمد بن اسمٰعیل بخاری المتوفی سنہ ۲۵۶ھ	۲۴	ابن ماجہ	ابوعبداللہ بن ماجہ القزوینی سنہ ۲۰۹ھ

۲۵۔ تفسیر دُرِّ منثور، علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ

اور ان کے علاوہ بعض دیگر کتب سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔

فقیر قاضی غلام محمود ہزاروی

اشعار دربارہ نماز

جلوہ ہے خاص رحمتِ حق کا نماز میں
انوارِ قدس کا ہے نظارہ نماز میں

مولیٰ سے اپنے ملتا ہے بندہ نماز میں
اٹھ جاتا ہے جدائی کا پردہ نماز میں

آپہنچا خاص اپنے شہنشاہ کے حضور
جب بندہ ہاتھ باندھ کے آیا نماز میں

مولیٰ میں اور بندہ میں رہتا نہیں حجاب
بے پردہ ہے تجلیِ مولا نماز میں

جب ہاتھ اٹھائے باندھ کے نیت تو یوں سمجھ
دونوں جہاں سے ہاتھ اٹھایا نماز میں

کیا جانے تو رکوع و سجود و قعود کو
ہے کن حقیقتوں کا اشارہ نماز میں

الحمد کی شروع تو ہر کلمہ کا جواب
معبود ذوالجلال سے پایا نماز میں

حمد و ثنا درود، قرائت، دعا سلام
ہے جمع ہر طرح کا وظیفہ نماز میں

مدہوش و مستِ خواب سحر میں ہے بے نماز
اور اٹھ کے آیا عاشقِ مولیٰ نماز میں

گر قبر کے اندھیرے سے ڈرتا ہے پڑھ نماز
ہے ظلمتِ لحد کا اجالا نماز میں

نرمی سے کرتا ہے ملک الموت قبضِ جان
تلخیٔ موت کا ہے مداوا (علاج) نماز میں

یہ قبر میں انیس (ساتھی) یہ محشر میں ہو شفیع
عقبیٰ کی راحتیں ہیں سراسر نماز میں

رکھے گا سر بلند انہیں پاک و بے نیاز
جن کا سرِ نیاز ہے جھکتا نماز میں

اے دل نماز کیوں نہ ہو معراجِ مومنین
پاتا عروج و قرب ہے بندہ نماز میں

۲

خالق نے کیا بنائی ہے نورِ نظر نماز
اندھیر تھا جہاں میں نہ ہوتی اگر نماز

پڑھتے ہیں خوفِ حق سے جو باچشمِ تر نماز
ان کے لیے بجھائے گی نارِ سقر نماز

سوئیں گے قبر میں وہی بے خوف جو یہاں
پڑھتے ہیں نیند چھوڑ کر وقتِ سحر نماز

رہتا ہے جن کو فکر نمازوں کا رات دن
گویا وہ پڑھتے رہتے ہیں آٹھوں پہر نماز

تکبیر اور اذاں تو کانوں میں ہو چکی!
باقی رہی فقط تری اے بے خبر نماز

مرتا ہے بے نماز تو تم اے نمازیو
پڑھتے ہو کیوں جنازۂ ناپاک پر نماز

ان کے لیے بنائیں گے یہ گھر بہشت میں
دنیا میں جن کے دل میں بناتی ہے گھر نماز

حاضر تو ہر نماز میں رکھ دل کو اے فقیر
کچھ تو سمجھ کہ تو ہے کہاں اور کدھر نماز

○

پنجابی نظم

خوش قسمت کم نیکی دے لوکاں رہن تاندے
خوش قسمت برے کماں تھیں لوکاں رہن ہٹاندے

خوش قسمت عمر اپنی نوں ضائع نہیں کریندے
خوش قسمت مال خلصہ دا راہ خدا دے ویندے

خوش قسمت بد رسماں ہرگز نہیں اداندے
مال خدا دا شادیاں اندر ہرگز نہیں اڈاندے

خوش قسمت پنج نمازاں نال جماعت اداندے
خوش قسمت مال اپنے دی ہین زکوٰۃ اداندے

خوش قسمت رمضان دے روزے شوقوں رکھن سارے
خوش قسمت حج کرن نوں جاون رب دے پیارے

خوش قسمت قرآن خدا دا ہر دن جہڑے پڑھدے
خوش قسمت شوقوں جہڑے کم نیکی دے کردے

خوش قسمت جنہاں لوکاں کیتا دین پیارا
ہر برائیوں بے حیائیوں بیٹھے کر کنارا

خوش قسمت شرع مطابق کم کریندے رہندے
خوش قسمت یاد اللہ توں غافل کدے نہ ہندے

خوش قسمت جنہاں عمر تمامی اندر یاد گذاری
خوش قسمت جنہاں نے منیا حکم غفاری!

○

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وحدہٗ والصلاۃ والسلام علی من لا نبیّ بعدہٗ وعلی الہ واصحابہ الّذین اوفوا عہدہٗ

امّا بعد

دینِ اسلام اور انسانی زندگی کی غرض وغایت

برادرانِ اسلام! اسلام ایک عالمگیر اور مکمل ضابطہ حیات ہے۔ اسلام انسان کی حیوانی اور روحانی دونوں ضرورتوں کو نہایت عمدہ طریقہ سے پورا کرتا ہے۔ اسلام نے عبادات، معاملات اور حقوق کے لیے عین فطرت کے مطابق اصول وضع کیے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

انّ الدّین عند اللہ الاسلام ومن یّبتغ غیر الاسلام دینًا فلن یقبل منہُ (الآیۃ)

مطلب یہ کہ اللہ کے نزدیک دین، یعنی زندگی بسر کرنے کا صرف ایک ہی طریقہ ہے۔ اور وہ ہے اسلام، اور جو کوئی اسلام کے علاوہ کوئی اور طریقہ یا راستہ اختیار کرتا ہے۔ تو اللہ کے ہاں وہ مقبول نہیں ہے"

دینِ اسلام کی رو سے تخلیقِ کائنات کی غرض وغایت محض عبادتِ الٰہیہ ہے۔ جیسا کہ ارشاد ہے۔

وماخلقت الجنّ والانس الّا لیعبدونِ!

یعنی جنّ وانس کو صرف عبادت کے لیے پیدا کیا گیا ہے۔

تمام انبیآء علیہم السّلام کو بھی اسی بات کا حکم دیا گیا۔ فرمایا:۔

لقد بعثنا فی کل امۃ رسولاً ان اعبدوا اللہ!

مطلب یہ کہ ہم نے ہر امت میں رسول بھیجے (اور انہیں حکم یہ دیا گیا) کہ اللہ کی عبادت کرو"!!

دینِ اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے کلمہ طیّبہ کو تو علمی اور اعتقادی درجہ

حاصل ہے۔ جبکہ نماز روحانی اور عملی فضیلت کی حامل ہے۔

ابو البشر حضرت آدم علیٰ نبینا علیہ السلام سے لے کر خاتم النبیین حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم تک تمام انبیاء کرام نے اپنی اپنی امتوں کو نماز قائم کرنے کی ہدایت اور تاکید فرمائی ہے۔ مختلف انبیاء کے زمانوں میں خاص حالات اور ماحول کے پیشِ نظر نماز کی ادائیگی کے طریقے کا ایک گونہ مختلف ہونا علیحدہ بات ہے۔ لیکن اس سلسلہ میں حضور رسالت مآب کو اللہ تعالیٰ نے حضرت روح الامین جبرائیل علیہ السلام کی وساطت سے نماز کی ادائیگی کا جو طریقہ سکھایا اور حضور سرورِ عالم نے اپنے صحابہ کرام اور ان حضرات نے تابعین اور تبع تابعین کو جس طریقہ پر نماز ادا کرنے کی تلقین فرمائی آج تقریباً چودہ سو سال گذر جانے کے بعد بھی بنیادی طور پر وہی طریقہ رائج ہے۔!!

اسلام کے ارکین خمسہ میں نماز کی اہمیّت کا اندازہ اس امر سے لگائیے کہ اللہ جلّ شانہٗ نے معراج کی رات اپنے پیارے محبوب طالب و مطلوب صلّی اللہ علیہ وسلم کو نمازِ پنجگانہ بطور تحفہ عنایت فرمائی تاکہ اس کے ذریعے امّت مسلمہ کے مؤمنین بھی اس روحانی کیفیت کی خوشبو سونگھ کر اپنی استطاعت کے مطابق اس سے بہرہ اندوز ہو سکیں، نماز کی غیر معمولی افادیت کے پیشِ نظر اس کے فضائل اور مسائل کے بارے میں متعدد کتب اور رسائل لکھے گئے ہیں۔ زیر نظر کتابچہ بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ مگر چونکہ یہ کتابچہ محترم جناب خادم حسین صاحب شیخوپوری حال مقیم لاہور کی فرمائش پر لکھا جا رہا ہے۔ اور موصوف کی فرمائش کچھ یوں ہے کہ رسالہ میں صرف نماز ادا کرنے کے فوائد اور نماز نہ پڑھنے کے نقصانات ہی لکھے جائیں تاکہ کتاب زیادہ ضخیم نہ ہو جائے، کہ کہیں دیکھنے والے اس کی ضخامت کی وجہ سے اُکتا نہ جائیں اور ہر مسلمان اس کا مطالعہ بآسانی کر سکے۔ لہٰذا موصوف کی فرمائش کے پیشِ نظر مَیں اس کتاب میں نماز سے متعلق مسائل، عربی عبارات، لمبی چوڑی باتیں نہیں لکھونگا بلکہ زیادہ تر اقامت صلوٰۃ کے فوائد اور نماز سے غفلت اور لاپرواہی کے نقصانات کے ذکر پر ہی اکتفا کرونگا۔ واللہ المیسر والمستعان، وعلیہ التکلان۔

نماز ادا کرنے (پڑھنے) کے دینی و دنیاوی فائدے

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مشہور زمانہ کتاب "حجۃ اللہ البالغہ" میں حدیث مسلسل بسلسلۃ الذہب "(سنہری سند کے ساتھ) یعنی محض اہل بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے نماز کے فائدوں کے بیان کے سلسلہ میں حدیث نقل فرماتے ہیں۔ کہ امام جعفر صادق، اپنے والد محترم حضرت محمد باقر سے اور وہ امام زین العابدین سے اور وہ حضرت امام حسین شہید کربلا سے "رضی اللہ تعالیٰ عنہم" اور وہ اپنے والد ماجد حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے اور وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نے فرمایا۔ (۱) نماز اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ (۲) نماز فرشتوں کی محبت کا وسیلہ ہے۔ یعنی نمازی آدمی کے ساتھ فرشتے محبت کیا کرتے ہیں۔ (۳) نماز انبیاء سابقین یعنی پہلے نبیوں کا طریقہ ہے مطلب یہ کہ جو آدمی نماز کا عادی ہے وہ نبیوں کے طریقے پر عمل پیرا ہے۔ (۴) نماز معرفت الٰہی کا نور ہے۔ (۵) نماز اسلام کی جڑ ہے۔ (۶) نماز دعا کے قبول ہونے کا ذریعہ ہے۔ (۷) سارے عمل نماز کے سبب مقبول ہو جاتے ہیں۔ (۸) نماز پڑھنے سے رزق میں برکت ہوتی ہے۔ (۹) نفس اور شیطان کے ساتھ لڑنے کے لیے بہت بڑا ہتھیار نماز ہے۔ (۱۰) نماز موت کے وقت ملک الموت سے نمازی کی سفارش کرے گی اور ملک الموت کو بآسانی جان نکالنے کی ہدایت کرے گی۔ (۱۱) نماز مومن کے دل کا نور ہے۔ (۱۲) نماز قبر کا بچھونا ہے۔ (۱۳) نماز قبر میں منکر نکیر کو مُردے کی طرف سے جواب دے گی۔ (۱۴) نماز قبر میں قیامت تک مردے کی مونس اور ساتھی بنی رہے گی۔ (۱۵) قیامت کے دن نمازی کے سر پر نماز کا سایہ ہوگا۔ یعنی جبکہ سورج لوگوں کے سروں کے قریب کر دیا جائیگا تو اُس جھلسا اور جلا دینے والی گرمی اور تپش میں نمازی نماز کے سایہ میں گرمی و تپش سے محفوظ رہے گا۔ (۱۶) نماز نمازی کے سر کا تاج ہوگی۔ (۱۷) نماز نمازی کے بدن کا لباس ہوگی۔ یعنی نمازی آدمی قیامت

کے دن نماز کے ذریعہ جو اُس نے دنیا میں پڑھی تھی، اپنے جسم کے برہنہ و ننگا ہونے سے بچ جائیگا۔(۱۸) قیامت کے اندھیرے میں نماز مشعل بن کر نمازی کے آگے آگے چلے گی۔(۱۹) نماز نمازی کیلیے جہنم سے آڑ ہوگی۔(۲۰) حساب و کتاب کے وقت اللہ پاک کے حضور نمازی کو بخشوانے کے لیے نماز حجت کرے گی۔(۲۱) میزان عدل (قیامت کے ترازو) میں نماز کا وزن پہاڑوں سے بھی زیادہ بھاری ہوگا۔(۲۲) نماز پل صراط کی راہ داری کا پروانہ ہے۔(۲۳) نماز جنت کی کنجی ہے۔ جو جنت کے بند دروازے کو کھول کر نمازی کو اس میں داخل کرائے گی"!! ایک نماز اور ہزاروں فائدے ہیں، کیونکہ نماز بہت سی عبادتوں کا مجموعہ ہے۔(۲۴) نماز بیک وقت حمد الٰہی بھی ہے۔ اور تسبیح و تقدیس بھی، تعظیم خداوندی بھی ہے۔ اور تمجید بھی، نماز تلاوتِ قرآن پر بھی مشتمل ہے۔ اور بندے کے لیے دعا بھی"(الحدیث) حدیثِ نبوی کا ترجمہ ختم ہوا۔ مطلب یہ کہ نماز مجموعہ مرکب ہے جو کہ بہت سے اجزاء پر مشتمل ہے۔ تو اس کا ہر جز اپنا الگ الگ اثر دکھائے گا۔ سبحان اللہ! اس حکیم مطلق نے انسان کی تمام بیماریوں کے لیے ایک ہی نسخہ تجویز فرمایا۔ جس کے ذریعہ دونوں جہانوں میں بیڑا پار ہوگا۔!!

اے طبیب جملہ علتہائے ما

نماز سے اللہ تعالیٰ کا دیدار نصیب ہوگا۔

تفسیر علائی میں لکھا ہے۔ ف

قال اللہ تعالیٰ یا عبدی لک بکل رکعۃ قصر فی الجنۃ وبکل سجدۃ نظر الیٰ وجھی دائمیٰ" ترجمہ:(۲۵) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، کہ اے بندے ہر ایک رکوع کے بدلے ایک محل جنت میں اور ہر ایک سجدے کے بدلے میں تجھے ایک جھلک مولیٰ کے دیدار کی نصیب ہوگی۔ فاکثر السجود"!! اس لیے نماز کثرت سے پڑھا کرو"!!

نماز سے گناہ دھل جایا کرتے ہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک دفعہ جب سمندر کے کنارے پر سے گذرے تو آپ نے وہاں ایک خوبصورت پرندے کو اِس حالت میں دیکھا کہ وہ پہلے

اپنے آپ کو کیچڑ اور گندی مٹی میں گندہ کر لیتا ہے۔ اور جب گندہ ہو جاتا ہے تو پھر سمندر میں نہا کر اپنے آپ کو صاف کر لیتا ہے تو اُس کی پہلے کی سی خوبصورتی لوٹ آتی ہے۔ پھر دوبارہ کیچڑ میں اپنے آپ کو بھر لیتا ہے۔ اور پھر دوبارہ غسل کرنے سے چمکنے لگتا ہے۔ آپ نے اُس کو یونہی پانچ مرتبہ کرتے دیکھا تو اُس کی اِس روش پر کچھ تعجب کرنے لگے۔ کہ اتنے میں حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور فرمانے لگے کہ "اے کلمۃ اللہ" اِس پرندے کو بطور مثال آپ کے سامنے یہ بات سمجھانے کیلیے پیش کیا گیا ہے۔ کہ آخر زمان نبی کی امت کے لوگ گناہوں کے گارے و کیچڑ میں آلودہ ہو جانے کے بعد جب پانچوں وقت کی نماز پڑھا کریں گے تو گناہوں سے یوں پاک و صاف ہو جایا کریں گے جیسے یہ پرندہ سمندر میں نہا کر کیچڑ کو دھو لیتا اور اپنے آپ کو صاف کر لیتا ہے۔ (عربی عبارت کا ترجمہ ختم ہوا۔ کتاب مجالس سنیہ شرح اربعین نوویہ، نزہۃ المجالس لعلامہ صفوری رح)

نمازی کیلیے دنیا میں خداوندی انعامات

کتاب تنبیہہ الغافلین میں امام ابو اللیث سمرقندی (جن کا شمار فقہاء احناف رحمہم اللہ تعالٰی کے تیسرے طبقہ یعنی مجتہدین فی المسائل میں کیا جاتا ہے) امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے اور وہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی وساطت سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں کہ آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نمازی کو دنیا میں تین قسم کے انعامات حاصل ہوا کرتے ہیں۔ "۱"، "ف" یہ کہ نمازی جب نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو اُس کے سر سے لے کر آسمان تک رحمتِ الٰہی کی گھٹا چھا جاتی ہے۔ اور نیکیاں بارش کی طرح اس کے اوپر برسائی جاتی ہیں "۲"، "ف" نمازی کے چاروں طرف اس کے پاؤں سے لیکر آسمان تک فرشتے جمع ہو کر اُس کی زیارت کرتے ہیں "۳"، "ف" نمازی جب نماز پڑھ رہا ہوتا ہے، تو ایک فرشتہ پکار کر کہتا ہے کہ "اے نمازی بندے اگر تیری نگاہوں سے حجاب اُٹھ جائے اور تو دیکھ لے کہ تیرے سامنے کون ہے اور تو کس سے باتیں کر رہا ہے تو خدا کی قسم تو قیامت تک نماز ہی میں رہنا پسند کرے اور کبھی سلام نہ

پھیرے۔ اور یوں نماز ہی کی حالت میں آخر مر جائے مگر نماز کو نہ توڑے۔ (تنبیہہ الغافلین للامام ابو اللیث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ)

نمازی قوم پر اللہ کا عذاب نہیں آتا

تفسیر روح البیان میں جناب سعید کے ذریعہ حضرت قتادہ صحابی رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی گئی ہے۔ کہ حضرت دانیال پیغمبر علیہ السلام اپنے زمانہ میں امتِ محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے نمازی لوگوں کی نماز کی تعریف کرتے اور یہ فرمایا کرتے تھے کہ وہ امت ایسی نمازیں پڑھے گی کہ اگر نوح علیہ السلام کی قوم ایسی نمازیں پڑھ لیتی تو وہ ہرگز طوفان میں غرق نہ ہوتی۔ اور اگر ہود علیہ السلام کی امت ایسی نماز پڑھتی تو کبھی ہوا کے عذاب میں مبتلا ہو کر غارت نہ ہوتی۔ اور قومِ ثمود صالح علیہ السلام کی امت اس طرح کی نماز پڑھ لیتی تو کبھی بھی زلزلے اور چیخ و چنگاڑ کے صدمہ سے ہلاک نہ ہوتی۔ (انتہیٰ) (نتیجہ) حضرت دانیال علیہ السلام کا زمانہ ان امتوں سے بہت پیچھے تھا۔ اب ان کی نسبت یہ افسوس کرنا کچھ مفید نہ تھا۔ لیکن دراصل یہ ایک بشارت تھی، امتِ محمدیہ کے لیے، کہ اے امت محمدیہ کے لوگو اگر تم ان نمازوں کو ظاہر داری کے طور پر بھی پڑھو گے تو بھی ان عذابوں سے محفوظ رہو گے۔" کیونکہ یہی اصولِ قدرت ہے، کہ ارشاد خداوندی ہے۔

ماکان اللہ لیعذبھم وھو یستغفرون (الآیہ)

ترجمہ: اللہ کسی ایسی قوم پر عذاب نازل نہیں کرتا جو اللہ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگ رہی (استغفار کر رہی) ہو۔ اور نماز قولی اور عملی طور پر استغفار کی ایک مخصوص صورت ہے۔

نماز کی برکت سے کئی دوسرے گناہ معاف ہو جاتے ہیں

فائدہ ۱۳ ترمذی شریف میں حدیث ہے۔ ابو الیسر صحابی رضی اللہ عنہ اپنا واقعہ کچھ یوں بیان کرتے ہیں کہ ایک دن میری دکان پر ایک عورت کھجوریں خریدنے آئی۔ اسکو دیکھ کر میرے دل میں کچھ برا خیال

پیدا ہوا۔ تو میں نے اُس بی بی سے کہا کہ اندر والے کمرے میں تازہ کھجوریں پڑی ہیں وہاں جا کر دیکھ لو تو وہ سیدھی سادھی عورت مکان کے اندر چلی آئی، میرے نفس کی شامت کہ میں نے اُس کا بوسہ لے لیا۔ اب یہ فعل کر تو لیا، مگر پھر ڈر کے مارے جان نکلنے لگی۔ تو بس دوڑتا ہوا طبیب روحانی جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا۔ اور اپنا سارا قصہ کہہ سنایا۔ یہ سُن کر آپ نے فرمایا وہ عورت تو ایک بڑے نیک مجاہد کی بیوی تھی۔ تم نے اُس کے ساتھ یہ فعل کیا۔ ہائے افسوس، تو آپ بہت ناراض ہوئے۔ ابوالیسر یہ سمجھے کہ اب تو مارا گیا اور جہنمی ہو گیا ہوں۔ ادھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رنج کے مارے گردن مبارک نیچی کیے ہوئے خاموش بیٹھے تھے کہ اچانک آپ پر یوں وحی اترنا شروع ہوئی۔

واقم الصلوٰۃ طرفی النہار و زلفا من اللیل ان الحسنٰت یذھبن السیئات (الآیۃ)

پ ۱۲ ع ۱۰ = ترجمہ :۔ رات دن کی نمازیں پڑھو کیونکہ نماز کی نیکی ایسی برائیوں کو مٹا دیا کرتی ہے۔"!!

اب یہ خوشخبری سُن کر حاضرین مجلس محمدی صحابہ کرام بول اُٹھے کہ یا حضرت کیا یہ ارشاد اِس شخص کے ساتھ مخصوص ہے یا دوسرے لوگ بھی اس میں شامل ہیں۔ فرمایا کہ یہ خوشخبری صرف اِس آدمی کے ساتھ خاص نہیں بلکہ یہ آدمی اور تم لوگ، نیز دوسرے (قیامت تک آنے والے) تمام لوگوں کے لیے عام ہے۔"!! (مشکوٰۃ شریف، ۲ ف ۳۲۰) نماز کے وقت دنیا کو چھوڑ کر نماز کی طرف متوجہ ہونے سے خدا بھی ملتا ہے اور دنیا بھی۔

اس سلسلہ میں ایک سچا واقعہ پڑھیے گا

ایک بزرگ لکڑیاں خریدنے جا رہے تھے کہ راستے میں مسجد آئی اور مسجد میں اذان ہوئی۔ فوراً مسجد کی طرف روانہ ہو گئے۔ راستہ میں ایک تھیلی اشرفیوں کی پڑی دکھائی دی۔ اُس تھیلی پر لکھا ہوا تھا کہ اس میں دو سو اشرفیاں ہیں، اس بزرگ نے اپنے دل میں کہا کہ اس کی طرف توجہ کرنے سے نماز میں حرج ہو گا۔ تکبیر اولیٰ رہ جائے گی۔ یہ تو شیطانی روک ہے۔ وہ خبیث تو یونہی لوگوں کو دین کے کاموں سے روکا کرتا ہے، چنانچہ جلد جلد قدم اُٹھائے اور مسجد میں جا پہنچے۔ نماز پڑھی اور نماز کے بعد بازار میں

لکڑیاں خرید کر گھر کو لوٹ آتے۔ جاتے آتے اُس مال کی طرف بالکل متوجہ نہ ہوتے۔ جب گھر پہنچے اور لکڑیاں کھول کر ڈالنے لگے تو وہی تھیلی ان لکڑیوں کے اندر سے بر آمد ہوئی۔ حیران ہو کر بولے کہ یہ تھیلی میری لکڑیوں میں کہاں سے بندھ آئی۔ تو غیب سے آواز آئی کہ تو نے ہمارے لیے دنیا چھوڑی تو ہم نے تیرے لیے تھیلی کو تیری لکڑیوں میں باندھ دیا۔ (کتاب روض الریاحین) واقعی اللہ کے لیے دنیا کو چھوڑنے سے دین و دنیا دونوں سنور جایا کرتے ہیں۔

۳۴۔ خلوص و حضورِ قلب کے ساتھ خشوع و خضوع والی نماز کا مرتبہ تو بہت بلند ہے۔ مگر یہ ظاہری نمازیں بھی فائدے سے خالی نہیں ہیں

پرانے زمانے کی بات ہے کہ کہیں کوئی چور کسی بادشاہ کی لڑکی پہ عاشق تھا۔ ایک روز کہیں چوری کے ارادے سے بادشاہ کے گھر پہنچ گیا۔ وہاں بادشاہ اور اُسکی بیگم میں اُسی لڑکی کی شادی کی نسبت گفتگو ہو رہی تھی۔ بادشاہ کہہ رہا تھا کہ میں تو اس کی شادی کسی ایسے شخص سے کرونگا جو نہایت عابد (عبادت گذار) و زاہد و متقی ہو، اب وہ چور چوری کرنا تو بھول گیا اور اُنکی اِس گفتگو کو غنیمت سمجھا۔ جی میں کہنے لگا کہ لو آج خوب کام بنا۔ چنانچہ وہاں سے آ کر ایک مسجد میں جا بیٹھا۔ اور دن رات عبادت کرنا شروع کی۔ تہجد بھی، اشراق بھی، چاشت بھی، غرض عبادت ہی سے کام تھا۔ لوگوں میں شہرت ہوئی کہ ایک بڑے عابد صاحب تشریف لائے ہیں۔ رفتہ رفتہ تمام شہر میں اس کی شہرت ہو گئی۔ ادھر بادشاہ نے آدمی تعینات کر رکھے تھے۔ کہ دیکھو شہر میں سب سے زیادہ عبادت گذار و پرہیز گار کون ہے۔ اُن مخبروں نے بادشاہ کو خبر دی کہ ایک صاحب فلاں مسجد میں قیام رکھتے ہیں۔ اُن سے زیادہ متقی و پرہیزگار دوسرا کوئی نظر نہیں آتا۔ چنانچہ بادشاہ نے اپنے خاص وزیر کو اُس عابد کے پاس پیغام دیکر بھیجا۔ جب وزیر اس مصنوعی عابد کے پاس پہنچا تو اُس نے کچھ توجہ ہی نہ کی۔ خیر وزیر نے نہایت ادب سے شاہی پیغام سنایا۔ وہ پیغام سُن کر اس عابد نے کہا کہ در اصل نیت تو میری خراب

تھی۔اور اسی غرض سے نماز و عبادت شروع کی تھی۔مگر اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل فرمایا۔ تو بادشاہ کو میری طرف سے جاکر کہہ دے کہ اب مجھے نہ تو آپ کی بیٹی کی ضرورت ہے، اور نہ آپ کی دولت و حکومت کی، کہ جب میں نے بناوٹی طور پر اور خراب نیت سے نمازیں پڑھیں اور عبادت کی تو رب کریم اتنا مہربان ہوا کہ اُس نے اس بناوٹی عبادت کی وجہ سے تمہیں میرے پاس بھیجا ہے۔اور میری اتنی محبت بادشاہ کے دل میں ڈال دی ہے کہ وہ اپنی بیٹی بھی مجھے دینے پر آمادہ ہے۔اور از خود اس بارے میں پیغام بھی بھیج رہا ہے، تو اگر میں سچے دل سے اپنے واحد اللہ پاک کی عبادت کروں تو مجھے کیا کچھ نہیں ملے گا۔ تو بس اب میں صرف خدا لئے کا ہو چکا ہوں۔وزیر صاحب آپ تشریف لے جائیے۔اور میرا وقت ضائع نہ کیجیے۔اب مجھے نہ بادشاہ سے مطلب نہ بادشاہ کی بیٹی سے کام، کیونکہ اب مجھے وہ مل گیا ہے۔جس سے ایک لمحہ کیلیے جدا ہونا بھی مجھے گوارا نہیں ہے۔

۹ و ۱۳ محدث ابنِ حبّان نے اپنی

حدیث میں گناہگاروں کے لیے ایک خاص خوشخبری

حدیث کی کتاب صحیح میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی وساطت سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں روایت کی ہے۔ کہ گناہگار آدمی جب نماز پڑھنے کھڑا ہوتا ہے۔ تو گناہ اُس کے سر یا اُس کے کندھوں پر رکھے جاتے ہیں۔ پھر جب وہ رکوع و سجود کرتا ہے تو اُس کے تمام گناہ گر جاتے ہیں اور ان میں سے کوئی بھی باقی نہیں رہتا۔ (الحدیث، ماخوذ از کتاب مجالس سنیہ)

۱۰ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جاڑے کے موسم میں باہر تشریف لے گئے۔پت جھڑ کا زمانہ تھا۔حضور نے ایک درخت کی دو ٹہنیاں پکڑیں، فرمایا اے ابوذر، میں نے عرض کی آقا میں حاضر ہوں، فرمایا مسلمان بندہ جب اللہ کے لیے نماز پڑھتا ہے تو اُس کے گناہ اس طرح گر جاتے ہیں جیسے اس درخت کے پتے، الحدیث، وامام احمد نے اس کو روایت کیا ہے۔ ۱۱ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ بتاؤ اگر کسی آدمی کے دروازے کے قریب سے نہر بہہ رہی ہو اور وہ اس میں ہر روز پانچ بار غسل کرتا ہو تو کیا اس کے بدن

پر کچھ میل رہ جائے گا۔ حاضرین نے عرض کیا کہ نہیں، فرمایا یہی مثال پانچ وقت کی نمازوں کی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کے سبب غلطیوں کو معاف فرما دیتا ہے۔ (الحدیث) صحیح بخاری و مسلم

کسی مصیبت و پریشانی کیوقت نماز کی طرف رجوع کرنا حکم خداوندی کی تعمیل اور سنت نبوی کی پیروی ہے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔ یاایہا الذین اٰمنوا استعینوا بالصبر والصلوٰۃ ط (الآیۃ)

ترجمہ:۔ یعنی اے ایمان والو، صبر اور نماز کے سبب اپنے اللہ سے مدد مانگو:۔

مطلب یہ کہ جب کسی انسان پر مصائب آپڑیں۔ اپنے، پرائے، یگانے، بیگانے سب الگ ہو جائیں۔ تو ایسے موقعہ پر گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ بلکہ صبر کرو اور نماز پڑھو کہ ان کے ذریعہ تمہیں اللہ کی امداد حاصل ہوگی۔ کہ صبر سے تکلیف دور ہو جاتی ہے اور نماز پڑھنے سے مصیبت ختم ہو جاتی ہے۔!!

۱۳۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا حزبہ امر فزع الی الصلوٰۃ:۔ (ابوداؤد) یعنی رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول تھا کہ آپ کو جب بھی کوئی تکلیف پیش آتی تو آپ فوراً نماز کی طرف متوجہ ہو جایا کرتے تھے۔"

تشریح:۔ نماز چونکہ رحمت ہے۔ اس لیے مصائب کے وقت نماز کی طرف متوجہ ہونا گویا اللہ کی طرف متوجہ ہونا ہے۔ کیونکہ جب رحمت الٰہی شامل حال ہوگئی۔ تو پھر کوئی مصیبت اور پریشانی باقی نہیں رہے گی۔!!

۱۴۔ حضرت ابوالدرداء صحابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اگر آندھی چلتی تو آپ فوراً مسجد میں تشریف لے جاتے اور جب تک آندھی رُک نہ جاتی آپ مسجد سے باہر نہ نکلتے۔ یونہی جب سورج یا چاند گرہن ہو جاتے تو حضور فوراً نماز کی طرف متوجہ ہو جاتے"۔!!

مصیبت کے وقت پہلے انبیا کا معمول

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

سے روایت کرتے ہیں کہ پہلے انبیا علیہم السلام کا بھی یہی معمول تھا کہ ہر پریشانی کیوقت نماز کی طرف متوجہ ہو جایا کرتے تھے۔ (الحدیث)

۱۶۔ نماز کی وجہ سے مصیبتیں دور ہو جایا کرتی ہیں۔ اس سلسلہ میں چند واقعات پڑھیے گا بنی اسرائیل میں ایک نیک عورت تھی جو نماز کی بڑی پابند تھی۔ مگر اُس کا خاوند سخت بُرا آدمی تھا جو اُسے نماز پڑھنے سے روکتا اور مارتا پیٹتا رہتا تھا۔ لیکن وہ عورت مار تو کھالیا کرتی مگر نماز نہیں چھوڑتی تھی۔ اِس بدعقیدہ و بدکردار شخص نے عورت کو مزید تکلیف دینے کے لیے ایک داؤ سوچا کہ کچھ مال اس عورت کو رکھنے کے لیے دیا کہ اُسے گھر میں محفوظ رکھدے۔ عورت نے وہ مال رکھدیا۔ کچھ دنوں کے بعد عورت کی بے خبری میں مرد نے وہ مال گھر سے اٹھاکر دریا میں پھینک دیا۔ تاکہ وہ مال اس عورت کو کسی صورت بھی نہ مل سکے۔ خدا کا کرنا کہ اُس مال کو ایک مچھلی نگل گئی۔ پھر ایک شکاری اُس مچھلی کو شکار کرکے بازار میں فروخت کرنے کے لیے لایا۔ خدا کی قدرت کہ اُس عورت کے خاوند نے وہ مچھلی خریدی۔ اور گھر لاکر عورت کو پکانے کے لیے دے دی۔ وہ عورت جب اُسے صاف کرنے لگی۔ تو وہی مال اُس کے پیٹ سے برآمد ہوا۔ عورت نے اُسکو محفوظ جگہ پر رکھدیا۔ کچھ دنوں کے بعد جب اُس کے خاوند نے وہ مال مانگا تو عورت نے اُسے نکال کر دے دیا۔ مرد کو تعجب ہوا کہ یہ مال تو میں دریا میں ڈال آیا تھا۔ اب یہ واپس اس کو کیسے مل گیا ہے۔ مگر بے وقوف پھر بھی نہ سمجھا اور مسلسل عورت کو نماز پڑھنے سے روکتا ہی رہا۔ اور وہ اللہ کی بندی اُس کی کچھ پرواہ کیے بغیر نماز پڑھتی ہی رہی۔ آخر ایک دن مرد نے غصہ میں آکر عورت کو گرم تنور میں اُٹھا پھینکا۔ تو اللہ تعالیٰ نے نماز کی برکت سے تنور کو ٹھنڈا کر دیا اور اس عورت کو اپنی قدرت کاملہ سے بچالیا (نزہۃ المجالس)

۱۷۔ ایک دفعہ چند چوروں نے رات کے وقت کسی مکان میں نقب لگائی۔ مالک مکان اور محلہ دار جاگ اُٹھے، تو چور بھاگ نکلے۔ لوگوں نے اُن کا تعاقب (پیچھا) کیا۔ چور اپنی جان بچانے کے لیے چپکے سے مسجد میں داخل ہو گئے۔ لوگ چوروں کی جستجو میں تھے، تلاش کرتے کرتے اُسی مسجد میں جا پہنچے۔ اُدھر چوروں نے بھانپ لیا کہ اب تو پکڑے

گئے۔ بچنے کی کوئی صورت نظر نہ آئی۔ تو نماز کی سی صورت بنا کر بیٹھ گئے۔ تاکہ لوگ یہ سمجھیں کہ نماز پڑھ رہے ہیں۔ لوگوں نے مسجد میں ڈھونڈنا شروع کیا۔ تو سوائے چند نمازیوں کے اور کوئی آدمی وہاں نہ دیکھا۔ تو آپس میں کہنے لگے کہ چور تو کہیں بھاگ گئے ہیں، اور یہ آدمی تو نماز پڑھ رہے ہیں۔ یہ تو چور معلوم نہیں ہوتے۔ چنانچہ وہ لوگ واپس آگئے۔ تو چور آپس میں کہنے لگے کہ دیکھو آج اگر ہم نماز کی صورت نہ بناتے تو ضرور گرفتار ہو جاتے۔ صرف نماز کی سی صورت اختیار کرنے سے اتنی بڑی مصیبت سے بچ گئے ہیں۔ اور اگر صحیح طور پر دل سے نماز پڑھیں تو کہاں سے کہاں پہنچ جائیں گے۔ تو ان سب نے سچی توبہ کر لی۔ اور "پکے" نمازی بن گئے۔ اور اُن کا شمار متقی و پرہیزگار، لوگوں میں ہونے لگا۔

۱۸۔ شہر کوفہ میں ایک قلّی رہا کرتا تھا جو کہ نیک اور امانت دار تھا۔ لوگوں کو اس پر کافی اعتبار تھا۔ کاروباری لوگ اس کو اپنا سامان و مال دے دیا کرتے اور وہ دور دراز شہروں میں جا کر تجارت کیا کرتا تھا۔ ایک دفعہ وہ سامان لے جا رہا تھا، کہ راستہ میں اُس کو ایک شخص ملا۔ اس نے پوچھا کہ کہاں کا ارادہ ہے۔ قلّی نے بتایا کہ فلاں شہر کو جا رہا ہوں۔ وہ آدمی کہنے لگا کہ مجھے بھی اُدھر کو جانا ہے۔ تو کیا تم مجھے ایک دینار (اشرفی) کے کرایہ پر خچر پر سوار کر لو گے۔ قلّی نے منظور کر لیا۔ وہ سوار ہو گیا۔ چلتے چلتے ایک دوراہا ملا۔ سوار نے پوچھا کدھر کو چلنا چاہیے۔ قلّی نے شارع عام کا راستہ بتایا۔ سوار نے کہا کہ یہ دوسرا راستہ قریب ہے۔ اور جانور کے لیے بھی مفید ہے۔ کیونکہ اس راستے پر خوب سبزہ ہے۔ قلّی نے کہا کہ میں نے یہ راستہ دیکھا نہیں ہے۔ سوار نے کہا کہ میں بارہا اس پر چلتا رہا ہوں۔ قلّی نے کہا اچھی بات ہے۔ چنانچہ اسی راستے پر چل نکلے۔ تھوڑی دور چل کر وہ راستہ ایک خوفناک جنگل پر ختم ہو گیا۔ جہاں پر بہت سے مردے پڑے تھے۔ وہ شخص سواری سے اُترا اور خنجر نکال کر قلّی کو قتل کرنے لگا۔ قلّی نے کہا کہ یہ خچر اور سامان لے لے۔ کیونکہ یہی تیرا مطلوب ہے اور مجھے قتل نہ کر مگر وہ نہ مانا اور کہنے لگا کہ پہلے تجھے مارونگا۔ اور پھر اس کے بعد یہ سب کچھ

لونگا۔ قلّی نے بہت منت سماجت کی مگر وہ ظالم نہ مانا۔ قلّی نے کہا اچھا مجھے دو رکعت آخری نماز پڑھ لینے دے۔ اس نے یہ منظور کر لیا، اور ہنس کر کہنے لگا کہ لے جلدی سے پڑھ لے۔ ان مُردوں نے بھی یہی درخواست کی تھی۔ مگر ان کو نماز کچھ کام نہ آئی۔ بہرحال قلّی نے نماز شروع کی۔ الحمد شریف تو پڑھ لی۔ مگر سورت پڑھنا بھول گیا۔ اُدھر وہ ظالم سر پر کھڑا تقاضا کر رہا تھا کہ جلدی ختم کر، قلّی کی زبان پر بے ساختہ یہ آیت جاری ہو گئی۔ امن یجیب المضطر اذا دعاہ۔ الآیۃ: ترجمہ:۔ سوائے اللہ کے کون ہے جو بے قرار آدمی کی پکار کو سُنے"!! وہ یہ آیت مبارکہ پڑھتے ہوئے رو رہا تھا۔ کہ اچانک ایک سوار نمودار ہوا جس کے سر پر چمکتا ہوا خود (لوہے کی ٹوپی) تھا۔ اُس نے نیزہ مار کر ظالم کو ہلاک کر دیا۔ تو جس جگہ وہ ظالم مر کر گرا وہاں سے آگ کے شعلے اُٹھنے لگے۔ نمازی یہ منظر دیکھ کر سجدہ میں گر گیا۔ اللہ کا شکر ادا کیا۔ پھر اُس سوار کی طرف دوڑ کر گیا۔ اور اُس سے پوچھنے لگا کہ خدا کے واسطے اتنا بتا دو کہ تم کون ہو۔ اور کیسے آتے ہو۔ اُس نے کہا کہ میں آیۃ مبارکہ امن یجیب المضطر کا غلام ہوں، اور اب تم ہر طرح امن میں ہو جہاں تمہارا جی چاہے جا سکتے ہو، تو یہ ہے نماز کی برکت اور مدد"!! ماخوذ از کتاب نزہۃ المجالس، تصنیف علامہ عبدالرحمٰن صفوری رحمۃ اللہ علیہ،

۱۹۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ مبارکہ میں ایک نیک عورت تھی۔ جو نماز کی بہت پابند تھی۔ ایک دن اس نے تنور میں روٹیاں لگائیں۔ تو ادھر نماز کا وقت ہو گیا۔ اس نے روٹیوں کی پرواہ کیے بغیر جھٹ نماز شروع کر دی۔ شیطان لعین نے اُسے نماز سے ہٹانے کے لیے یہ کیا کہ ایک عورت کی صورت بن کر آیا اور کہا کہ۔ بی بی تیری روٹیاں تنور میں جل رہی ہیں، مگر۔ اس خدا کی بندی نے اُس کی بات کی طرف ذرا دھیان نہ دیا۔ اور برابر نماز پڑھتی رہی۔ اس عورت کا ایک معصوم بچہ کھیل رہا تھا۔ شیطان نے اُس کو پکڑ کر تنور میں ڈال دیا۔ اس عورت کو یہ معلوم ہو گیا کہ اس کا بچہ تنور میں ڈال دیا گیا ہے۔ مگر اس کے باوجود بھی اس نے نماز نہ چھوڑی اور ادھر بالکل متوجہ نہ ہوئی۔ اتنے میں اس عورت کا خاوند آ گیا۔ اُس نے دیکھا کہ اس کا بچہ

تو تنور میں بیٹھا ان انگاروں سے کھیل رہا ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے عقیق احمر (سُرخ) بنا دیا تھا۔ حضرت عیسٰی علیہ السلام کو جب اس واقعہ کی خبر ہوئی تو آپ نے اس عورت کو بلا کر پوچھا کہ تم نے کیا عمل کیا تھا جس کی برکت سے یہ سب کچھ ہوا۔ اُس عورت نے عرض کیا کہ "یا روح اللہ" بات صرف اتنی ہے کہ میری یہ عادت ہے کہ جب بھی میرا وضو ٹوٹے میں جھٹ وضو کر کے نماز (نوافل) پڑھتی ہوں۔ یعنی فرائض کے علاوہ تحیۃ الوضو وغیرہ پڑھنے کی عادت ہے۔ (نزہۃ المجالس) الغرض مصیبت اور رنج و غم کیوقت نماز پڑھنا ایک بہت بڑا کامیاب نسخہ ہے۔ کہ جس سے مصیبت دفع اور رنج و غم کافور ہو جاتا ہے۔!

نماز گناہوں سے بچاتی ہے

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ ان الصلوٰۃ تنھیٰ عن الفحشآء والمنکر ط، ترجمہ۔ بے شک نماز بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی ہے"!!

نماز کی بے شمار برکات میں سے ایک برکت یہ بھی ہے۔ کہ نماز نمازی کو برے اور غیر شرعی کاموں سے بچاتی ہے۔ حدیث پاک میں ہے کہ ایک شخص، پانچوں وقت کی نماز نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں پڑھا کرتا تھا مگر کوئی برا کام ایسا نہ تھا جو وہ نہ کرتا ہو۔ جب اُس کی اِس برائی کی اطلاع نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دی گئی تو طبیب روحانی جناب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی بات نہیں ایسے مریضوں کے لیے بڑی دوا نماز ہے۔ آخر ایک دن نماز اُس سے تمام برائیاں چھوڑا دے گی۔ چنانچہ کچھ زیادہ عرصہ گذرنے نہ پایا تھا۔ کہ اس شخص نے گناہوں سے توبہ کر کے اپنے آپ کی اصلاح کر لی۔ اب اس خبر کو سُن کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ ایک دن نماز اس کو تمام برائیوں سے رُوک دے گی۔ یعنی ہمیں تو پہلے سے اطمینان تھا اور اس کے آثار بتا رہے تھے کہ یہ شخص ایک دن نماز کے طفیل کچھ بن کر رہے گا۔ سو اب یہ اپنی منزل کو پہنچ گیا ہے"۔ اس کو حضرت انس نے روایت کیا ہے۔ (تفسیر معالم التنزیل للامام البغوی رحمۃ اللہ علیہ)

نکتہ (۱) :- ایک دل میں دو متضاد خیالات قائم نہیں رہ سکتے۔ ارشاد ہوتا ہے ۔ما جعل اللہ لرجل من قلبین فی جوفہ :۔ تو ایک غالب دوسرا مغلوب، یا ایک موجود، دوسرا فنا ہو کر رہے گا۔ اس انصاری شخص کو نماز سے بھی محبت تھی اور بری باتوں کا بھی شوق تھا۔ پھر توفیق الٰہی نے جس رُخ کے دامن کو تھام لیا۔ آخر وہی قائم ہو کر رہا۔ اور اس کے علاوہ دوسری تمام باتیں غارت ہو گئیں!!

نکتہ (۲) :- حدیث شریف میں آیا ہے کہ دنیا کی آگ جہنم کی آگ سے محفوظ رہنے کے لیے ہر روز ستر دفعہ جناب باری میں دعا کرتی ہے کہ یارب العٰلمین جس آگ سے تو نے مجھے نکالا ہے۔ اب دوبارہ اس میں داخل نہ فرمانا۔ دوسری روایت میں یوں ہے کہ جہنم کی آگ عشقِ مولیٰ کی آگ سے پناہ مانگتی ہے۔ کیونکہ

؎ عشق آتشے است کہ آتشِ دوزخ غذائے اوست

حضرات صوفیائے کرام کا فرمان ہے کہ نفس کی خواہشوں کا مسکن دماغ ہے۔ معرفتِ الٰہی اور ایمان کا مخزن قلب ہے۔ تو نماز کا پڑھنا عشق الٰہی کی دلیل اور اس انصاری کا گناہ کرنا خواہشِ نفسانی کی دلیل تھی۔ یعنی اُس کے اندر دو قسم کی آگ موجود تھی۔ ایک تو حرص و ہوا کی آگ، اور دوسری عشقِ الٰہی کی آگ، تو پھر جو آگ زبردست تھی بالآخر وہی غالب آئی۔ اور اس نے خواہشات کی کمزور آگ کو جلا کر فنا کر دیا۔ یا یوں کہیے کہ قلب جو بادشاہ تھا اُسی کا چاہا غالب آیا اور وزیر یعنی دماغ کا چاہا نہ ہوا، تو وہ انصاری نمازی گناہگار آخر کار نماز کے طفیل پاک و صاف ہو گیا۔

۲۲- کوئی اوباش آدمی کسی نیک و پارسا عورت کا عاشق ہو کر سلام و پیام بھیجنے لگا۔ ایک دن اس عورت نے اپنے خاوند کو سارا قصہ بتلایا۔ خاوند یہ واقعہ سن کر کہنے لگا کہ اب اگر اس شخص کی طرف سے کوئی پیغام لائے۔ تو اس سے کہہ دینا کہ تمہاری ہر بات مجھے منظور ہے۔ مگر شرط یہ ہے کہ تم پہلے چالیس دن میرے میاں کے پیچھے نماز پڑھ لو۔ پھر جو کچھ تم کہو گے وہی مجھے منظور ہو گا۔ پھر جب عورت نے یہ پیغام اس مرد کو کہلا بھیجا تو وہ یہ بات سُن کر بہت خوش ہوا، اور کہنے

لگاکہ بھلاچالیس دن نماز پڑھ لینا کونسا مشکل کام ہے۔ چنانچہ نہا دھو کر مسجد میں آوارد ہوا۔ ایک نہ دو دن، اکٹھے چالیس دن کی نماز باجماعت اور وہ نماز بھی عاشق مزاج کی، اور پھر ایک مرد باخدا کے پیچھے۔ نورٌ علیٰ نور۔ جب پورے چالیس دن نماز پڑھ چکا تو اس عورت نے آزمائش کے طور پہ اُس کے پاس پیغام بھیجا کہ لیجئے آئیے۔ وہاں تو نماز اپنا کام پورا کر چکی تھی۔ اللہ پاک کے عشق و محبت کے سوا دوسرے کی محبت کے نام سے اس کو شرم آنے لگی۔ اور عشقِ حقیقی نے اس کی رگ رگ میں ڈیرے ڈال دیئے۔ مجازی عشق سے کوسوں دور بھاگنے لگا۔ عورت کے پیغام کے جواب میں مرد نے کہلا بھیجا کہ جب میں آپ کی خدمت کے قابل تھا تو آپ نے مجھے پسند نہ کیا۔ اور اب تو میں ایسی تمام باتوں سے تائب ہو کر صرف اپنے مولیٰ کی خدمت کے قابل ہو گیا ہوں۔ اب میں تمہیں پسند ہی نہیں کرتا، کہ یہ دنیا تو ڈھلتی پھرتی چھاؤں ہے۔ کبھی دن بڑے ہوتے ہیں اور کبھی رات، پھر اس نیک بی بی نے اپنے خاوند کو اس شخص کا جواب کہہ سُنایا۔ تو وہ مرد باخدا بے ساختہ بول اُٹھا کہ "سچ ہے نماز یونہی اپنا رنگ جمایا کرتی، رندوں، اوباشوں، آزاد خیال لوگوں کو عاشق مولیٰ بنایا کرتی ہے۔ (نزہۃ المجالس)

پانچ نمازیں زندگی کی پانچ بڑی نعمتوں کا شکریہ ہیں

پانچ نمازوں کا فلسفہ:۔ انسان پر اللہ تعالیٰ کی بخشی ہوئی ہر نعمت کا شکر واجب ہے۔ فرمایا۔ واشکروالی ولاتکفرون:۔ ترجمہ:۔ میرا شکر کرتے رہا کرو اور ناشکری کسی بھی حالت میں مت کرنا۔" سو اگر خدا کی دی ہوئی نعمتوں کی قدر دانی اور ان پر شکر کرنے کی توفیق مل جائے تو یہ بھی بجائے خود بہت بڑی نعمت ہے۔ کہ شکر سے نعمتوں میں اضافہ ہوتا ہے ارشاد خداوندی ہے۔ ولئن شکرتم لازیدنکم، الایہ۔ ترجمہ۔ اگر تم میرا شکر کرو گے تو میں تمہیں اور زیادہ دونگا۔

تو دیکھیے انسان کو زندگی میں پانچ بڑی نعمتیں عطا ہوتی ہیں۔ یعنی کھانا، پینا، گرم، سرد، لباس، رہائش کے لیے مکان، خدمت کے لیے بیوی، نوکر، نوکرانی، سیر و سفر کے لیے سواری، تو اللہ پاک نے ہمیں جو جان دی ہے اس کا شکریہ تو ایمان اور کلمہ طیبہ یعنی توحید و رسالت کا اقرار کرنا ہے"!!

پھر زندگی میں انسان کو جو پانچ نعمتیں ملتی ہیں، ان کا شکریہ یہ پانچ نمازیں ہیں ہر نعمت کے اوپر ایک شکر واجب تھا جو بفضلہ تعالیٰ ان نمازوں سے ادا ہوتا ہے"!!

ف ۳۸ انسان کی زندگی میں پانچ حالتیں ہیں۔ لیٹنا، بیٹھنا، سونا، جاگنا، کھڑا ہونا۔ اب ان پانچوں حالتوں میں اللہ پاک کی رحمتوں اور اس کے انعامات کی بندوں پر بارش ہوا کرتی ہے۔ ہر ایک حالت میں بے شمار نعمتیں ہیں۔ تو انسان کی ایک ایک حالت خدائے پاک کی نعمتوں کا مجموعہ ہے۔ جن کی تفصیل بہت مشکل ہے۔ پھر ہر ایک نعمت کا علیحدہ علیحدہ شکر کرنا اور بھی مشکل کام ہے۔ اس لیے اللہ پاک نے پانچوں حالتوں کی تمام نعمتوں کا شکریہ ان نمازوں کے اندر رکھا ہے۔ اور یہ پانچ نمازیں فرض کر دیں، کہ جس مسلمان نے یہ پانچ نمازیں پڑھ لیں اس نے اپنی ہر حالت اور خدا کی ہر نعمت کا شکر ادا کر دیا"!!

ف ۳۹ شریعتِ مطہرہ کے اندر انسان کو مختلف قسم کی ناپاکیوں سے پاک کر دینے والے پانچ غسل مقرر کیے گئے ہیں۔ جنابت کا غسل، حیض کا غسل، نفاس کا غسل، اسلام لانے کا غسل، بشرطیکہ حالتِ جنابت میں مسلمان ہوا ہو، میت کا غسل، تو ظاہری، ناپاکیوں سے پاک کر دینے والے یہ پانچ غسل مقرر کیے گئے ہیں، مگر سب سے بڑی ناپاکی تو گناہوں کی ہوتی ہے۔ اور جو گناہ ظاہر ہوتا ہے۔ وہ لازماً پانچ حواس ظاہری کی مدد سے ہوتا ہے۔ لہٰذا یہ پانچ نمازیں درحقیقت پانچ غسل مقرر کیے گئے ہیں، تاکہ نماز پڑھنے والے ہر طرح کے گناہوں سے پاک ہو جائیں"

ف ۴۰ دنیا میں پانچ طرح کے قبلے اور پانچ ہی ان کی طرف منہ کرنے والے تھے۔ بیت المقدس یہود و نصاریٰ کا قبلہ، مکہ معظمہ قریش

کا قبلہ، بیت المعمور، جو ساتویں آسمان پر واقع ہے" فرشتوں کا قبلہ، عرش الٰہی مقرب فرشتوں کا قبلہ، اور خود ذات الٰہی بھولے ہوئے نمازیوں کا قبلہ، یعنی نمازی جہتِ قبلہ کو بھول جائے تو وہ جدھر کو چاہے رُخ کر کے نماز پڑھ لے۔

ارشاد خداوندی ہے۔ فاینما تولوا فثم وجہ اللہ: الآیہ۔ ترجمہ قبلہ کی جہت بھول جانے کی صورت میں جس طرف منہ کر کے نماز پڑھو گے وہیں قبلہ حقیقی موجود پاؤ گے، یعنی متحیر آدمی کے لیے ہر جہت قبلہ ہے۔ تو ہر ایک قبلہ کی طرف عبادت کرنے اور نماز پڑھنے والے کا ثواب اس امت کو عطا فرمانے کے لیے یہ پانچ نمازیں مقرر ہوتی ہیں۔ تو ایک نماز ایک قبلہ کا ثواب حاصل کرنے کے لیے مقرر ہوتی، تو چونکہ قبلے پانچ تھے، نمازیں بھی پانچ مقرر ہوئی ہیں، تو جس نے یہ پانچ نمازیں پڑھ لیں اس کے نامۂ اعمال میں پانچوں قبلوں کے عبادت گذاروں کا ثواب لکھا جائیگا"

ف ۱۳ دنیا کی زندگی ختم ہونے کے بعد انسان پر پانچ مصیبتیں آتی ہیں۔ اوّل موت، دوسری قبر، تیسری حشر کا میدان، چوتھی پُل صراط، پانچویں جنت کے دروازے کا بند ہونا۔ خداوندِ کریم نے ان مصیبتوں کو رفع کرنے اور ان مشکلوں کو آسان کرنے کی غرض سے یہ پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔

حوالہ ۲۴۔ حدیث شریف میں صاف مروی ہے۔ جس کے الفاظ کچھ یوں ہیں،

من حافظ علی الصلوٰۃ اکرمہ اللہ بخمس خصال یرفع عنہ ضیق الموت وعذاب القبر ویعطیہ اللہ بیمینہ ویمر علی الصراط کالبرق ویدخل الجنۃ بغیر حساب (الحدیث) علامہ ابن حجر نے اسکو اپنی کتاب زواجر میں نقل کیا ہے"

ترجمہ۔ جس نے پانچ وقتوں کی نمازوں پر پہرہ دیا تو اللہ تعالیٰ اسکو پانچ باتیں عطا کرے گا۔ اوّل موت کی سختی سے بچاتے گا، دوسرے قبر کے عذاب سے محفوظ رکھے گا، تیسرے حشر کے دن ایسا شخص نہایت امن کے ساتھ رہے گا، نامۂ اعمال اس کو داہنے ہاتھ میں ملے گا۔ چوتھے پُل صراط پر بجلی کی طرح گذر جائے گا۔ پانچویں

جنت میں بلاحساب داخل ہوگا۔"

پانچ نمازوں کے لیے یہ خاص وقت کیوں مقرر ہوتے؟

وقتِ ظہر کی خصوصیت کیوجہ سے ظہر کی نماز پڑھنے والا دوزخ میں نہ جائیگا۔

(۴۲)۔ ہر روز دوپہر کے وقت دوزخ کی آگ بھڑکائی جاتی ہے۔ اِس جوش وخروش میں جہنم سے آواز نکلتی ہے۔ قد افلح المؤمنون الذین ھم فی صلوٰتھم خاشعون یعنی ان مومن لوگوں نے نجات پائی جو خشوع کے ساتھ نماز ادا کیا کرتے ہیں۔"

تو دوزخ خود اپنے منہ سے اقرار کرتی ہے کہ نمازی میرے اندر نہ آتے گا۔ وہ بالکل مجھ سے دور رہے گا تو اب ضروری ہوا کہ اس وقت خداوندِ کریم اپنے حبیب کی اُمّت کو نماز کا حکم دے۔ اور نماز پڑھوا کر دوزخ سے بچاتے، اس لیے ظہر کے وقت نماز فرض ہوئی، حدیث شریف میں آیا ہے۔ فمن صلّٰھا حرم اللّٰہ جسدہ علی النار۔ ترجمہ، جو شخص ظہر کی نماز پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اس کے جسم کو آگ پر حرام کر دے گا۔ اور وہ دوزخ میں ہرگز نہ جاتے گا۔

(۴۳)۔ دنیا میں سورج کے طلوع ہونے سے اس کی پوجا شروع ہوتی ہے۔ اور سورج بھی دوپہر تک روشن ہوتا اور چڑھتا چلا آتا ہے۔ مگر دوپہر کے بعد ڈھلنے لگتا ہے۔ اور وہ غرور ٹوٹ جاتا ہے۔ سورج کا ڈھلنا اس کے فانی ہونے کی نشانی ہے تو جب سورج ڈھل جاتا ہے تو خداتے برحق کا حکم ہوتا ہے۔ کہ لوگو صبح سے دوپہر تک باطل خدا یعنی سورج کو غیر پرستوں نے پوجا، اے ہمارے پوجنے والو تم کہاں سوتے ہو، ہمیشہ سے ہمیشہ تک ایک ہی حال پر قائم رہنے والے خدا کی عبادت کرو اور ظہر کی نماز پڑھو۔ کفار پر سورج پرستی کیوجہ سے غضب نازل ہوا، تم پر نماز کی وجہ سے رحمت نازل ہوگی۔

ظہر کی نماز پڑھنے والوں کا حشر ابراہیم علیہ السّلام کے ساتھ ہوگا

حضرت ابراہیم خلیل علیہ السّلام جب غار سے باہر

نکلے تو چھوٹی سی عمر میں معبود کی تلاش تھی۔ رات کے وقت ایک ستارا دیکھا تو کہا ھٰذا رَبِّیْ۔ پھر جب وہ ڈوب گیا تو فرمایا چھُپنے والے خدا نہیں ہو سکتے، میں ان کو پسند نہیں کرتا کیونکہ خدا تو وہ ہے جو ہمیشہ ایک ہی حال پر قائم رہے۔ اتنے میں چاند نکلا آپ نے چاند کو بھی کہا ہٰذا ربّی۔ صبح کے قریب چاند بھی غروب ہوا۔ تو آپ نے فرمایا بھلا چھپنے والا کب خدا ہو سکتا ہے۔ پھر جب دن نکلا تو آج پہلا ہی دن تھا جو آپ نے سورج کو مشرق سے نکلتے دیکھا تھا کہنے لگے، ھٰذا رَبِّیْ ھذا اکبر، کہ یہ اُن سب سے بڑا اور زیادہ روشن ہے۔ پھر جب وہ بھی ڈھلنے لگا تو اُس سے بھی فورًا برائت کا یوں اظہار فرمایا۔ یٰقوم انی بریٓٔ مما تشرکون:۔ اے میری قوم میں بیزار ہوں ان چیزوں سے جنہیں تم شریک ٹھہراتے ہو، پھر معًا خدائے حقیقی معبود برحق کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگے،

انی وجھت وجھی للذی فطر السمٰوٰت والارض حنیفا وما انا من المشرکین ٭ الایہ پ ۷ ع ۱۵، ترجمہ۔ بے شک پھیر لیا میں نے اپنا رُخ اُس ذات کیطرف جس نے پیدا فرمایا آسمانوں اور زمین کو یک سو ہو کر (یعنی صرف واحد ذات کا ہو کر) اور نہیں ہوں میں مشرکوں میں سے"!!

ربّ العزت کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یہ بات پسند آئی، پھر پسندیدہ بات اپنی پیاری مخلوق امّت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو عنایت فرمائی کہ عین سورج کے ڈھلنے کے وقت امّت محمدیہ پر ظہر کی نماز جو موحّدانہ عبادت تھی فرض کر دی تا کہ ظہر کی نماز پڑھنے والوں کا حشر ابراہیم خلیل اللہ کیساتھ ہو،

اِن اولی الناس بابراھیم للذین اتبعوہ۔ ترجمہ ابراہیم کے ساتھ قیامت میں وہی لوگ ہوں گے جنہوں نے اس کی پیروی کی ہو گی"!!

۲؎۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام حکم الٰہی سے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو ذبح کرنے کے لیے مکہ معظمہ سے منیٰ تک لے گئے۔ آپ نے حضرت اسمٰعیل کو باندھ کر ذبح کرنے کے لیے لٹایا، اسوقت جناب خلیل علیہ السلام کو چار باتوں کی فکر تھی، سب سے

زیادہ فکر اس بات کی تھی کہ حکم الٰہی کی پورے طور پر تعمیل کچھ آسان کام نہیں ہے بس یہ کام تو صرف اللہ کے فضل ہی سے پایۂ تکمیل کو پہنچ سکتا ہے۔ دوسری فکر اس بات کی تھی کہ اسمٰعیل نے چھوٹی سی عمر میں ذبح ہونا منظور کر لیا ہے، تیسری فکر اس بات کی تھی کہ اسمٰعیل کی والدہ کو کیا جواب دوں گا۔ چوتھی فکر یہ تھی کہ اب ہاجرہ جنگل میں اکیلے اسمٰعیل کے بغیر زندگی کیسے گذارے گی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ سارے غم غلط کر دیئے۔ حضرت اسمٰعیل کو بچا لیا، اُن کے فدیہ میں دنبہ قربانی کے لیے بھیج دیا۔ اس عرصہ میں سورج ڈھل گیا۔ اور ظہر کا وقت ہو گیا، ابراہیم علیہ السّلام نے ان چاروں غموں کے دور ہو جانے کے شکریہ میں ظہر کے وقت چار رکعتیں ادا کیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کی اس وقت کی عبادت پسند فرمائی پھر بعینہٖ اسی وقت یعنی ظہر کے وقت اُمّتِ محمدیہ پر چار رکعتیں فرض فرما دیں تاکہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمّت کے نمازیوں کو ابراہیم خلیل اللہ کیساتھ نسبت اور آپ کی اطاعت اور پیروی کا تعلق پیدا ہو کہ اس اُمّت کا حشر ابراہیم خلیل اللہ کیساتھ ہو جائے"۔

ظہر کی نماز پڑھنے والوں کی دعائیں خصوصیّت کے ساتھ قبول ہوتی ہیں

(۵۴) حوالہ ۲۷۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ فرماتے ہیں کہ ایک دن یہودیوں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ یا حضرت آپ کی اُمّت پر جو پانچ نمازیں فرض ہوئی ہیں اور ان نمازوں کے لیے جو یہ مخصوص اوقات مقرر کیے گئے ہیں، اسمیں کیا حکمت ہے، اور یا حضرت یہ بات سوائے پیغمبر کے دوسرا کوئی نہیں بتا سکتا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ظہر کے وقت کے تعین کی وجہ یہ ہے کہ کچھ فرشتے ایسے ہیں جو سورج ڈھلنے کے بعد خصوصیّت کے ساتھ تسبیح پڑھتے ہیں اور اس وقت آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور بندوں کی دعائیں قبول ہوتی ہیں، تو اللہ تعالیٰ نے

اس وقت اپنے بندوں پر نمازہ فرض فرما دی ہے تاکہ ان نمازیوں کو ملائکہ کا ساتھ میسّر ہو جاتے، اور جو دعا کریں قبول ہو جاتے۔ اور ان کے اعمال فوراً آسمان پر چڑھ جائیں۔ (کتاب مجالس سنیہ)

نمازِ عصر ادا کرنے والے کے حق میں فرشتے نیکی کی گواہی دیتے اور اس کے لیے مغفرت کی دعا کرتے ہیں

ف ۴۰۶ ، حوالہ نمبر ۲۸ اللہ تعالیٰ نے بندوں کے افعال کی نگرانی کے لیے کچھ فرشتوں کی ڈیوٹی لگائی ہے، رات کے فرشتے اور ہیں، اور دن کے اور، وتجتمع ملائکۃ اللیل والنھار فی صلوٰۃ العصر (الحدیث) رات، دن کے تمام فرشتے عصر کی نماز میں جمع ہو جاتے ہیں، پھر جب دن کے فرشتے عصر کے بعد رب العزت کے حضور حاضر ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتے ہیں کہ تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا، عرض کرتے ہیں الٰہی وہ عصر کی نماز پڑھ رہے تھے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم نے ہی انسانوں کو مفسد و خونریز کہا تھا، اب تم خود ہی ان کی عبادت گذاری اور نیکی کی گواہی دے رہے ہو!!

حوالہ نمبر ۲۹ :۔ فقیہہ ابواللیث رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب تنبیہہ الغافلین میں حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک موقعہ پر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا کہ موسیٰ آخر الزمان نبی کی امت جب عصر کے وقت چار رکعتیں ادا کرے گی تو چودہ طبق کے فرشتے ان کے لیے مغفرت کی دعا کریں گے۔ اور ایک بھی فرشتہ ایسا نہیں ہوگا جو اس دعائے مغفرت میں شامل نہ ہو، اور جس کے لیے فرشتے دعا کریں ہم اسے عذاب نہیں کریں گے،

ف ۴۰۷ ، حوالہ نمبر ۳۰ ، اللہ تعالیٰ نے قبر کا سوال ہر مسلمان، منافق، کافر غرضیکہ ہر انسان کے لیے مقرر کیا ہے۔ اور یاد رہے کہ قبر سے مراد عالم برزخ ہے جیسا کہ علمائے عقائد نے اس کی تصریح فرمائی ہے تو چاہے کوئی آگ میں جلا دیا جائے، یا اُسے کوئی

جانور رکھا جاتے جب بھی عالمِ برزخ میں اس سے سوال ضرور ہوتا ہے۔ حکمۃ!
حرسح العلماء الاعلام:۔ ہاں تو قبر کے اندر سوال و جواب کا وقت بہت
سخت وقت ہوا کرتا ہے۔ بڑی مشکل، نہایت عاجزی، بیکسی کا موقع ہوتا ہے،
توجب خداوند کریم کو یہ مشکل اپنے بندوں پہ آسان فرمانا منظور ہوا تو اللہ تعالیٰ
نے یہ نمازِ عصر فرض فرمادی اور دنیا میں خواہ رات ہو، خواہ دن، صبح ہو، یا شام،
مگر قبر کے اندر جب مردہ سوالات کے لیے زندہ کیا جاتا ہے، تو اُسے یہی
نظر آتا ہے کہ گویا عصر کا وقت ہے۔ اور سورج غروب ہونے والا ہے اور
افسوس کہ میں نے عصر کی نماز نہیں پڑھی، یعنی ان لوگوں کو وہاں افسوس ہوگا، جو
اس دنیا میں نماز کے عادی تھے، اب نکیرین (منکر ونکیر فرشتے) بہت غصے ہوکر
پوچھتے ہیں کہ بتاؤ تمہارا رب کون ہے، مگر یہاں نماز کا عاشق بندہ نماز کے
فوت ہوجانے کی فکر میں کچھ ایسا کھو گیا ہوتا ہے، کہ اُسے فرشتوں کی مطلق پرواہ
نہیں ہوتی۔ اُسے تو نماز کے چھوٹ جانے اور خُدا کے غصے سے ڈر لگ
رہا ہوتا ہے، اور جو خدا سے ڈرے اُسے دوسروں کا کیا ڈر، تو عصر کی نماز میں
اللہ تعالیٰ نے یہ حکمت پوشیدہ رکھی ہے کہ بندۂ مومن یہاں اس دنیا میں نماز
کا عادی رہے اور پھر قبر میں سوالات کے وقت نماز کو یاد کرے اور اس کا
دل اُدھر متوجہ ہوجائے ۔

۴۹ حوالہ ۱۳۱ حضرت یونس علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے چار اندھیروں میں قید کر دیا
اول دریا کا اندھیرا، پھر مچھلی کے پیٹ کا اندھیرا، پھر اس مچھلی کو ایک اور مچھلی
نے نگل لیا تھا، اس کے پیٹ کا اندھیرا، اور چوتھا رات کا اندھیرا جب اس
مصیبت کے عالم میں حضرت یونس علیہ السلام نے ان اندھیروں سے گھبراکر
مچھلی کے پیٹ کے اندر اللہ تعالیٰ کی جناب میں سجدہ کیا اور آیہ کریمہ لا الٰہ
اِلّا انت سبحانک انی کنت من الظّٰلمین بہ سجدہ کے اندر پڑھی، تو فوراً
بارگاہِ خداوندی سے مچھلی کو حکم ہوا کہ بہت جلد یونس کو دریا کے کنارے

پر نکال آ۔ چنانچہ حکمِ الٰہی پاتے ہی مچھلی نے دریا کے کنارے پر آکر حضرت یونس
کو اگل دیا، تو اس وقت عصر کا ٹائم تھا، اور یونس علیہ السلام نے ان چار اندھیروں
سے نجات پائی تھی۔ اور یہاں عصر کی نماز پڑھنے والا انشاء اللہ بُری موت اور
بُرے خاتمہ کے اندھیرے سے قبر کے اندھیرے سے، پل صراط کے اندھیرے
سے نجات پاتے گا۔

نمازِ مغربِ کے خصوصی فائدے: ف ۴۹ مغرب کے وقت حضرت آدم کا سجدہ اور ان کی توبہ قبول ہوئی تو
انہوں نے اس وقت شکریہ کی نماز پڑھی۔ اللہ تعالیٰ نے اسی وقت پر
اُمّتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نمازِ مغرب فرض فرما دی کہ جو آدمی مغرب
کی نماز ادا کرے سارے دن کے گناہوں سے پاک ہو جائے اور جو دعا
کرے قبول ہو۔!!

ف ۵۰ ۔ بعض جاہلوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات دیکھ کر آپ کو
خدا اور خدا کا بیٹا اور آپ کی والدہ کو معاذ اللہ خدا کی بیوی ٹھہرایا، جب یہ باتیں
حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے سُنیں تو آپ نے جناب باری تعالیٰ میں عذر کے
طور پر عرض کیا کہ اے اللہ تو جانتا ہے کہ میں نے تو اپنی قوم سے یہ کہا ہے کہ
"میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں، اب یہ لوگ مجھے خدا یا خدا کا بیٹا
ٹھہراتے ہیں تو میرا اس میں کیا قصور ہے۔ میں تو ایسی باتوں سے سخت
بیزار ہوں۔" ارشادِ الٰہی ہوا کہ "اے عیسیٰ تم اِس جرم سے بالکل بری اور
پاک ہو، تمہارے ذمہ اِس کا کچھ بھی وبال نہیں ہے۔" یہ ارشاد سن کر حضرت عیسیٰ
نے مغرب کے وقت دو رکعتیں بطور شکریہ کے پڑھیں، کیونکہ اللہ نے آپکو
خدا یا خدا کا بیٹا دونوں قسم کے الزاموں سے بری کر دیا تھا، اور ایک رکعت جنابِ
مریم نے پڑھی، کیونکہ ان پر معاذ اللہ خدا کی بیوی ہونے کا الزام تھا، اب اللہ
نے یہ تینوں رکعتیں جو کہ دراصل بریت نامہ تھا اپنی پیاری مخلوق آخر الزمان نبی کی

اُمّت کو عنایت فرمائیں تاکہ ان کے پڑھنے والوں کی ہر گناہ سے توبہ اور معذرت قبول ہو۔

(۵۱)۔ مغرب کے وقت سورج غروب ہوتا اور کالی رات چھا جاتی ہے، جو کہ کئی بلاؤں کا موقعہ ہوتا ہے، ایک اندھیرا ہزار آفتیں، رات کے اندھیرے میں نظر بھی کام نہیں کرتی، حفاظت کے تمام ذرائع جاتے رہتے ہیں، اب مُردہ بدست زندہ۔ صرف اس حافظ و نگران حقیقی پر ہی بھروسا رہ جاتا ہے، تفسیر کبیر میں امام رازی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السّلام سے فرمایا تھا کہ "اے موسیٰ سارہ ہی دنیا زہر ہلاہل اور سمّ قاتل ہے بس صرف میرے نام میں شفا ہے، اس لیے لازم ہوا کہ شام ہوتے ہی نماز پڑھ لی جائے تاکہ نماز کی برکت سے تمام رات ہر قسم کی موذی چیزوں سے حفاظت ہو، کیونکہ نماز میں سجدہ ہے اور سجدہ میں بندہ اپنے مولیٰ کے بہت قریب ہو جاتا ہے، اور جب دوست کا قرب حاصل ہو جائے گا تو پھر دشمن کے خوف سے مامون ہو جاؤ گے،

ع دشمن چہ کند چوں مہرباں باشد دوست

مغرب کی نماز پڑھ کر دوست کو اپنا بنا لیا جاتا ہے پھر دشمن کی ہر طرح کی اذیّت اور تکلیف دہی سے امن حاصل ہو جاتا ہے۔

(۵۲)، حضرت یعقوب علیہ السّلام چالیس یا اسّی سال تک حضرت یوسف علیہ السّلام کے فراق میں غمگین رہے، لیکن جب خدا نے فضل فرمایا اور قاصد نے مصر سے حضرت یوسف علیہ السلام کا کرتہ لاکر آپ کے چہرہ پر ڈالا تو خدائے برحق نے اس کی برکت سے یعقوب علیہ السّلام کو اُن کی کھوئی ہوئی نظر لوٹا دی، قرآن پاک میں ہے، فارتدّ بصیرًا، کہ یعقوب علیہ السلام کی آنکھیں روشن ہو گئیں، اور آپ کا سارا غم غلط ہو گیا، اور تمام رنج راحت و خوشی میں تبدیل ہو گیا، تو حضرت یعقوب علیہ السّلام نے اس کے شکریہ میں مغرب کی وقت تین رکعتیں پڑھیں۔

تھیں، ایک رکعت تو اپنی کھوئی ہوئی نظر واپس لوٹنے کے شکریہ میں، دوسری رکعت حضرت یوسف علیہ السلام کے زندہ وسلامت رہنے کے شکریہ میں، اور تیسری رکعت حضرت یوسف کے دین وایمان پر پورے طور قائم رہنے کے شکریہ میں۔ پھر وہ نماز مغرب اللہ تعالیٰ نے حضرت یعقوب پر فرض کر دی تھی، اور اس کے بعد آخری اُمّت پر بھی۔"

حوالہ۳۳ حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے، کہ جب کوئی مسلمان مغرب کی نماز پڑھتا ہے، تو آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اور جو دعا یہ نمازی اس وقت کرتا ہے۔ وہ قبول ہو جاتی ہے، اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہِ عالیہ سے جو حاجت بھی طلب کرے اللہ کے فضل سے وہ مل جاتی ہے۔ تو جس طرح حضرت یعقوب علیہ السلام کی مُراد مغرب کے وقت پوری ہوئی تھی، اُسی طرح مغرب کی نماز پڑھنے والے کی مرادیں اللہ پاک پوری فرماتا ہے۔"

نمازِ عشاء ادا کرنیوالوں کو قیامت میں مکمل نور عطا ہوگا،

وقت عشاء کیوقت کا اندھیرا قبر اور قیامت کے اندھیرے کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے۔ والصّلوٰۃ نورٌ۔ اور نماز نور ہے۔ والعلاج بالضد۔ علاج اور مرض کا دفعیہ ضد اور مخالف اشیاء کے استعمال کے ساتھ ہوا کرتا ہے۔ یعنی گرمی کے ازالہ کے لیے ٹھنڈی چیزوں کا استعمال اور سردی کے دفعیہ کے لیے گرم چیزوں کا استعمال کرنا پڑتا ہے۔ اس لیے ایسے اندھیرے کے وقت عشاء کی نماز فرض ہوئی تاکہ اِس عبادت اور نماز کا نور قبر کے اندھیرے کو اُجالے میں تبدیل کر دے، تو جو آدمی عشاء کی نماز پڑھے گا، رزقه الله نوراً فی قبرہٖ۔ ترجمہ اللہ تعالیٰ اُسے قبر میں نورِ کامل عطا کرے گا حدیث شریف میں آیا ہے۔

حوالہ۳۴ بشر المشّائین فی الظلمات الی المساجد بالنور التّام یوم القیمۃ، ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ کہ اے نبی اپنی اُمّت کو خوشخبری سنا دیجئے کہ جو

آدمی اندھیرے میں عشاء کی نماز کے لیے مسجد میں جائے گا۔ اسے قیامت کے دن مکمل روشنی عطا کی جائے گی۔

حوالہ ۳۵۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص رات کے اندھیرے میں نماز کے لیے مسجد میں جائے گا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اُسے نورِ کامل عطا فرما کر اپنے سامنے بلائیں گے،

و۵۴۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام تمام دن چار قسم کے غموں میں مبتلا رہے، (۱) اپنی جان کا سمندر سے صحیح و سالم پار اتر جانا۔ پھر (۲) بنی اسرائیل کے سارے لشکر کا پار ہونا، پھر (۳) فرعون کے ہاتھ سے نجات پانا۔ فرعون (۴) اور اس کے لشکر کا غارت ہونا، تو عشاء کے وقت اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو ان چاروں غموں سے نجات بخشی، کہ موسیٰ علیہ السلام خود بھی دریا کے کنارے پر صحیح و سالم اتر گئے بنی اسرائیل بھی پار اترے، ظالم فرعون کے ہاتھ سے سب نے نجات پائی، فرعون اور اس کے لشکر کو سب کی آنکھوں کے سامنے غرق کر کے اس کے ظلم کو ہمیشہ کے لیے ختم کر دیا گیا، قرآن کریم فرماتا ہے،

واغرقنا آل فرعون وانتم تنظرون :۔ ترجمہ، تم سب کے دیکھتے دیکھتے، فرعون کو مع اس کے لشکر کے غرق کر دیا گیا"

تو عشاء کے وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام نے چاروں غموں کے رفع ہونے کے شکریہ میں چار رکعتیں پڑھی تھیں، اللہ تعالیٰ نے وہی چار رکعتیں نبی آخر الزمان کی امت پر فرض کر دیں، اور ان سے بھی عشاء کے وقت چار رکعتیں، پڑھوا کر ان کو بھی چار غموں یعنی برائے (۱) خاتمہ کے غم سے، قبر (۲) کے عذاب کے غم سے، قیامت (۳) کے غم سے، دوزخ (۴) کے غم سے نجات بخشی ہے!!

و۵۵ حوالہ ۳۶، بخاری شریف حدیث ہے کہ جو آدمی جس عمل اور جس خیال میں مرے گا، کل قیامت کے دن وہی عمل کرتا ہوا اٹھے گا۔ ایک شخص احرام کی حالت میں اونٹ سے گر کر مرا تھا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

فانّہٗ یبعث یوم القیٰمۃ مُلبیًّا الحدیث، ترجمہ، یہ بندہ قیامت کے دن یُوں ہی لبّیک کہتا ہوا اُٹھے گا، اِدھر نبی کریم کی امّت کو عشاء کی نماز پڑھنے کے حکم کے ساتھ ساتھ سرکار ابد قرار نے اپنی اُمّت سے یہ بھی فرمایا کہ "لا سمر بعد العشاء (الحدیث) عشاء کی نماز کے بعد باتیں نہ کیا کرو بلکہ سو جایا کرو، کہ اگر کہیں تم میں سے کسی کی موت مقدر ہو چکی ہو، تو اس کا آخری عمل نماز ہو، تو نماز پڑھ کر مرے تاکہ کل قیامت میں نماز پڑھتا ہی اُٹھے۔!!

ف۵۶:- اصلی معراج تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے لیے مخصوص ہے۔ لیکن اس معراج کی یادگار نقلی معراج یعنی نماز تمام مسلمانوں کا حصّہ ہے۔ اور حضور کو معراج عشاء کے وقت ہوئی تھی۔ اس لیے مناسب ہوا کہ وہی ٹائم نقلی معراج یعنی نماز کے لیے بھی مقرر کیا جائے، کیونکہ مبارک عملوں کے وقت میں بھی خصوصی برکت ہوا کرتی ہے۔ اور وقت کی مطابقت سے پوری یادگار قائم رہتی ہے۔ حضور انور تو آسمانوں پر تشریف لے گئے، اور وہاں آپ نے اللہ تعالیٰ سے ملاقات فرمائی۔ مگر آپ کی اُمّت بجائے آسمانوں کے مسجدوں میں حاضر ہو کر اپنے رب کی زیارت سے روحانی طور پر مشرف ہوتی ہے۔ "الصلوٰۃ معراج المؤمنین" نماز مومنوں کے لیے معراج ہے"۔ پورے پورے طور پہ اُن پہ صادق آتا ہے"۔!!

نمازِ صبح کے فائدے

ف۵۷ پہلی اُمّتوں کی عمریں بھی زیادہ ہوا کرتی تھیں اور عبادتیں بھی۔ مگر اس اُمّت کے لوگوں کی عمریں بھی کم اور عبادت بھی بلحاظِ کمیِ عمر کم ہیں۔ پھر ثواب میں اِس اُمّت کو دوسری امتوں پہ شرف حاصل ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے رحمۃ للعٰلمین صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل لوگوں کی غفلت اور خواب کو بھی عبادت میں شامل کرنے کے لیے ان کی عبادت کے ثواب واجر کو دوسروں کی نسبت سے بڑھا دیا، چنانچہ بارگاہِ نبوّت سے ارشاد ہوتا ہے۔ من صلی العشاء فی جماعۃ کان کقیام نصف لیلۃ ومن صلی الفجر فی جماعۃ کان کقیام لیلۃ :۔ الحدیث، حجۃ اللہ البالغہ،

حضرت شاہ ولی اللہ محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ، ترجمہ، جس نے عشاء کی نماز باجماعت ادا کی اس نے آدھی رات عبادت کرنے کا ثواب حاصل کر لیا۔ اگر وہ صبح کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھے گا۔ تو ساری رات کی عبادت اس کے حصّہ میں لکھی جائے گی، تواب عشاء وفجر کا نمازی باوجود رات بھر سونے و آرام کرنے کے مفت میں عند اللہ قائم اللیل یعنی ساری رات جاگ کر عبادت کرنیوالا شمار ہونے لگا۔

ف ۵۸ حوالہ ۳۸۔ صحیح بخاری شریف میں حدیث ہے۔ جس کا ترجمہ یہ ہے۔
"لوگو تم قیامت میں اپنے رب کی زیارت سے مشرف کیے جاؤ گے لیکن دیدارِ الٰہی کے حاصل کرنے کا مجرّب عمل صبح کی نماز ہے۔ اسے کبھی نہ چھوڑنا۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ جنّت کے اندر نہ رات ہو گی نہ دن، ارشادِ خداوندی ہے، لا یرون فیھا شمسا و لا زمھریراً۔ الایہ، ترجمہ، وہاں نہ سورج کو دیکھیں گے اور نہ سردی کو، مطلب یہ کہ ایسا نورانی وقت ہو گا جیسے کہ دنیا میں صبح کا وقت تھا، تو صبح کا وقت دیدار الٰہی کے وقت کے ساتھ کافی ملتا جلتا ہے۔ اس لیئے اس وقت کی نماز خصوصاً دیدار الٰہی کے حصول کا ذریعہ ہو گی، کیونکہ جب دیدار الٰہی کے وقت کے ساتھ مشابہ وقت ہمیں عبادت اور بارگاہ خداوندی میں بذریعہ نماز حاضری کے لیے مُیسّر آگیا۔ تو امید کی جاسکتی ہے کہ اس کے صلے میں اصلی دیدار الٰہی اور بارگاہِ الوہیّت میں خصوصی وعینی حاضری بھی بفضلِ اللہ تعالیٰ نصیب ہو گی۔ کیونکہ ھل جزاء الاحسان الا الاحسان (الآیہ) یعنی نیکی کا بدلہ نیکی ہے، تو حاضری کا بدلہ حضوری ہو گا۔ اور صبح کی نماز کا بدلہ انشاء اللہ دیدارِ الٰہی ہو گا۔

ف ۵۹۔ جب حضرت آدم جنت ؑ سے دنیا میں آئے تو یہاں اندھیری رات کو دیکھ کر سہم گئے، اور پوری رات روتے رہے۔ پھر جب صبح ہوئی تو آپ کی وحشت دور ہوئی، تو آپ نے اس کے شکریہ میں دو رکعتیں پڑھیں پھر

اللہ تعالیٰ نے نبی آخر الزمان کی اُمّت پر وہی نماز فرض کر دی۔ تاکہ یہ اُمّت پہلی گھاٹی قبر کے اندھیرے سے نجات پا سکے، حضرت آدم نے رات کے اندھیرے سے نجات پا لینے کے بعد شکریہ ادا کیا تھا۔ مگر یہ اُمّتِ محمدی قبر اور حشر کے اندھیر سے نجات حاصل کرنے کی غرض سے پہلے سے اس کا فدیہ دے دیتی ہے شکریہ بعد میں ہوتا ہے۔ اور فدیہ پہلے، حضرت آدم رات کی تکلیف اُٹھا چکے تھے، مگر صبح کے نمازی لوگ انشاء اللہ تعالیٰ قبر کے اندھیرے کی تکلیف نہیں اٹھائیں گے،

پانچ وقتہ نمازوں کی دو، تین اور چار رکعتوں کی تعداد کے فائدے،

ف۔:۔ مجالس سنیہ میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو نور سے پیدا کیا پھر انہیں اڑنے کے لیے پر عنایت فرمائے، کسی کو دو پر دیئے، کسی کو تین، اور کسی کو چار۔ پھر اُن سے رسالت اور پیغام بری کا کام لیا۔ تو جب بھی حکم خدا تعالیٰ فرماتا ہے، فرشتے اس کی تعمیل کے لیے فوراً آسمان سے اُڑ کر زمین پر آناً فاناً پہنچ جاتے ہیں، اور پھر واپس حضوری میں حاضر ہو جاتے ہیں۔ ارشادِ خداوندی ہے۔ جاعل الملئکۃ رسلاً اولی اجنحۃ مثنیٰ وثلاث وربٰع:۔ ترجمہ، خداوند کریم نے ملائکہ سے رسالت کا کام لینے کے لیے انہیں دو، دو، تین، تین، اور چار، چار پر اڑنے کے لیے عنایت فرمائے، یہ تو بات تھی فرشتوں کی، اور اِدھر آدم کو خاک سے پیدا کیا، اور مٹی میں پرواز کا مادہ نہ تھا، پھر ظاہر کے پر آدم کو دینا بھی مصلحتِ عالم کے خلاف تھا، لیکن آدمیوں کو جنّت الفردوس میں پہچانا ضرور منظور تھا۔ اس لیے روحانی پرواز کے لیے ان کو نماز کے روحانی پر عطا فرمائے، اور جس قدر پر فرشتوں کے تھے اُسی تعداد کے موافق انسان کو روحانی پر یعنی نماز کی رکعتیں عطا فرمائیں، تو فرشتوں کے کسی گروہ کے دو، دو پر تھے، تو اُمّتِ محمدیہ کو صبح کی نماز کے دو پر عنایت فرمائے، اور پھر ایسے پر دیئے کہ

انسان جب صبح کی نماز میں روحانی پرواز کرتا ہے تو فرشتے اپنا اڑنا بھول جاتے ہیں، اور انسان کی پرواز کو حیرت سے دیکھتے ہی رہ جاتے ہیں، ارشاد خداوندی ہے۔ وقرآن الفجر ان قرآن الفجر کان مشہودًا ، (سورۂ بنی اسرائیل) ترجمہ صبح کی نماز میں قرآن پڑھا کرو ، کہ اس وقت فرشتے حاضر ہو کر تمہاری تلاوتِ قرآن کو سُنا کرتے ہیں"، اور فرشتوں کے کسی گروہ کو تین تین پر عنایت کیے ہیں، کہ وہ اپنے دو دو پروں سے اڑتے ہیں اور تیسرے پر سے اپنا منہ ڈھانک لیتے ہیں، کیونکہ وہ اللہ پاک سے شرماتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے اسی طرح کے تین پر یعنی مغرب کی تین رکعتیں انسان کو عنایت فرمائیں، اور فرشتوں کے ایک گروہ کو چار چار پر عنایت کیے گئے ہیں، تو اس کے بدلے میں نمازیوں کو چار چار رکعتیں ملی ہیں، کہ جس طرح فرشتے اپنے اُن پروں سے اڑکر زمین سے آسمان تک پہنچ جاتے ہیں، یونہی مسلمان نمازی لوگ نماز کے پروں سے عالم بالا تک پہنچ جاتے ہیں، اِس سلسلہ میں اب ایک واقعہ پڑھ لیجیے گا۔

حضرت بایزید بسطامی علیہ الرحمۃ ایک رات نماز کے دوران روحانی پرواز ، سے آسمان پر تشریف لے گئے ، تو فرشتے آپ کی زیارت کرنے کے لیے اکٹھے ہو گئے ، اس وقت فرشتوں نے باہم مل کر اللہ تعالیٰ کی تسبیح پڑھی تو ان کی اس تسبیح سے نور کے شعلے نکل رہے تھے۔ فرشتوں کے جواب میں حضرت بایزید نے بھی اللہ پاک کی تسبیح پڑھی، تو آپ کی تسبیح کی آواز سے جو نور نکلا وہ فرشتوں کی تسبیح کے نور پر غالب آگیا۔ اور اس نور سے تمام آسمان روشن ہو گیا، اس وقت فرشتوں نے بشر کے کمالات کا اقرار کیا، غرضیکہ اس حکیم مطلق نے نماز کے وہ پر انسان کو عنایت کیے ہیں کہ ان پروں سے جہاں حضرتِ انسان کی رسائی ہوتی وہاں فرشتوں کا گذر نہیں ہوتا۔"

ف ۶۱ ، انسان میں پانچ حواس ظاہری ہیں، جن پر انسان کی زندگی کا لطف اور ذائقہ موقوف ہے۔ اگر یہ حواس نہ ہوتے تو آدمی بالکل گوشت کا لوتھڑا ہوتا۔ یہ بالکل

کسی کام کا نہ ہوتا۔ وہ پانچ حواس ظاہری یہ ہیں۔ آنکھ[1]، ناک[2]، کان[3]، زبان[4]، گرم و سرد[5] کی پہچان اور اس کا احساس، دنیا کی تمام نعمتوں کا دار و مدار ان حواس پر ہے، اور انسان سینکڑوں نعمتیں ان کے ذریعہ سے برتتا ہے۔ تو یہ پانچ حواس ظاہری اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمتیں ہیں۔ انسان پر ان پانچ نعمتوں کا شکر لازم تھا تو، اللہ تعالیٰ نے پانچ وقتوں کی نمازیں فرض فرمادیں کہ ان پانچ حواس ظاہری کے شکریہ کی ادائیگی ان میں مضمر ہے۔ ہر ایک حاسہ کے مقابلے میں بطور شکریہ کے ایک نماز ہے۔ پھر دیکھیے جس حد تک یہ پانچوں حواس کام کر سکتے تھے، انکی شمار کے مطابق ہی نماز کی رکعتیں مقرر فرمائیں۔ مثلاً قوت[1] حاسہ[2]، یعنی چھونے سے گرم و سرد کا معلوم کرنا، اب یہ ایک ایسی نعمت تھی کہ جس کے ذریعہ صرف دو[2] باتیں معلوم کی جا سکتی تھیں، یعنی اس کے ذریعہ کسی چیز کا گرم یا سرد ہونا معلوم کیا جا سکتا ہے۔ اور یہ قوت احساس انسان کے سارے جسم کے اندر موجود ہے، اب اس کے شکریہ میں صبح کی نماز جو تقریباً ساری رات کے بعد پڑھی جاتی ہے" رکھی گئی ہے، اور اس کی رکعتیں بھی دو مقرر کی گئی ہیں، تاکہ اس نعمت کا جس کے دو اثر ہیں، یعنی گرم و سرد کا معلوم کرنا اور وہ سارے جسم کے اندر موجود ہے، نماز فجر کی دو رکعتیں پڑھنے سے شکریہ ادا ہو جائے، اور ساری رات کے گناہ معاف ہو جائیں۔

قوتِ شامہ[2]:۔ یعنی سونگھنے کی طاقت، یہ حاسہ چاروں طرف برابر کام کرتا ہے چاروں طرف کی خوشبو وغیرہ کو بتاتا ہے۔ اس لیے اس کے شکریہ میں ظہر کی چار رکعتیں مقرر ہوئیں، یا یوں سمجھو کہ قوت شامہ یعنی ناک چار کام کرتی ہے۔ خوشبو و بدبو کا معلوم کرنا دو طرح کے سانس لینا، ایک اندر کا اور دوسرا باہر کا، تو یہ سب مل کر چار نعمتیں ہوئیں، اس حس کے شکریہ کی ادائیگی کے لیے ظہر کی چار رکعتیں مقرر فرمائی گئی ہیں۔"

قوتِ ذائقہ[3]:۔ یعنی چکھنے کی طاقت زبان، کھٹا، میٹھا، نمکین یا تلخ اشیا کا ذائقہ

معلوم کر سکتی ہے۔ اس لیے عصر کی نماز چار رکعت والی مقرر ہوئی۔ یا یوں سمجھ لیجیے کہ زبان چار قسم کا کلام کرتی ہے۔ کسی کی تعریف[۱] یا مذمت[۲] (برائی) کار[۳] آمد کلام یا[۴] بے کار و غیر مفید کلام، تو یہ چار طرح کا کلام ہوا، جو بجائے خود بڑی نعمت ہے اب اس کے شکریہ کی ادائیگی کے لیے عصر کی چار رکعتیں فرض ہوئی ہیں۔

قوت[۴] باصرہ:۔ یعنی دیکھنے کی طاقت (آنکھیں) تین طرف سے دیکھ سکتی ہیں، سامنے داہنی جانب، اور بائیں جانب، لیکن پیچھے کچھ نہیں دیکھ سکتیں، لہٰذا اس کے مقابلے میں تین رکعت والی مغرب کی نماز فرض ہوئی۔

قوت[۵] سامعہ:۔ یعنی سننے کی طاقت (کان) چاروں طرف برابر کام دیتے ہیں اور ہر ایک کی بات سنتے ہیں، رات کے اندھیرے میں آنکھیں بیکار ہو جاتی ہیں، لیکن کان برابر اپنا کام کرتے رہتے ہیں، اس کے مقابلہ میں عشاء کی چار رکعتیں مقرر ہوئیں، تاکہ انسان ان تمام نعمتوں کے شکریہ سے بری ہو جاتے، تو اگر یہ نمازیں فرض نہ ہوتیں، تو انسان خدا کی نعمتوں کے شکریہ سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتا تھا۔

؎ از دست و زبان کہ بر آید — کز عہدہ شکرش بدر آید

یعنی کس ہاتھ اور زبان سے شکر الٰہی ادا ہو سکتا تھا۔

؎ خالق نے کیا بنائی ہے نور نظر نماز
اندھیر تھا جہاں میں نہ ہوتی اگر نماز

نماز کے اندر جو سات فرض رکھے گئے ہیں اُن کے فائدے:

انسان[۶۲] کا جسم سات چیزوں سے مرکب ہے۔ مغز[۱]، رگیں[۲]، گوشت[۳]، پٹھے[۴]، ہڈیاں[۵]، خون[۶]، کھال[۷]، اب ان سات اجزا کے شکریہ کی ادائیگی کے لیے نماز میں سات فرض رکھے گئے ہیں، ہر ایک جز کا شکریہ ایک فرض۔

۶۳:۔ نمازی نماز پڑھ کر ان ساتوں فرضوں کو ادا کر کے اپنے آپ کو جہنم سے سالم و پورے طور پر بچا لیا کرتا ہے۔ اور قرآن مجید اس کی یوں گواہی دیتا

ہے۔

و یتجنبھا الاشقی الذی یصلی النار الکبریٰ ثم لا یموت فیھا ولا یحیٰی
قد افلح من تزکیٰ و ذکر اسم ربہ فصلیٰ ؛ الآیہ ؛ ترجمہ ؛ قرآن مجید کے
سننے سے وہ بدبخت بھاگے گا جس کے نصیب میں جہنم لکھا ہوا ہے پھر وہاں
جا کر نہ تو مرے گا کہ موت اس کی زندگی کا بالکل خاتمہ کر دے تاکہ عذاب الٰہی
سے بچ جاتے مگر ایسا نہ ہو گا اور نہ ہی مفید اور راحت و آرام والی زندگی
پائے گا۔ بلکہ مردوں سے بدتر ہو کر پڑا رہے گا۔ ہاں وہ مسلمان جو ایمان لائے
اور اللہ اکبر کہہ کر نماز پڑھتا رہے وہ ضرور دوزخ سے بچ کر جنت میں جائیگا
حوالہ ۳۹ ؛ حدیث شریف میں وارد ہے کہ جو مسلمان کسی غلام یا لونڈی کو آزاد
کرے اللہ تعالیٰ اس کے عوض آزاد کرنے والے کو دوزخ سے یوں
آزاد فرمائے گا، کہ غلام کے سر کے بدلے آقا کا سر، پیٹ کے بدلے آقا کا
پیٹ، ہاتھ اور پاؤں کے بدلے میں مالک کے ہاتھ اور پاؤں، غرضیکہ غلام
کے ایک ایک عضو کے بدلے میں آقا کا ایک ایک اندام جہنم سے آزاد
ہو گا۔ مالک نے غلام کو آزاد کیا خدا نے اسے دوزخ سے آزاد کر دیا، غلام
کے جوڑ کے بدلے مالک کا جوڑ آزاد ٹھہرا، بھائیو یہ تو ایک مثال تھی اب
بات کو سمجھو کہ نماز کے اندر سات فرض ہیں، تکبیر تحریمہ[1]، قیام[2]، قرآن مجید[3] کی
کسیقدر قرأت، رکوع[4]، سجدہ[5]، آخری[6] قعدہ، سلام[7]، تو نماز ہی انسان کے جسم
کے سات اجزأ میں سے ہر فرض کے بدلے میں ایک عضو جہنم کی آگ سے
آزاد ہوتا ہے۔ تو جس نے نماز کے ساتوں فرض ادا کر لیے، اس کے ساتوں
اندام جہنم سے آزاد ہو گئے، تو نماز پڑھنا کیا ہے، اپنے آپ کو جہنم کی قید سے
آزاد کرانا ہے۔!!

ف ۴۳ ؛ نماز مجموعہ ہے چودہ طبق کے فرشتوں کی عبادت کا اور وہ یوں کہ فرشتوں
کا ایک گروہ صبح و شام، رات، دن تکبیر یعنی اللہ اکبر، اور تہلیل یعنی لا الٰہ الا اللہ

پڑھنے میں مصروف ہے۔ اور ان کا دوسرا گروہ قرآنِ پاک کی تلاوت میں مشغول ہے۔ اور تیسرا گروہ ہمیشہ سے ہاتھ باندھے ہوئے اپنے اللہ کے سامنے بصد تعظیم کھڑا ہے۔ اور یونہی ابدالاباد تک کھڑا رہیگا۔ اور چوتھا گروہ رکوع میں جھکا ہوا ہے۔ اور پانچواں گروہ سجدے میں پڑا ہوا ہے۔ چھٹا گروہ گھٹنوں کے بل قعدہ (التحیات) کی صورت میں بیٹھا ہوا ہے۔ اب ان میں سے جس کسی کو کہیں جانے کا حکم ہوتا ہے وہ فوراً اپنی جگہ سے اُٹھ کر حکمِ الٰہی بجالا کر پھر اپنے مقام پر واپس آجاتا ہے۔ تو یہ ہیں فرشتوں کی عبادت کے سات طریقے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کی عبادت کے تمام طور طریقے بندوں کے لیے نماز میں جمع کر دیے ہیں۔ تاکہ نبی آخر الزمان کی اُمّت کا ہر نمازی مرد، عورت، غلام اور لونڈی پنجگانہ نماز پڑھ کر سارے جہان کے ملائک کی عبادت کا ثواب حاصل کر سکے، سبحان اللہ! کیا خوب ہے۔ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام انبیاءِ سابقین کے کمالات مجموعی طور عطا فرمائے گئے۔ ہ

حسنِ یوسف، دمِ عیسیٰ، یدِ بیضا داری آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

اور آپ کی اُمّت نے یہ صفت پائی کہ تمام فرشتوں کی عبادت کرنے کے طریقے اور اُن کا ثواب اس کے حصّے میں آیا ہے۔

پانچوں نمازوں کے اندر سترہ رکعتیں ہونے کے فائدے ۶۵

نماز شبِ معراج میں فرض ہوئی ہے۔ اور نماز کا لقب معراج المؤمنین ہے۔ معراج کی رات حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتوں آسمانوں کی سیر فرمائی، آٹھوں جنتوں کو دیکھا۔ اور عرش و کرسی کی سیر کی، تو یہ سب مل کر سترہ چیزیں ہوئیں۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج میں سترہ مقامات کی سیر نصیب ہوئی تھی اور آپکی اُمّت میں نمازی یہ سترہ رکعتیں پڑھ کر حضور کی معرفت ان ہی سترہ مقامات کی روحانی طور پر سیر کرتا ہے۔

ایک واقعہ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ ایک رات نوافل پڑھتے رہے صبح کو مریدوں نے عرض کیا کہ حضور رات کے مشاہدات کی کسی قدر کیفیت ہمیں بھی بتا دیجئے۔ شاید کہ ہمیں بھی کچھ فائدہ حاصل ہو جائے۔ فرمایا کہ رات کو نماز کی نیت باندھ کر روحانی طور پر عرش الٰہی کے سامنے پہنچا تو میں نے دیکھا کہ عرش الٰہی ہانپ رہا ہے۔ میں نے اُس سے کہا کہ "اے عرش میرے محبوب یعنی اللہ تعالیٰ کا کچھ نشان بتا کہ ہمیں تیرے پاس کا پتہ بتایا گیا ہے"

الرحمٰن علی العرش استویٰ۔ الآیہ ترجمہ:۔ رحمٰن عرش پر قائم ہے۔

تو عرش نے جواباً کہا کہ "اے بایزید تمہیں تو میرا پتہ بتایا گیا ہے کہ رحمٰن عرش کے قریب ہے، مگر مجھ سے کہا گیا ہے کہ رب العٰلمین محبوب حقیقی مومنین عارفین کے دلوں میں رہتا ہے"۔ سبحان اللہ۔

شعر؎ جن کے ساتھ ساتھ یہاں دل نماز میں
طے کر گئے وہ عشق کی منزل نماز میں

ف ۶۶:۔ رات، دن کے چوبیس گھنٹے ہیں، جن میں انسان طرح طرح کے گناہ کرتا ہے اور نماز کے سات فرض پانچوں نمازوں کی سترہ (۱۷) رکعتوں میں مل کر کل ۲۴ ہوتے ہیں، تو جو مسلمان نماز پڑھتا ہے اس کے رات، دن کے ۲۴ گھنٹوں کے گناہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے معاف ہو جاتے ہیں۔

نماز میں کعبہ کی طرف منہ کرنے کے فائدے ف ۶۷ اللہ تعالیٰ کو صرف اپنے حکم کی اطاعت کرانا منظور ہے۔ اور اپنے حکم کی مخالفت سے سخت ناراضگی فرما کر مخالفت کرنے والے پر لعنت نازل کرتا ہے۔ تو جس طرح بظاہر آدم پہ ملائک کو شرف تھا اسی طرح انسان کامل کو کعبہ کی زمین اور دیواروں پہ شرف حاصل ہے۔ مگر جس طرح وہاں پہ اصلی مطیع و فرمانبرداری نقلی اور مصنوعی مطیع سے جدا اور الگ، کرنے کے لیے ایک قالب کو سجدہ کرنے کا حکم دیا تھا۔ تو اس حکم سے اصلی

تابعدار یعنی ملائک اور نقلی تابعدار یعنی شیطان دونوں نکھر کر سب کے سامنے آ گئے۔ یونہی توجہ الی الکعبہ کے حکم سے حکمِ الٰہی کے اصلی مطیع اور اپنی کوتاہ عقل کو لڑانے والے بھی ظاہر ہو گئے۔ چنانچہ قبلہ کی تبدیلی پر ہزاروں اہل کتاب اور جاہل عربوں نے اعتراض کیا تھا۔ اور بعض مسلمان کہلانے والے عقل کے دشمن بھی کعبہ کی طرف نماز پڑھنے کو بت پرستی کہہ کر اعتراض کرنے لگے۔ حالانکہ حقیقت تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تو جہت و مکان کی حدود سے بالاتر اور محدودیت سے منزہ ہے۔ البتہ ہم مکین، اور جسمانی لوگ جہت و سمت کے محتاج ہیں، تو ہماری حاجت روائی فرمانے کو جہت کعبہ کی طرف نماز میں رُخ کرنے کو کہا گیا ہے، اور نماز تو صرف اللہ ہی کے لیے ہوتی ہے کعبہ کے لیے نہیں کیونکہ اسلام میں کعبہ پرست کو تو کافر کہا گیا ہے۔ حوالہ ۴۲، فقہ حنفی کی مشہور کتاب دُرِّ مختار میں لکھا ہے، کہ جو آدمی نماز میں یہ نیت کرے کہ میں کعبہ کے لیے سجدہ کر رہا ہوں تو وہ کافر ہو جاتا ہے۔ سو مقصد تو صرف حکم کی اطاعت کرانا تھا جیسے کہ ملائک سے جسدِ خاکی کو سجدہ کرایا گیا تھا۔ یونہی اہل اسلام سے کعبہ کی طرف سجدہ کروا کر اپنے حکم کی اطاعت کا مظاہرہ کرانا مطلوب ہے۔ اب ان احکام میں ملائک نورانی قوم اور انسان اشرف المخلوقات سے خودی کے گمان کو توڑ کر اپنی قدرت کاملہ کا منظر سارے عالم کو دکھایا۔ کہ ہم ایسی قدرت والے ہیں کہ اعلیٰ کو ادنیٰ کی طرف جھکا دیا کرتے ہیں۔ سچ ہے۔

تعز من تشاء وتذل من تشاء بیدك الخیر انك علیٰ كل شیٍٔ قدیر الایہ

ترجمہ، اے اللہ تو جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلت دے، تیرے ہاتھ میں ہے سب اختیار، اور تو ہی ہر بھلائی کا مالک و مختار ہے۔

ف ۶۸، جسمانی عبادت کی خوبصورتی اتفاق اور اتحاد کی صورت میں ہوا کرتی ہے، اور اتفاق کی صورت سب کے صرف ایک جہت کی طرف متوجہ ہوئے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی تھی۔ لہٰذا عبادت کو اتفاق اور یگانگت کی صورت میں

لانے کے لیے جہتِ کعبہ کو سب کے لیے مقرر فرمایا گیا۔

ف۷۹ نماز بندے کے لیے مولیٰ کی حضوری ہے

حوالہ ۴۱: کتاب الترغیب والترغیب میں مسند بزار سے روایت ہے۔ حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان العبد اذا قام الی الصلوٰۃ فانما ھو بین یدی الرحمن الی اٰخر الحدیث،

ترجمہ: بندہ جب نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو وہ معاً رب العزت کی حضوری میں پہنچ جاتا ہے۔ پھر اگر وہ نمازی نماز کے اندر اور کہیں اپنا خیال لے جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "اے ناسمجھ میں تیرے سامنے موجود تھا۔ مجھے چھوڑ کر تو کہاں کھو گیا تھا۔ کیا مجھ سے بھی زیادہ اچھا کوئی اور تجھے نظر آگیا تھا۔ کہ مجھے چھوڑ کر تو اس کی طرف متوجہ ہو گیا تھا۔ دیکھ مجھ سے زیادہ بہتر کوئی بھی نہیں ہے۔ سب کو چھوڑ کر میری طرف چلا آ۔

فٓ تکبیر تحریمہ یعنی نماز کی پہلی تکبیر کیساتھ ہاتھ اوپر اُٹھانے کے فائدے

تکبیر تحریمہ یعنی نماز کی پہلی تکبیر اللہ اکبر کہنے کے ساتھ ساتھ ہاتھ اوپر کو اس لیے اُٹھاتے جاتے ہیں تاکہ قول اور فعل دونوں میں مطابقت پیدا ہو جائے۔ زبان سے خدا تعالیٰ کی بلندیٔ شان بیان کی تھی۔ پھر دونوں ہاتھ اوپر کو اُٹھا کر اُس کے عالی مکان کو اشارہ سے بتلایا۔ مطلب یہ کہ نمازی اپنے قول و فعل دونوں سے پکار کر یہ کہہ رہا ہے کہ "میرا مولیٰ بڑا عالی شان، عالی مکان ہے۔

ف۱۔ نمازی بندہ اپنی زبان سے اللہ کی بڑائی بیان کرتا ہے۔ اور ہاتھوں سے اس مولیٰ کی مثل یا برابر یا شریک وسہیم ہونے کی لاعلمی بیان کر کے اپنے کانوں پر اپنے ہاتھ رکھ دیتا ہے۔ اور زبانِ حال سے یہ کہتا ہے کہ میں نے کہیں اس سے بڑا کوئی سُنا بھی نہیں ہے۔ موجود ہونا تو درکنار۔

یا یوں کہہ لیجیے کہ نمازی کو اب اس عالی ذات کا سامنا ہے کہ اُس

کے ہوتے ہوتے سب فناہ ہو جاتے ہیں، تو نمازی یہ اعلان کرتا ہے کہ اب سوائے اس ایک ذات پاک کے مجھے کسی کی خبر یا کسی کا ہوش نہیں ہے،

شعر

اے خبیر ایسا خبردار بنا دے مجھ کو!

بے خبر سب سے رہوں تجھ سے خبردار رہوں میں

ف ۲، جس طرح کہ دریا میں ڈوبتے وقت آدمی اپنے ہاتھ پانی کی سطح پر مارتا ہے کہ شاید کوئی چیز ہاتھ میں آجائے۔ یا میرا ہاتھ کوئی پکڑ لے اور یوں میری جان بچ جائے۔ یونہی یہ بندہ گناہگار مصیبتوں اور گناہوں کے دریا میں ڈوبا ہوا اپنے ہاتھ اوپر کی طرف اُٹھاتا ہے تاکہ او پروالا میرے ہاتھ پکڑ لے اور میں مصیبتوں اور گناہوں کے دریا میں غرق ہونے سے بچ جاؤں۔

نماز میں ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونے کا فائدہ

ف ۳، انسان گناہوں کی وجہ سے ایک خونی مجرم کی طرح ہے۔ اور نماز اس کی عرضی ہے۔ جو ملزم عدالتِ عالیہ حضور رب العلمین میں پیش کرتا ہے۔ سو اگر نماز جماعت کے ساتھ ادا کر رہا ہو تو اُس وقت اپنی عرضی بذریعہ وکیل یعنی امام کے، اور اگر اکیلے پڑھ رہا ہو تو پھر بذات خود یہ عرضی پیش کیا کرتا ہے۔

اُدھر اجلاس عالیہ قائم ہے۔ خاص الخاص شہنشاہِ عدالت میں جلوہ فرما ہیں، اور اس ملزم کا مقدمہ پیش ہے۔ تو ایسی حالت میں مجرم و ملزم کے لیے ضروری ہوتا ہے کہ وہ ہاتھ باندھے نگاہ نیچی کیے کھڑا رہے۔ تاکہ اس کی عاجزی کی صورت پر دربار سے رحم ہو جائے۔ اور یوں اس کی جان بخشی ہو جائے۔

تو نمازی بھی اس قسم کی صورت بناتا ہے تاکہ اس کی عاجزی پر بارگاہِ رب العزت سے رحم ہو جائے اور وہ سلامت رہے۔

نماز میں الحمد شریف پڑھنے کا فائدہ

ف ۱، الحمد شریف ایک عرضی ہے جو، نمازی رب العلمین کے حضور پیش

کیا کرتا ہے۔ تو جیسے کہ عرضی کے شروع میں بادشاہ کے القاب، آداب اور حاکم وقت کی تعریف و توصیف بیان کی جایا کرتی ہے۔ یونہی الحمد شریف میں مضمون ہے۔ سو اس کے پہلے دو جملوں، یعنی،

الحمد للہ رب العٰلمین الرحمٰن الرحیم :-

"یعنی تمام تعریفیں تیری ہی ذات ستودہ صفات کیلیے سزاوار ہیں کیونکہ تو ہی سب کا پالنہار ہے، نہایت رحم والا، مہربانی فرمانے والا ہے"

میں اللہ پاک کی تعریف بیان کی جاتی ہے۔ اور اس کے بعد کے جملے یعنی مالک یوم الدین، میں عدالت عالیہ کا با اختیار ہونا بیان کیا جاتا ہے۔ پھر اگلے دو جملوں یعنی ایاک نعبد و ایاک نستعین، میں اپنا غلام ہونا اور ہمیشہ سے سرکارِ عالیہ سے ہر قسم کی مدد ملنا، اور اپنا قدیمی نمک خوار ہونا بیان کیا جاتا ہے۔

ان تمام مراتب کے بعد عرضی کا اصلی مضمون بیان کیا جاتا ہے۔

اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین۔ یعنی اے اللہ ہمیں ہدایت فرما اور اپنے پسندیدہ راستے پر چلا۔ انبیاء، مرسلین، اولیاء کاملین کا طریقہ ہمیں نصیب فرما۔ اور یہ گناہوں کی خصلت اور بری عادتیں ہم سے چھڑا۔ یہود و نصاریٰ کی سی سرکشی و نافرمانی سے بچا۔ پھر انبیاء و مرسلین کے ساتھ جنت میں بھیج۔ یہود و نصاریٰ کے ساتھ جہنم میں جانے سے محفوظ رکھ۔

تو الحمد شریف ملزم خونی کی طرف سے نجات اور جان بخشی کی عرضی ہے بارگاہِ رحمٰن میں عرضی کے طور پر پیش کی جاتی ہے۔ اور یہ عرضی پیش ہونے کے ساتھ ہی منظور بھی ہو جاتی ہے۔ اس کی منظوری کی خبر مخبرِ صادق حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سنائی ہے۔ تفسیر معالم التنزیل میں امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ کہ جناب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ یوں

ارشاد فرماتا ہے۔ کہ نماز کے دوران کے الفاظ میرے اور میرے بندے کے درمیان تقسیم کر دیئے گئے ہیں۔ اور میرا بندہ جو کچھ بھی مانگتا ہے وہ اسے مل کر رہیگا تو جب بندہ الحمد للہ رب العلمین کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بندے نے میری تعریف کی ہے۔ اور جب نمازی الرحمٰن الرحیم کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بندے نے میری ثنا کی ہے۔ اور جب بندہ مالک یوم الدین کہتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بندے نے میری بڑائی و بزرگی بیان کی ہے۔ اور جب ایاک نعبد و ایاک نستعین کہتا ہے تو اللہ پاک فرماتا ہے کہ میرا بندہ جو کچھ بھی مانگے میں وہی اس کو دوں گا۔ یوں ہی جب نمازی اھدنا الصراط المستقیم آخر سورہ تک پڑھتا ہے تو بارگاہِ خداوندی سے ارشاد ہوتا ہے۔ کہ میرے بندے نے جو بھی دعا کی ہے وہ قبول ہو گئی اور جو کچھ بھی یہ مانگتا ہے۔ وہ ضرور اِسے دیا جائے گا۔

۷۵ (ب) نماز میں الحمد شریف کے بعد کوئی اور سورت یا کچھ آیات پڑھنے کا فائدہ

قرآن مجید سارے کا سارا بندوں کے لیے ہدایت نامہ ہے۔ تمام قرآن میں یا تو ایمان لانے، نیک عمل کرنے، بُری باتوں سے بچنے کے احکام ہیں، یا پہلے انبیاء اور ان کی قوموں کا ذکر ہے۔ کہ جو لوگ ان میں سے ایمان لائے انہیں نجات ملی۔ اور جنہوں نے کفر کیا وہ عذاب الٰہی میں مبتلا ہوئے۔" اور یا اس بات کی ہدایت فرمائی گئی ہے کہ آپس کے معاملات کو درست رکھو، تو نمازی الحمد شریف کے بعد اگر۔ ایسی آیات تلاوت کرے کہ جن میں ایمان لانے، نیک عمل کرنے اور بُرے عملوں سے بچنے کی ہدایت ہے۔ تو پھر یوں سمجھو کہ اُس ملزم کی عرضی پر خدا تعالیٰ کی عدالت عالیہ سے یہ حکم ہوا ہے کہ "جاؤ ہم نے تمہارا قصور مُعاف کر دیا۔ اور تمہاری جان بخشی فرمائی۔ لیکن آئندہ کے لیے اس بات کو اپنے ذہن میں رکھو، کہ اگر تم شاہی دستور العمل پر کاربند رہو گے۔ تو عدالتِ عالیہ ہمیشہ کے لیے تمہیں جنت کی جاگیر عطا کرے گی۔" اور اگر الحمد شریف کے بعد

ایسی آیتیں پڑھے کہ جن میں پہلی امتوں کے عذاب کا ذکر ہو، تو پھر اس کا یہ مطلب ہو گا۔ کہ جناب الٰہی سے یہ حکم صادر ہوا ہے کہ جاؤ اس وقت تو تمہارا قصور معاف کر دیا گیا ہے۔ لیکن یاد رکھو کہ اگر آئندہ تم نے بُرے عمل کیے اور تم ایسی ناشائستہ حرکتوں سے باز نہ آئے۔ تو پھر جو انجام پہلی امتوں کے بُرے لوگوں کا ہوا تھا وہی تمہارا انجام ہوگا۔ وماھی من الظّٰلمین ببعید :۔ الآیہ، ترجمہ، اب بھی وہ عذاب ظالموں سے کچھ دور نہیں ہے" یا کہ معذّب لوگوں کی بستیاں ان ظالموں سے کچھ زیادہ فاصلے پر تو نہیں ہیں، مطلب یہ کہ ان کو دیکھ کر عبرت حاصل کریں۔

اور اگر الحمد شریف کے بعد رحمت والی آیات پڑھی جائیں۔ تو پھر اس میں یہ اشارہ ہوگا کہ جاؤ ہم نے تمہیں بخش دیا ہے۔ اور یاد رکھو کہ ہمیشہ کے لیے ہم سے یوں ہی معافی مانگتے رہا کرو، الغرض جس مضمون کی آیتیں الحمد شریف کے بعد پڑھی جائیں۔ سمجھ لیجیے کہ نمازی کی عرضی پر بارگاہِ احدیّت سے وہی حکم صادر ہوا ہے، تو پھر نمازی کو چاہیے کہ ہمیشہ اس حکم پر کاربند رہے۔ اور اس کے مطابق عمل پیرا ہو۔

نماز کے اندر رکوع کرنے کا فائدہ نمازی کی عرضی پر جب طرح طرح کی ہدایتیں دی گئیں۔ تو نمازی نے ان ہدایات کے پیشِ نظر فوراً سرِ تسلیم خم کر دیا۔ اور احکامِ الٰہی کے آگے سر جھکا کر اپنی کمر سامنے کر دی کہ "اے شہنشاہِ کائنات" یہ مجھ بندۂ گناہگار کی پیٹھ حاضر ہے۔ تو جس قدر بھی چاہے اس پر عملوں کا بوجھ رکھ دے۔ اب تجھے اختیار ہے کہ اس کمر کو توڑ دے یا کہ چھوڑ دے۔ پھر رکوع کے اندر نمازی سبحان ربی العظیم پڑھ کر یہ عرض کرتا ہے کہ "اے اللہ تیری ذات پاک، اور تیری بڑی سرکار ہے، میں تو تیرا پالا ہوا غلام ہوں، اب اس پر بارگاہِ خداوندی سے ارشاد ہوتا ہے کہ "جاؤ ہم نے تمہاری کمر کے بوجھ، اور تمہارے گناہوں کی گھٹڑی کو تم سے دور کر دیا ہے۔

حوالہ ۳۳۔ حدیث کی مشہور و معروف کتاب کنز العمّال میں حدیث منقول ہے جس کا صرف ترجمہ ہی پیش کرتا ہوں۔

حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب بندہ نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے۔ تو اُس کے تمام گناہ اکٹھے کر کے اس کے سر پر رکھے جاتے ہیں۔ پھر جب نمازی رکوع کرتا ہے تو وہ سارے گناہ گر جاتے ہیں۔ پھر نمازی جب نماز سے فارغ ہوتا ہے تو گناہوں سے بالکل پاک و صاف ہو جاتا ہے۔ (الحدیث ماخوذ از کنز العمال) تو پھر بندہ اس عطاءِ خداوندی سے خوش ہوتا ہوا اپنی زبان سے یہ کہتا ہوا کھڑا ہوتا ہے۔ سمع اللّٰہ لمن حمدہ۔ یعنی سُن لیا مولیٰ نے جو کچھ اُس کی جناب میں عرض کیا گیا تھا۔

سجدہ کرنے کا فائدہ

نمازی کو کچھ عرصہ حضور الٰہی میں کھڑے ایک خاص حالت طاری ہوئی تھی۔ قربِ الٰہی کے انوار کے اثر سے نور اور سرور پیدا ہو چلا تھا۔ کیونکہ اللہ پاک جہاں سرکارِ مظہر جلال ہے وہاں مظہر جمالِ لازوال بھی ہے۔ بندہ اس کے حضور پیشی کے وقت گناہوں کی معافی کے لیے رکوع کے لیے جھکا تھا۔ تو کسی قدر جلال اور جمال کے دروازے پر پہنچا تھا۔ اور اس کے نور اور سرور میں بھی اضافہ ہوا تھا۔ اس لیے اس نے یہ خیال کیا کہ جب دور دور کی حضوری میں یہ اثر ہے تو پھر بالکل درِ دولت پر حاضر ہو کر خدا جانے کیا کچھ حاصل ہوگا۔ تو فوراً سجدے میں گر جاتا ہے۔ حدیث کی کتاب جامع الصغیر (جو کہ علامہ سیوطی کی تصنیف ہے) میں یوں حدیث منقول ہے۔ اَنّ الساجد یسجد فی قدمی الرحمٰن ۔ الحدیث) ترجمہ سجدہ کرنے والا اپنے اللہ کے قدموں میں سجدہ کرتا ہے۔ اور یوں بندۂ نمازی اپنے مولیٰ کے قریب ہو جاتا ہے۔ بندہ نے سجدہ کر کے یوں عرض کیا کہ سبحان ربی الاعلیٰ یعنی مجھ ناچیز ذلیل کا رب نہایت ہی اعلیٰ ہے۔ میں کس طرح اس کی شانِ عالی کا اظہار کر سکتا ہوں کہ اُس نے مجھے اِس خاک سے پیدا کیا۔ اس پر بارگاہِ خداوندی سے ارشاد ہوتا ہے کہ اے بندے زمین سے اُٹھ کر سب کو دکھا دے۔ کہ ہم نے تمہیں اِس خاک سے کس طرح پیدا کیا تھا۔ تو یہ بندہ فوراً اللہ اکبر کہتا ہوا خاک سے اوپر اُٹھتا

اور خدائے قادر کی قدرت کو عیاں کر دکھاتا ہے۔ وہاں سے پھر ارشاد ہوتا ہے کہ دیکھو اس زندگی پر مغرور نہ ہو جانا کہ پھر تمہیں اسی خاک میں ملنا ہو گا۔ لہٰذا جاؤ اور دوسرا سجدہ کر کے پھر دوبارہ خاک میں مل کر دکھاؤ کہ بندہ مر کر کس طرح خاک میں ملیگا بندہ یہ سُنتے ہی اللہ اکبر کہتا ہوا دوبارہ سجدہ میں گر جاتا ہے۔ اور پھر وہی پہلی تسبیح پڑھتا ہے۔ تو بارگاہ خداوندی سے ارشاد ہوتا ہے کہ ہم ایسی قدرت والے ہیں کہ مرنے کے بعد دوبارہ تمہیں زندہ کریں گے۔ لہٰذا دوبارہ خاکِ زمین سے اُٹھ کر یہ منظر لوگوں کو دکھا دو تو بندہ اللہ اکبر کہتا ہوا سیدھا کھڑا ہو جاتا ہے۔ کہ اے دنیا والو دیکھ لو قیامت میں ہم سب اس طرح زندہ ہو کر کھڑے ہو جائیں گے۔ اب نمازی کھڑا تو ہو گیا ہے۔ لیکن جو کچھ اُس کی آنکھوں نے دیکھا اور دل میں جو شوق پیدا ہوا اُس نے اس امر پر مجبور کر دیا کہ حضورِ الٰہی میں حاضر ہونے کے لیے دوبارہ عرضی دی جائے۔ چنانچہ الحمد شریف دوسری رکعت میں پڑھ کر دوبارہ عرضی پیش کرتا ہے۔ اِدھر اس کی عرضی پیش ہوئی تھی کہ اُدھر اس کو اپنے حضورِ خصوصی کے اندر بُلا بھی لیا گیا۔ اور نمازی پہلے کی طرح اب بھی پیشی ادا کرتا ہے۔

نماز میں پہلے قیام پھر رکوع اس کے بعد سجدہ اور سجدے کے بعد پھر قیام جو ہوتا ہے اس ترتیب کی کیا کارراز و فلسفہ اور فائدہ ہے

قیام ایک سربلندی اور رفعت ہے اور سجدہ پستی ہے۔ اور صحیح حدیث میں یوں آیا ہے۔ حق علی اللّٰہ ان لا یرتفع شئ الا وضعہ ومن تواضع للّٰہ الا رفعہ (الحدیث) یعنی جو کوئی ارتفاع اور سربلندی اختیار کرے گا۔ تو اللہ تعالیٰ اُسے پست اور سرنگوں کر دیں گے۔ تو قیام سربلندی تھی، اس لیے نمازی کو سرنگوں کر کے اس سے رکوع اور سجدہ کروایا جاتا ہے۔ اور جو کوئی پستی اختیار کرے گا۔ تو اللہ تعالیٰ ضرور اُسے سربلند کرے گا۔ تو نمازی نے جب رکوع کر کے پستی اختیار کی تو فوراً اُسے سر اٹھانے کا حکم ہوتا ہے۔ اب

جبکہ نمازی کو یہ راز معلوم ہو گیا تو اس نے زیادہ پستی اختیار کرنے کے لیے سجدہ کیا پھر تو اس کا اور زیادہ اعزاز کیا گیا۔ کہ نمازی کو حضوری اور دربارِ الٰہی میں بیٹھنے کی اجازت مل گئی جس کا نام جلسہ ہے۔ پھر دوسری رکعت میں دوسرے سجدے کے بعد زیادہ دیر تک دربار عالی شان میں آرام سے بیٹھنا ملتا ہے۔ اس کے بعد پھر وہی رفعت اور بلندی یعنی قیام عطا کیا گیا ہے۔!

پہلے قیام، پھر رکوع، پھر قومہ، پھر سجدہ، پھر قیام یا التحیات میں بیٹھنے کا فلسفہ اور فائدہ

بات دراصل یہ ہے کہ مغرور و متکبر کو اس سرکار سے ہمیشہ کے لیے نکال دیا گیا ہے۔ ہاں جو بندہ اپنے اللہ کے لیے جس قدر اپنے آپ کو بگاڑے گا، اسی قدر رب العلمین اسے بنائے گا۔ چونکہ پہلے پہل ملزم دست بستہ عدالت میں حاضر ہوتا ہے۔ اس لیے نمازی بھی اسی طرح دست بستہ کھڑا ہوتا ہے۔ پھر گناہگار گناہوں کے معاف کرانے کے لیے مولیٰ کے سامنے رکوع میں جھک کر خلقی و پیدائشی وضع اور ہیئت کے خلاف ایک درماندہ و ذلیل ہیئت و شکل اختیار کرتا ہے۔ بندے نے اپنے آپ کو بگاڑا خدا نے اُسے بنایا۔ رکوع سے سیدھا، کھڑا کیا۔ بندہ اور زیادہ ذلیل ہو کر سجدہ میں گرتا ہے۔ اور زیادہ اپنے آپ کو بگاڑتا ہے۔ مگر خدا اُسے بناتا اور رکوع سے اُٹھا کر بٹھا دیتا ہے۔ بندہ پھر اپنے آپ کو اللہ کے لیے بگاڑتا ہے۔ خدا پھر اس کو بناتا اور سیدھا قد و قامت، مناسب ہیئتِ انسانی عطا کر دیتا ہے۔ یا زیادہ دیر تک اپنے دربار کی حاضری مناسب صورت سے عطا کرتا یعنی قعود کا حکم دے دیتا ہے۔ تو اس کو کبھی ایکدفعہ (دو رکعت والی نمازیں) اور کبھی دو دفعہ (تین یا چار رکعت والی نمازیں) حضوری میں بیٹھ جانے کی اجازت ہوتی ہے۔ اور سب سے اخیر میں بالکل رخصت کیا جاتا ہے۔ وہاں سے رخصت ہو کر لوگوں سے سلام علیک کرتا آتا ہے۔ یہ سلام بتا رہا ہے

کہ نمازی کہیں دور سفر میں گیا ہوا تھا۔ اور اب باہر سے آرہا ہے۔ جبھی تو سلام کرتے ہوئے آرہا ہے۔ تو نمازی پر یہ مصرعہ صادق آتا ہے۔

ؔ اُدھر اللہ سے واصل، اِدھر دنیا میں ہیں شاغل

سبحان اللہ نماز واقعی معراج المؤمنین ہے۔

ہر ایک رکعت میں رکوع ایک اور سجدے دو ہونیکی وجہ اور فائدہ [ف۸۰]

قیاس کا تقاضا یہ تھا کہ جب نماز کے باقی تمام ارکان ہر ایک رکعت کے اندر ایک ایک ہیں تو سجدہ بھی ایک ہی ہوتا، لیکن ہر رکعت میں دو سجدے ہونے کی وجہ یہ ہے کہ فرشتوں کو حکم ملا تھا۔ کہ وہ حضرت آدم کو سجدہ کریں۔ تو ملائک ان کے سامنے سجدہ میں گر گئے تھے مگر ابلیس نے سجدے سے انکار کر دیا تھا۔ خدا نے اُسے فوراً ہیچ کر دیا اور لعنت کا طوق اس کے گلے میں ڈال دیا تھا۔ پھر جب فرشتوں نے سجدے سے سر اوپر اُٹھایا۔ تو شیطان کی بگڑی ہوئی حالت اور اُسے ذلیل و خوار دیکھ کر شکریہ کے طور پر دوبارہ سجدے میں گر گئے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے حکم کی تعمیل کرنے کی توفیق عنایت کر کے ہم پر احسان فرمایا ہے۔ عرض کرنے لگے کہ "اے خدا تو نے ہمیں اس لعنت سے بچایا ہے ہم تیرا شکر ادا کرتے ہیں۔ پھر خداوند کریم نے وہی دونوں سجدے ہر رکعت میں مقرر کر دیئے تاکہ بنی آدم فرشتوں کی عبادت کا سا ثواب حاصل کر سکیں۔ اور تمام عبادت کے ارکان میں فرشتوں کے ساتھ برابر ہو جائیں۔ اب نماز کا پہلا سجدہ تو خدا کی اطاعت کا ہے۔ اور دوسرا سجدہ لعنت سے بچنے کا قلعہ اور رحمتِ الٰہی کا گنبد ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

تکبیر تحریمہ یعنی نماز کی پہلی تکبیر کے فائدے [ف۸۱ حوالہ ۴۲]

کنز العمّال میں حدیث ہے، التکبیرۃ الاولیٰ خیرٌ من الدنیا و ما فیہا (الحدیث) ترجمہ، نماز کی پہلی تکبیر یعنی اللہ اکبر کہہ کر نیت باندھنا سارے جہان کی بادشاہت اور سلطنت سے کہیں بہتر ہے۔

۸۲ حوالہ نمبر ۴۷:- فرمایا، لکل شئ صفوۃ وصفوۃ الایمان الصلوٰۃ وصفوۃ الصلوٰۃ التکبیرۃ الاولیٰ :- یعنی ہر چیز کا خلاصہ ہوتا ہے اور ایمان کا خلاصہ نماز ہے۔ اور نماز کا خلاصہ تکبیر اولیٰ ہے۔

۸۳ حوالہ نمبر ۴۸:- فرمایا: اذا اکبر العبد سرت تکبیرۃ مابین السماء والارض۔ (الحدیث) یعنی جب بندہ اللہ اکبر کہتا ہے تو یہ تکبیر زمین اور آسمان کے درمیان رہنے والی مخلوق کو خوش کر دیتی ہے۔

تشریح:- اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر ہر شئ کی جان اور اس کا محبوب ہے۔ تو پھر جب اللہ اکبر کی آواز نمازی کے منہ سے نکلتی ہے تو اللہ پاک اپنی قدرت کاملہ سے اس پست آواز کو ہر شی تک پہنچا دیتے ہیں۔ تو پھر ہر ایک چیز اپنی زندگی کے سبب اور اپنے محبوب کے ذکر کو سن کر شاداں و فرحاں نہال ہو جاتی ہے۔

۸۴ حوالہ نمبر ۴۹:- التکبیرۃ الاولیٰ یدرکہا الرجل مع الامام خیر لہ من الف بدنۃ یہدیہا:- (حدیث نبوی) نماز کی پہلی تکبیر میں جماعت کیساتھ شامل ہونا اللہ کی راہ میں ایک ہزار اونٹوں کی قربانی دینے سے کہیں زیادہ بہتر ہے۔

نماز کے اندر قرآن پڑھنے کا ثواب نماز سے باہر قران کی تلاوت کے ثواب سے بہت زیادہ ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ جو آدمی بغیر نماز کے قرآن پاک کی تلاوت کرتا ہے۔ تو اس کو کلام پاک کے ہر حرف کے بدلے میں دس نیکیاں ملتی ہیں۔ اور اس کے دس گناہ معاف ہوتے ہیں۔ اور پڑھنے والے کے دس درجے جنت میں بلند ہوتے ہیں۔ اور جو ایک حرف قرآن پاک کا نماز کے اندر بیٹھ کر پڑھتا ہے۔ تو اس کو پچاس نیکیاں ملتی ہیں۔ اور اس کے پچاس گناہ معاف ہوتے ہیں، اور اس کے پچاس درجے

جنت میں بلند ہوتے ہیں۔ اور جو کھڑے ہو کر نماز میں قرآن پڑھتا ہے تو اس کو ہر حرف کے عوض سو سو نیکیاں ملتی ہیں۔ اور اس کے سو گناہ معاف کیے جاتے ہیں، اور اس کے جنت میں سو درجے بلند ہو جاتے ہیں۔ (حدیثِ نبوی ماخوذ از کنز العمال)

(۸۶) حوالہ نمبر ۵۱:۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اس شخص کی مثال جو امام کے ساتھ الحمد کے شروع میں شامل ہو جاتے، ایسی ہے جیسے کوئی آدمی دارِ کفر فتح کرنے میں شروع سے اس جہاد میں شامل رہا ہو۔ اور مثال اس شخص کی جو الحمد کے آخر میں امام کیساتھ آملے ایسی ہے کہ جیسے کوئی شخص کفار کا مقبوضہ فتح ہو جانے کے بعد مالِ غنیمت کی تقسیم کے وقت آشریک ہو، اور اپنا حصّہ کسی محنت و تکلیف اٹھائے بغیر لے لے۔ (حدیث نبوی)

تشریح:۔ مطلب یہ ہے کہ نماز کے شروع میں شامل ہونا جہادِ اکبر اور اجرِ عظیم ہے، اور آخر میں آکر ملنا مفت کا ثواب ہے۔

(۸۷) حوالہ نمبر ۵۲ **نماز کے اندر قیام کا فائدہ** جامع صغیر میں حافظ الحدیث علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ حدیث لائے ہیں۔ اذا قام العبد فی صلوٰۃ ذر البرّ علیٰ رأسہ حتیٰ یرکع۔ ترجمہ: بندہ جس وقت تک نماز میں کھڑا رہتا ہے۔ تو نیکیاں اس کے سر پر برسائی جاتی ہیں۔ یہاں تک کہ وہ رکوع میں چلا جاتے۔

(۸۸) حوالہ نمبر ۵۳:۔ کنز العمال میں حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بندہ جب نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو اس کی خاطر آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔ اور جو پردے اور حجاب بندے اور خدا کے درمیان حائل ہوتے ہیں وہ اٹھا دیے جاتے ہیں۔ مطلب یہ کہ نمازی خدا کی حضوری میں حاضر ہو جایا کرتا ہے۔

(۸۹) حوالہ نمبر ۵۴:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ نماز کے اندر زیادہ دیر کھڑے رہنا یعنی نماز میں کھڑے ہو کر زیادہ دیر تک قرآن پڑھتے رہنا موت کی سختی کو دور کرتا ہے۔ اور قبضِ روح کیوقت

جان آسانی سے نکلتی ہے۔

ف۹۰ حوالہ نمبر۵۵:۔ طول القیام امان علی صراط:۔ (حدیث نبوی) ترجمہ، نماز میں طویل قیام کرنا پُل صراط پر سے آسانی کے ساتھ گذر جانے کا باعث ہوگا۔

ف۹۱ حوالہ نمبر۵۶
نماز میں رکوع کرنے کا فائدہ
کتاب مجالس سنیہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ان العبد اذا رکع فکانما تصدق بوزنہٖ ذھبًا واذا قال سبحان ربی العظیم فکانما قرأ کل کتاب نزل من السمآء (الحدیث) ترجمہ: نمازی جب رکوع کرتا ہے تو اپنے وزن کے برابر سونا خیرات کرنے کا ثواب پاتا ہے۔ اور جب سبحان ربی العظیم پڑھتا ہے۔ تو ساری آسمانی کتابوں کے پڑھنے کا ثواب پاتا ہے۔

ف۹۲ حوالہ نمبر۵۷
سجدے کا فائدہ
حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان اقرب مایکون العبد من ربہ وھو ساجد: (صحیح مسلم شریف) ترجمہ۔ بندہ سجدہ کی حالت میں اپنے اللہ سے بہت نزدیک ہو جاتا ہے۔

ف۹۳ حوالہ نمبر۵۸
نماز کے اندر لمبا سجدہ کرنے کا فائدہ
ابو فاطمہ صحابی کہتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان اردت ان تلقانی یا ابافاطمۃ فاکثر السجود: (الحدیث) الترغیب والترھیب للعلامۃ المنذری) ترجمہ، میرے صحابی ابو فاطمہ اگر تم مجھ سے اچھی طرح قیامت میں ملنا چاہتے ہو تو پھر نماز میں لمبے لمبے سجدے کیا کرو۔

ف۹۴ حوالہ نمبر۵۹:۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے زیادہ پیاری حالت بندے کی اللہ کے نزدیک یہ ہے کہ بندہ سجدے میں پڑا ہو، اور اس کا منہ خدا کے سامنے خاک پر دھرا ہو (الترغیب والترھیب)

ف۹۵ حوالہ نمبر۶۰:۔ اذا سجد ابن آدم اعتزل الشیطن وھو یبکی یقول امر ابن آدم بالسجود

فسجد فلہ الجنۃ وامرت بالسجود فعصیت فلی النار (الحدیث کنز العمال)

ترجمہ:۔ جب نمازی سجدہ کرتا ہے تو شیطان روتا ہوا بھاگتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ افسوس انسان کو سجدے کا حکم ہوا تو اس نے سجدہ کر لیا۔ اور جنت خرید لی، اور مجھے سجدے کا حکم ہوا تو میں نے انکار کر کے جہنم خرید لی۔

سجدے کا خصوصی اور بہت ہی اہم فائدہ

قرآن کریم آیہ مبارکہ یوم یکشف عن ساق ویدعون الی السجود الایہ کی تفسیر میں مفسرین کرام نے لکھا ہے کہ محشر کے دن جب ہر قوم، بت پرست، آتش پرست، ستارہ پرست اپنے اپنے معبودوں کے ساتھ جہنم میں پہنچ جائیں گے اور صرف خدا پرست لوگ حشر کے میدان میں کھڑے رہ جائیں گے۔ تو بارگاہِ خداوندی سے ارشاد عالی ہوگا۔ ذھب کل امۃ بربہا، ہر قوم اپنے اپنے معبود کے ساتھ چلی گئی ہے۔ اب تم یہاں کس کے انتظار میں کھڑے ہو، لوگ عرض کریں گے۔ اے اللہ ہم اپنے خدا اور معبود برحق کے انتظار میں کھڑے ہیں۔ وھذا مکاننا حتی نری ربنا، اور ہمیشہ یہیں کھڑے رہیں گے جب تک کہ اپنے مولیٰ کا دیدار نہ کر لیں۔ ارشاد ہوگا کہ کیا تم اپنے رب کی کچھ شناخت اور پہچان رکھتے ہو تو عرض کریں گے کہ ہم اپنے رب کو ضرور پہچان لیں گے۔ تو حضرت جبرائیل علیہ السلام کو حکم ہوگا کہ ان کے سامنے آؤ تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نہایت روشن چہرے سے لوگوں کے سامنے آئیں گے۔ تو لوگ سب کے سب نعوذ باللہ، نعوذ باللہ کہتے ہوئے الٹے پاؤں پیچھے ہٹ جائیں گے۔ پھر اس کے بعد خاص تجلی الٰہی نظر آئے گی۔ تو سب کے سب سجدے میں گر جائیں گے۔ پھر ان کی جو حالت اور کیفیت اس وقت ہوگی اس کو تو اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتے ہیں۔ تمام عمر غائبانہ سجدے کیے تھے اور آج حضوری کا سجدہ نصیب ہوا۔ تو سجدہ ایک ایسی عبادت ہے کہ جس کی ابتداء فرشتوں نے کی تھی اور اس کی انتہا انسان پر ہوگی۔

ف ۹۷ حوالہ نمبر ۱۶۲۔ مجالس سنیہ شرح اربعین نوویہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے۔ کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جب بندہ نماز پڑھنے کھڑا ہوتا ہے۔ اور اللہ اکبر کہہ کر نیّت باندھتا ہے۔ اُدھر اللہ اکبر نمازی کے منہ سے نکلتا ہے اور اِدھر نمازی تمام گناہوں سے ایسا پاک وصاف ہوجاتا ہے کہ گویا وہ آج ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔ اور جب نمازی اعوذ پڑھتا ہے تو نمازی کے بالوں کے موافق اس کو نیکیاں ملا کرتی ہیں۔ پھر جب الحمد پڑھتا ہے۔ تو گھر بیٹھے حج وعمرہ کا ثواب پاتا ہے۔ پھر جب رکوع کی حالت میں سبحان ربی العظیم کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس بندے کو نظرِ رحمت سے دیکھتا ہے پھر جب نمازی سجدہ کرتا ہے تو تمام جنّات اور انسانوں کے شمار کے برابر ثواب حاصل کرتا ہے۔ پھر جب سجدے میں سبحان ربی الاعلیٰ کہتا ہے تو غلام آزاد کرنے کا ثواب پاتا ہے۔ پھر جب التحیات پڑھنے قعدہ کی حالت میں بیٹھتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اُسے صابرین (صبر کرنے والوں) کا سا ثواب عنایت فرماتا ہے۔ اور پھر جب نمازی سلام پھیرتا ہے تو جنت کے آٹھوں دروازے اس کے لیے کھول دیے جاتے ہیں۔ یعنی اس کو اجازت ہوگی کہ جس دروازے سے بھی جنت میں جانا چاہے جا سکے گا۔ (انتہیٰ مضمون الحدیث)

سچ ہے مفتاح الجنۃ الصّلوٰۃ۔ یعنی نماز جنت کی کُنجی (چابی) ہے۔

ف ۹۸ حوالہ نمبر ۶۳:۔ کنز العمال میں حدیث نقل کی گئی ہے۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ زمین کے جس حصّے پر نماز ادا کی جاتی ہے۔ وہ اپنے چاروں طرف والی زمین پر فخر کرتا اور نہایت خوشی سے اس نعمتِ الٰہی کا اظہار کیا کرتا ہے پھر یونہی زمین کا یہ ٹکڑا جہاں نماز پڑھی گئی ہے یہاں سے لے کر ساتویں زمین تک فخر کرتا چلا جاتا ہے۔ اب اس زمین سے لے کر تحت الثریٰ تک زمین کا یہ حصّہ مکرم ومعزز ہوجاتا ہے۔ (حدیث نبوی)

بھائیو! زمین تو سب برابر ہے مگر نماز کی جگہ میں یہ برکت نماز کی وجہ سے پیدا ہوجاتی ہے۔

۷ جمالِ ہمنشین در من اثر کرد — وگرنہ من ہماں خاکم کہ ہستم

اب خود غور کیجئے گا کہ زمین کے جس حصے پر نماز پڑھی گئی ہو وہ اس قدر برکت اور شان والا ہو جاتا ہے۔ تو اصل نمازی آدمی جس کی وجہ سے یہ زمین متبرک ہو جاتی ہے۔ وہ خود کس قدر متبرک ہو جاتا ہوگا۔

وا۹۹ حوالہ نمبر ۶۴

اوّل وقت کی نماز، نمازی کے لیے حفاظت و سلامتی کی دعا کرتی رہتی ہے

علامہ ابن حجر مکّی اپنی کتاب زواجر میں حدیث لائے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب کوئی نمازی اوّل وقت میں نماز ادا کرتا ہے تو فوراً یہ نماز نور بن کر عرشِ الٰہی کے قریب پہنچ جاتی ہے۔ پھر اس دن سے لے کر قیامت تک برابر نمازی کے لیے دعائے خیر کرتی اور یوں کہتی رہتی ہے۔ کہ اللہ تیری حفاظت فرمائے جس طرح تو نے میری حفاظت کی ہے۔ اور اللہ تیری حالت سنوارے۔ جس طرح کہ تو نے مجھے سنوارا ہے (حدیث نبوی، کتاب الزواجر عن اقتراب الکبائر لعلامہ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ)

وا۱۰۰ حوالہ نمبر ۶۵

نمازِ مقبول سے فرشتہ پیدا کر کے اس کی ہمیشہ کی عبادت نمازی کو دیجاتی ہے

لطائف المنن میں علامہ عارف عبدالوہاب الشعرانی المالکی حدیث لائے ہیں کہ "جب کوئی مومن نماز پڑھے اور اس کی وہ نماز بارگاہِ الٰہی میں مقبول بھی ہو جائے تو اس نماز کے نور سے ایک فرشتہ پیدا کیا جاتا ہے۔ جو کہ قیامت تک نماز ہی پڑھتا رہے گا۔ اور اُسکی اس نماز کا ثواب اس نمازی کو ملے گا۔ (الحدیث)

وا۱۰۱ حوالہ نمبر ۶۶

نمازی بارگاہِ خداوندی میں منظورِ نظر ہو جاتا ہے

معراج کی رات حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ایسے فرشتے پر گذر ہوا جس کے دائیں بازو سات لاکھ تھے۔ اور بائیں بھی اسی قدر تھے، اور ہر بازو پر مروارید کے ستّر ہزار پر، اور یاقوت کے ستّر ہزار پر، اور سبز زمرد کے ستر ہزار پر اور سونے و چاندی، اور کافور و زعفران کے ستر ہزار پر تھے۔ وہ فرشتہ

جب اپنے بازوؤں کو ہلاتا تھا تو اس سے عجیب قسم کے نغمے نکلتے تھے۔ اِن نغموں کو سُن کر جنت کی حوریں بالاخانوں پر ایک دوسرے کو مبارکباد دیتی تھیں۔ اور یوں کہتی تھیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر نماز کا وقت آگیا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اس فرشتے سے پوچھتا ہے، حالانکہ وہ سب سے زیادہ جاننے والا ہے۔ کہ تم کیوں خوش ہو رہے ہو، تو فرشتہ عرض کرتا ہے کہ اے شہنشاہِ کون و مکان تیرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمّت کے سب لوگ اپنا کاروبار چھوڑ کر نماز کے لیے تیار ہو گئے ہیں۔ اس وقت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم گواہ رہو کہ میں نے اپنی رحمت سے ان سب نمازیوں کو منظورِ نظر بنا لیا ہے۔ (معارج النبوۃ جلد ۳ صفحہ ۱۰)

نماز کا مقصد نماز میں خدا تعالیٰ کی بندگی کا حق ادا کرنا مقصود ہے۔ تاکہ اس کی نعمتوں کا شکر بجا لائیں۔ ہاتھ جوڑیں، سر جھکائیں، سجدے میں گریں۔ اس کی عظمت کے گُن گائیں۔ اور روحانی کیف و سرور اور لذت پائیں۔ اس کے علاوہ اپنی لغزشوں سے توبہ کریں۔ غرضیکہ اپنے حقیقی مولیٰ سے غلامی کا تعلق تازہ کر کے آئیں۔

نماز کے مزید کچھ فائدوں کی فہرست پیش کی جاتی ہے

	فائدوں کی فہرست	عنوان شرعی
۱	مسلمانوں کو ایک مرکز پر جمع کرنا،	مسجد
۲	بہترین آدمی کا انتخاب کر کے اسے اپنا صدر بنانا،	امام
۳	امام کے ماتحت چلنا،	اقتدار
۴	امام کے اتّباع میں ہمہ تن ادب کا مجسّمہ بن جانا، کھانا، پینا، بولنا، و دیگر ضروریات زندگی سے بھی اجتناب کرنا۔	اطاعت
۵	اپنے آپکو منظم کر کے امام کی آواز پر نقل و حرکت کرنا،	اِتباع

۶ اور ان ساری پابندیوں میں امام پر احسان نہ دھرنا بلکہ اس کی تابعداری کو سب سے ضروری خیال کرنا، — احساسِ فرض

۷ اس تمام فرماں برداری میں کسی اجرت کا خواہاں نہ ہونا، بلکہ گھر سے کھا کر اطاعت کرنا، — اِخلاص

۸ مساوات کا جذبہ پیدا کرنا، تاکہ کام کے وقت شاہ و گدا بلا امتیاز ایک ہی صف میں کھڑے ہو جائیں۔ — مساوات

۹ ایثار کی روح پھونکنا کہ جو پہلے آئے وہ آگے کھڑا ہو جائے اور جو بعد میں آئے وہ پچھلی صف میں بیٹھ جائے۔ خواہ وہ بادشاہِ وقت ہی کیوں نہ ہو۔

الحاصل

حاصل یہ ہے کہ خدا پرست، منظم جماعت کی صدا ایک[1]، سردار[2] ایک، مرکز[3] ایک، مقصد[4] ایک، قبلہ[5] ایک، قول[6] ایک، فعل ایک[7]، صورت[8] ایک، اور ان ساری وحدتوں میں مقصود ایک، یعنی خدائے قدوس وحدہٗ لاشریک لہ۔

نماز سے شیطان کا بیڑا غرق ہوتا اور نمازی بخشا جاتا ہے

(حوالہ ۶)

علامہ صفوری علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب نزہۃ المجالس میں سمرقندی سے ایک حکایت درج کی ہے۔ کہ جب نماز کا حکم ہوا تو شیطان نے ایک دردناک چیخ ماری۔ اس کی چیخ کو سُن کر اس کا سارا لشکر اس کے پاس جمع ہو گیا۔ شیطان نے پریشانی کے عالم میں ان سے نماز کے فرض ہو جانے کا ذکر کیا۔ شیاطین نے پوچھا، تو بتاؤ اب ہمیں کیا کرنا چاہیئے؟ شیطان نے کہا جہاں تک تم سے ہو سکے لوگوں کو تم نماز کے اوقات سے روکو،

اور کسی ایسے دھندے میں انہیں مشغول رکھو جس سے انہیں نماز پڑھنے کی فرصت ہی نہ ملے۔ شیاطین بولے۔ اور اگر ہم سے ایسا نہ ہو سکے تو پھر، شیطان نے کہا تو پھر یوں کرو، کہ جب کوئی شخص نماز پڑھنے کے لیے کھڑا ہو تو تم سے چار شیطان اس کے ارد گرد کھڑے ہو جائیں۔ دائیں جانب کھڑا ہونیوالا یوں کہے کہ ذرا اپنی، دائیں جانب دیکھ، بائیں طرف کھڑا ہونے والا یوں کہے کہ ذرا بائیں جانب دیکھ، اوپر کی طرف کھڑا ہونے والا یوں کہے۔ ذرا اوپر آسمان کی طرف تو دیکھ۔ اور نیچے کی طرف کھڑا ہونے والا اُسے نیچے کی رغبت دلاتے۔ اور جلد ہی جلدی نماز پڑھنے کا وسوسہ اس کے دل میں ڈالو۔ اور خوب یاد رکھو، اگر اتنی کوشش کے باوجود وہ برابر نماز پڑھنے میں مشغول رہا۔ تو ہمارا بیڑا غرق ہو جائے گا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ اُسے بخش دے گا۔ (نزہۃ المجالس جلد ۱، ص ۲۲۲) واقعی شیطان یونہی کرتا ہے۔ نمازی نماز پڑھنے کو کھڑا ہو تو دیکھ لیجیے اُسے کئی وسوسے آنا شروع ہو جاتے ہیں۔ اور شیطان ہزار جتن کرتے ہیں۔ کہ کہیں اس کی نماز برباد ہو، مگر نماز واقعی ایک ایسا بہترین ذریعہ ہے شیطان کو نامراد لوٹانے کا کہ نمازی اپنی نماز پوری ہی کر کے اطمینان پاتا ہے۔

۱۰۳ نمازی کے لیے سربلندی ہے، بھائیو! نماز میں نمازی اپنے خالق حقیقی کے آگے عجز و نیاز کے ساتھ جھک جاتا ہے، اور اپنا سر سجدے میں ڈال دیتا ہے۔ تو یہ ادا اللہ تعالیٰ کو کچھ ایسی پسند آتی ہے کہ نمازی سجدے میں کہتا ہے، سبحان ربی الاعلیٰ، تو خدا تعالیٰ اس کیلئے حکم فرماتا ہے وانتم الاعلون، یہ سجدہ ہی کی برکتیں ہیں کہ مسلمان کو سربلندی حاصل ہوئی۔ یہ خدا کے آگے جھکا تو خدا نے ساری کائنات پر اسے شرف و سربلندی عطا فرما دی معلوم ہوا کہ نماز سربلندی کا ذریعہ ہے۔ اسی لیے مسلمان کی یہ شان رہی ہے کہ

آگیا عین لڑائی میں اگر وقتِ نماز
قبلہ رُو ہو کے زمیں بوس ہوئی قومِ حجاز

نماز کی مزید برکتوں اور فائدوں کی فہرست

حضرات نماز کی بے شمار برکتوں میں سے ایک برکت اور اس کا فائدہ یہ بھی ہے کہ دن میں پانچ دفعہ اہل محلہ کے ساتھ مل کر بیٹھو، ان کے دُکھ درد میں شرکت کرو، امام کی اطاعت کرو، اپنے ہمسایوں کے ساتھ ایک منظم جماعت بن کر زندگی بسر کرو، آج کے نئی روشنی والے نماز کو کچھ اہمیت نہیں دیتے، حالانکہ نماز میں دین و دنیا کی برکتیں ہیں۔ ذرا اس نماز کے اجزا کو اور بھی زیادہ تحلیل کر کے تو دیکھیئے کہ اس کے کیا کیا فائدے ہیں۔ بنظرِ انصاف دیکھیئے اور بتائیے کہ نماز کے اندر مذکورہ بالا فوائد کے علاوہ کیا یہ تقاضے بھی نہیں ہیں، کہ تمہارا جسم پاک ہو، تمہارے کپڑے پاک ہوں، تم علی الصبح بیدار رہو، تم دن میں پانچ مرتبہ اپنے دست و بازو، چہرہ و گردن، ہاتھ اور منہ کو صاف و پاک کرو، پھر دل کی یکسوئی کے ساتھ خدا کی قدرت و رحمت اور اپنے فرائض پر غور کرو۔ خدا کی یاد سے اپنے دل و دماغ کو زندگی بخشو، پاکبازی سیکھو، اپنے اعضا کو حرکت دیتے رہو، مساوات اور اشتراکِ عمل کی صفیں آراستہ کرتے رہو۔ تو کیوں میرے بھائیو! نماز کے اندر کیا یہ سب فوائد موجود نہیں ہیں؟۔ ہیں، اور یقیناً ہیں۔ پھر ایسی برکتوں والی چیز کو چھوڑ دینا کیا دین و دنیا سے محرومی کے مترادف نہیں ہے۔ یقیناً ہے، بھائیو! نماز بڑی اہم اور جسمانی و روحانی ترقی کا ذریعہ ہے۔ بھائیو! یہ حقیقت ہے کہ اگر تم اپنے جملہ اعضائ کے ساتھ خدا تعالیٰ کے آگے سجدہ میں گر پڑو گے تو کیا ہو گا۔ ؎

گرے سر کے بل تم جو راہِ خدا میں
قدم چوم لے گی ہمالہ کی چوٹی !!!

نماز کی پابندی کرنیوالوں کے درجات

قیامت میں جب نمازی لوگوں کو جنت میں جانے کا حکم ہو گا،

توسب سے پہلے ایک گروہ سورج کی سی چمک والے چمکدار چہرے لے کر جنت میں جاتے ہوں گے۔ ان سے ملائک پوچھیں گے کہ تم کون لوگ ہو اور تم دنیا میں کیا عمل کیا کرتے تھے۔ جس کے عوض تمہیں یہ مرتبہ ملا ہے وہ لوگ جواب میں کہیں گے کہ ہم نماز کی حفاظت کرنے والے مسلمان ہیں۔ اس پر فرشتے ان سے پوچھیں گے کہ تم نماز کی حفاظت کیسے کیا کرتے تھے۔ یہ لوگ جواب دیں گے کہ ہم ہمیشہ پانچوں وقت اذان سے پہلے مسجد میں چلے جایا کرتے تھے۔ پھر ان لوگوں کے بعد ایک دوسری جماعت پُل صراط سے گذرے گی۔ جن کے چہرے چاند کی طرح چمکتے دمکتے ہوں گے۔ فرشتے ان سے بھی پوچھیں گے۔ کہ تم لوگ دنیا میں کیا عمل کرتے تھے۔ جو تمہیں یہ شان ملی ہے۔ وہ لوگ جواب دیں گے کہ ہم نماز کی حفاظت کرنیوالے مسلمان ہیں۔ فرشتے پھر ان سے سوال کریں گے۔ کہ تم نماز کی کیسے حفاظت کیا کرتے تھے۔ کہیں گے کہ ہم اذان سنتے ہی باوضو ہو کر مسجد میں چلے جایا کرتے تھے۔ ان کے بعد تیسری جماعت کا گذر ہوگا۔ جن کے منہ تاروں کی طرح چمکتے اور روشن ہوں گے۔ ان سے فرشتے کہیں گے۔ کہ تم لوگ کیا عمل کیا کرتے تھے۔ وہ لوگ جواباً کہیں گے۔ کہ ہم اذان کے بعد وضو کرتے اور پھر فوراً مسجد میں پہنچ جایا کرتے تھے۔ اور ہمیشہ نماز باجماعت کی تکبیر اولیٰ میں ضرور شامل ہو جایا کرتے تھے۔ (نزہۃ المجالس)

ایک غلط فہمی کا ازالہ

اگر ایک صحیح قانون کے غلط استعمال سے اچھے نتائج نہ نکلیں تو اس میں قانون کا کیا قصور ہے۔ بلکہ اس کا ناجائز استعمال ہی ساری خرابی کا ذمہ دار ہو گا۔ تو آج کل ہماری نمازوں سے وہ نتائج پیدا نہیں ہوتے جن کا ذکر اوپر کیا گیا ہے۔ تو اس میں قانونِ نماز کا کوئی قصور نہیں۔ بلکہ یہ ہماری اپنی بے راہ روی کا نتیجہ ہے۔ خوب کہا ہے شاعرِ مشرق نے۔ ؎

رہ گئی رسمِ اذاں روحِ بلالی نہ رہی
فلسفہ رہ گیا تلقینِ غزالی نہ رہی

مسجدیں مرثیہ خواں ہیں کہ نمازی نہ رہے
یعنی وہ صاحبِ اوصافِ حجازی نہ رہے

شور ہے ہو گئے دنیا سے مسلماں نابود
ہم یہ کہتے ہیں کہ تھے بھی کہیں مسلم موجود

وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود

(اقبال رحمۃ اللہ علیہ)

نماز نہ پڑھنے کے نقصانات

نمازکا چھوڑنا عملاً کفر ہے قران مجید میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔ اقیموا الصّلوٰۃ ولا تکونوا من المشرکین (سورہ روم ۴۲ع) ترجمہ:۔ نماز قائم کرو اور مشرکین سے نہ بنو۔ تفسیر:۔ مفسرین کہتے ہیں کہ ولاتکونوا من المشرکین۔ توحیدِ فطرتی کی تاکید ہے۔ جس کا ذکر پہلی آیات میں فرمایا گیا ہے۔ یا کہ نماز سے متعلق ہے کیونکہ ترک نماز عملی کفر ہے۔

علماء کرام فرماتے ہیں کہ اس آیت مذکورہ سے پتہ چلتا ہے کہ مومن کی ظاہری علامت نماز کا پڑھنا ہے اور نماز کا چھوڑنا یہ علامت مشرک کی ہے۔

حوالہ نمبر ۶۹:۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں الفرق بین العبد وبین الکفر ترك الصّلوٰۃ :(جامع ترمذی شریف) یعنی کفر اور ایمان کے درمیان حدّ فاصل ترکِ نماز ہے۔

مطلب یہ کہ جس نے نماز چھوڑی۔ اس نے گویا کفر سے بھائی بندی جوڑی۔ تو نماز کو چھوڑنا کفر سے رشتہ و ناطہ جوڑنا ہے۔

شہنشاہی سلام

ن(۳) بے نماز خدا کا باغی ہے نماز دراصل شہنشاہی سلام ہے۔ جو شخص شہنشاہِ حقیقی عزّ اسمہٗ وجلّ مجدہٗ کے دربار میں آنے اور

سلام شاہی کے بجالانے سے جی چرائے تو وہ باغی خیال کیا جاتا ہے۔ جرم بغاوت کی فرد لگنے کے بعد بھی اُسے ایک مُدّت یعنی زندگی دنیا تک مہلت دی جاتی ہے۔ سو اگر پیغام موت پانے تک اپنی ضد سے باز نہ آئے۔ تو پھر خدائی قید خانے میں اُسے بھیج دیا جاتا ہے۔

نقصان ۳:۔ بے نماز قیامت کے دن بے نور ہو گا۔

" ۴:۔ بے نماز اپنے ایمان پر کوئی دلیل قائم نہیں کر سکے گا۔

" ۵:۔ بے نماز کے لیے کوئی بھی ذریعہ رہائی کا نہیں ہو گا۔

" ۶:۔ بے نماز کا حشر فرعون، ہامان، قارون اور ابی بن خلف کیساتھ ہو گا۔

بے نماز مسلمانوں کا ساتھی نہیں بلکہ فرعون، ہامان، قارون اور ابی بن خلف کفّار کے سرغنوں کا ساتھی ہے۔

۳-۴-۵-۶ کا مضمون اس حدیث سے معلوم ہوا ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں۔

ومن لم یحافظ علیہا لم تکن لہ نورًا ولا برھانا ولا نجاۃ وکان یوم القیمۃ مع قارون وفرعون وھامان وابی بن خلف (الحدیث) امام احمد بن حنبل اور محدث دارمی اور محدث بیہقی نے اپنی کتاب شعب الایمان میں نقل کیا ہے (مشکوٰۃ شریف)

بے نماز کی حفاظت سے شاہی (خدائی) قانون بیزار ہے

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قال اوصانی خلیلی ان لا تشرک باللہ شیئًا وان قطعت او حرقت ولا تترک صلوٰۃ مکتوبۃ متعمدا ومن ترکہا متعمدًا فقد برئت منہ الذمۃ ولا تشرب الخمر فانہ مفتاح کل شرّ۔ (رواہ ابن ماجہ)

ترجمہ:۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے پیارے جانی (رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے مجھے وصیّت کی کہ اللہ تعالیٰ کیساتھ کسی کو شریک مت ٹھہرا۔ اگرچہ تمہیں ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے۔ یا جلا دیا جائے۔ اور فرض نماز کو جان بوجھ کر مت چھوڑو۔ کیونکہ جس کسی نے نماز کو جان بوجھ کر چھوڑ دیا، تو اس کی حفاظت کی

ذمہ داری جاتی رہی۔ اور شراب کبھی نہ پینا کیونکہ وہ ہر برائی کی کنجی ہے۔

نماز نہ ادا کرنیوالے (یا والی) کا ٹھکانہ جہنم ہوگا۔

سورۃ المدثر میں اللہ پاک نے ایک مکالمہ بیان فرمایا ہے،

ارشاد ہوتا ہے۔ کل نفسٍ بما کسبت رھینۃ الا اصحٰب الیمین فی جنت یتساءلون عن المجرمین ما سلککم فی سقر۔ قالو لم نک من المصلین ولم نک نطعم المسکین ط (المدثر) ترجمہ:۔

ترجمہ:۔ ہر آدمی اپنے اعمال کے بدلے گروی رہے گا مگر داہنی طرف والے (جن کو نامۂ اعمال داہنے ہاتھ میں ملے گا) (نیک لوگ) کہ وہ بہشت کے باغوں میں ہوں گے۔ اور وہ دوزخ کی آگ میں جلنے والے گناہگاروں سے پوچھیں گے کہ تم لوگ دوزخ میں کیسے آ گئے۔ تو وہ زخمی جواب دیں گے کہ ہمارے دوزخ میں جلنے کی وجہ یہ ہے کہ ہم نماز نہیں پڑھتے تھے۔ اور غریبوں کو کھانا نہیں کھلایا کرتے تھے،

بے نماز جہنم کے سخت و ہولناک ترین عذاب میں گرفتار ہوگا

نقصان ۹

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے،

فخلف من بعدھم خلف اضاعوا الصلوۃ واتبعوا الشھوٰت فسوف یلقون غیا ط (پ ۱۶)

ترجمہ:۔ (پہلے اچھے لوگوں کے حالات بیان کر کے فرمایا کہ) ان کے بعد کچھ ناخلف (نالائق) پیدا ہوگئے جنہوں نے نمازیں ضائع کر دیں۔ اور نفسانی خواہشوں کے پیچھے پڑ گئے۔ تو عنقریب ایسے لوگ غیؔ میں داخل کیے جائیں گے۔

غیؔ کیا ہے؟

غیؔ جہنم میں ایک وادی ہے جس کی گرمی اور گہرائی سب سے زیادہ ہے۔ اس میں ایک کنواں ہے جس کا نام ہبہب ہے، جب جہنم کی آگ بجھنے پر آتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کنوئیں کو کھول دیتے ہیں، جس سے وہ بدستور بھڑکنے لگتی ہے۔ جیساکہ اللہ پاک کا اپنا ارشاد ہے کلما خبت زدناھم سعیرا ط ترجمہ:۔ جبکہ دوزخ کی آگ بجھنے پر آتی ہے تو ہم دوزخیوں کے لیے اُسے اور زیادہ بھڑکا دیں گے۔ یہ کنواں بے نمازوں،

زانیوں، شرابیوں، سود خواروں، اور ماں باپ کو ایذا و تکلیف دینے والوں کے لیے ہے۔

حوالہ نمبر ۱۷:۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ ہمارے اور اُن (کفار) کے درمیان عہد نماز ہے۔ تو جس نے اس کو ہی چھوڑ دیا تو بلاشبہ وہ کافر ہو گیا ہے۔) اس مضمون کی متعدد حدیثیں مروی ہیں۔ جن کا ظاہری مطلب یہ ہے کہ قصداً نماز چھوڑ دینے سے آدمی کافر ہو جاتا ہے۔

فائدہ بطورِ تشریح تارکِ نماز کے بارے میں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین اور سلف صالحین، آئمہ مجتہدین رحمۃ اللہ علیہم کے تین مسلک اور گروہ ہیں۔

پہلا مسلک یا گروہ اس میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ، حضرت علی، عبدالرحمٰن بن عوف، عبداللہ بن مسعود، عبداللہ بن عباس، جابر بن عبداللہ، معاذ بن جبل، ابو ہریرہ، ابوالدرداء رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور آئمہ و محدثین میں سے حضرت سعید بن جبیر، عبداللہ بن مبارک، اسحٰق بن راہویہ، امام اوزاعی، محدث ابو داؤد طیالسی، اسلم ابوبکر بن ابی شیبہ، امام احمد بن حنبلؒ اور امام نخعی رحمہم اللہ تعالیٰ ہیں۔ ان جلیل القدر حضرات کے نزدیک تارکِ نماز کافر و مرتد ہے۔ اب ان حضرات کے مسلک کے مطابق بے نماز کو تین دن کی مہلت دی جائے گی۔ سو اگر اس میعاد میں اُس نے نماز کی پابندی اختیار کر لی، تو بہتر، ورنہ اس کو بطور سزا کے قتل کر دیا جائے گا اور اس کی نماز جنازہ بھی نہیں پڑھی جائے گی۔ اور مسلمانوں کے قبرستان میں اُسے دفن بھی نہیں کیا جائے گا۔

متاخرین میں سے غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی مسلک ہے۔ اور وہ بھی بے نماز کو کافر ٹھہراتے ہیں۔

دوسری جماعت میں سفیان ثوریؒ، امام مکحول تابعی، امام وکیع بن جراح

امام حمادبن زید، امام مالک، امام شافعی رحمہم اللہ شامل ہیں۔ ان حضرات کے نزدیک ترکِ نماز سے آدمی کافر تو نہیں ہوتا۔ البتہ اُسے محارب (یعنی مسلمانوں کے ساتھ کسی جنگ کرنے والے مسلمان) اور زانی کی طرح قتل کیا جائے گا۔ اس کی نماز جنازہ بھی پڑھی جائے گی۔ اور مسلمانوں کے قبرستان میں بھی اس کے لیے دفن کرنے کی اجازت ہوگی۔

تیسرے گروہ میں امام زہری تابعی، حضرت سعد بن جلیب تابعی، حضرت عمر بن عبدالعزیز تابعی، حضرت امام ابوحنیفہ ان کے شاگرد شامل ہیں۔ رحمہم اللہ تعالیٰ۔

اب ان حضرات کے نزدیک ترکِ صلوٰۃ پر کسی کو کافر قرار نہیں دیا جائے گا، اور نہ ہی اُسے قتل کیا جائے گا۔ البتہ نماز چھوڑنے پر اُسے قید میں رکھا جائے گا، اور زدوکوب (مارپیٹ) سے کام لیا جائے گا۔ یہاں تک کہ وہ تائب ہوکر نماز پڑھنے لگے۔

نقصان ۱ بے نماز کی گواہی معتبر نہیں

تمام صحابہ کرام، ائمہ مجتہدین اور سلف صالحین کا اس پر اتفاق ہے کہ بے نماز کی گواہی اور شہادت عندالشرع معتبر نہیں ہے۔

نقصان ۱۱ نماز میں لاپرواہی کرنیوالوں کے لیے دوزخ کا گڑھا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے —

فویل للمصلین الذین ھم عن صلوتھم ساھون ؛ ترجمہ: دوزخ کے اندر خرابی کا گڑھا، اُن لوگوں کے لیے ہے جو نماز میں لاپرواہی برتا کرتے ہیں۔

حوالہ نمبر ۲ ؛ معراج کی رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر ایسے لوگوں پر ہوا، جن کے سر پتھر کے ساتھ پھوڑے جا رہے تھے۔ اور جب وہ کچل دیے جاتے تھے تو پھر اپنی سابقہ حالت پر لوٹ آتے تھے۔ یعنی دوبارہ صحیح و سالم ہوجاتے تھے، اور یہ سلسلہ تھوڑی دیر کے لیے بھی بند نہیں ہوتا تھا۔ تو حضور نے پوچھا۔ یہ کون لوگ

ہیں۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ نماز میں سستی کرنے والے لوگ ہیں، جو نماز کو اپنے صحیح اوقات میں ادا نہیں کیا کرتے تھے۔ اور رکوع و سجود بھی پورا نہیں کرتے تھے۔ (از تفسیر در منثور للعلامۃ السیوطی جلد ۴ ص ۱۴۴)

نصعاد ۱۲ حوالہ نمبر ۳۷

نماز سے غافل حاکموں کا انجام

تفسیر روح البیان میں علامہ حقی آفندی رحمۃ اللہ نے لکھا ہے کہ اگر کوئی حاکم دنیا میں حکومت و سلطنت کے کاموں میں مشغول رہ کر نماز غافل رہا ہوگا، اور وہ قیامت کے دن اللہ پاک کے سامنے یوں معذرت پیش کرے گا کہ الٰہی آپ ہی نے مجھے حکومت و بادشاہی دی تھی تو اس کی وجہ سے نماز میں مجھ سے غفلت سرزد ہوئی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہما السلام کو حاضر کیا جائے گا۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ دیکھ لے اِن دونوں کو بھی تو دنیا میں حکومت ملی تھی۔ مگر ان کو تو حکومت نے نماز سے نہیں روکا۔ اور یہ حضرات حکومت چلانے کے ساتھ ساتھ برابر نماز پڑھتے رہے ہیں۔ تو معلوم ہوا کہ بادشاہت و حکومت تو نماز سے نہیں روکتی بلکہ بات دراصل یہ ہے کہ تو خود ہی نماز سے غافل اور بے پرواہ رہا ہے۔ ہاں تو فرشتو! لے جاؤ اس سے غافل حاکم دنیا کو جہنم میں۔ اور کوئی اگر اپنی بیماری کا عذر پیش کر کے کہے گا کہ الٰہی میں بیماری کی وجہ سے نماز پڑھنے سے معذور تھا۔ تو حکم ہوگا کہ ایوب صابر پیغمبر کو بلاؤ۔ چنانچہ حضرت ایوب علیہ السلام حاضر ہوں گے۔ تو اللہ تعالیٰ اس بیمار سے فرمائے گا کہ تم زیادہ بیمار تھے۔ یا کہ میرا ایوب، دیکھ تو سہی کہ یہ میرا بندہ ایوب برسوں بیمار رہا، یہاں تک کہ اس کے جسم میں کیڑے پڑ گئے۔ مگر یہ ایک سانس بھی یادِ الٰہی سے غافل نہیں ہوا۔ تو اگر بیماری یادِ الٰہی سے روکتی تو ایوب کو بھی روکتی، لیکن ایسا نہیں ہوا۔ تو حقیقت یہ ہے کہ بیماری کی وجہ سے نہیں بلکہ تم نے اپنی ذاتی غفلت کی بنا پر نماز چھوڑ رکھی ہے۔ حکم ہوگا کہ لے جاؤ اس کو بھی جہنم میں۔ چنانچہ اس کو بھی دوزخ میں

بموجب حکمِ الٰہی ڈال دیا جائے گا۔ اور اگر کوئی اولاد کی کثرت اور ان کی پرورش کو نماز چھوڑنے کے لیے بطور عذر پیش کرے گا۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ لاؤ یعقوب کو، چنانچہ حضرت یعقوب علیہ السلام حاضر ہوں گے۔ تو ارشادِ الٰہی ہو گا کہ اے اولاد کا عذر پیش کرنے والے بندے، بتا تیری اولاد زیادہ تھی۔ یا، حضرت یعقوب کی، اور پھر اولاد کی وجہ سے تم زیادہ غم میں مبتلا رہے ہو، یا کہ یعقوب۔ جو کہ حضرت یوسف کی جدائی میں بیسیوں برس روتے رہے یہاں تک کہ ان کی نظر و بینائی بھی جاتی رہی، ان کی کمر بڑھاپے کی وجہ سے جھک گئی تھی۔ اس کے باوجود یہ نماز سے کبھی غافل نہیں ہوئے۔ تو لے فرشتو! لے جاؤ اس کو بھی جہنم میں۔

اور اگر کوئی عورت خاوند کے ظلم و زیادتی یا کوئی مرد اپنے آقا کے ظلم و ستم کا عذر پیش کر کے کہے گا۔ کہ الٰہی مجھے فلاں بادشاہ یا حاکم یا خاوند کے خوف سے نماز کی فرصت نہیں ہوئی۔ تو حکم الٰہی ہو گا کہ فرعون کی بیوی آسیہ کو حاضر کرو۔ چنانچہ بی بی آسیہ سامنے حاضر ہوں گی۔ تو ارشاد ہو گا۔ کہ تیرا خاوند یا بادشاہ زیادہ ظالم اور نماز سے روکنے والا تھا۔ یا کہ اس بی بی کا خاوند فرعون زیادہ ظالم تھا۔ وہ عورت عرض کرے گی کہ یا اللہ فرعون زیادہ ظالم تھا۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے۔ دیکھو یہ ایسے جابر ظالم کی بیوی ہونے کے باوجود کیسی عبادت گذار تھی، تو اگر کسی عورت کے خاوند کا ظلم اس کو نماز سے روکتا، تو پھر آسیہ کو بھی روکتا۔ مگر ایسا نہیں ہوا۔ تو اے بے نماز یہ خاوند یا حاکم کے ظلم کا عذر غلط ہے۔ تم خود ہی اللہ کی عبادت سے غافل تھے۔ تو لے جاؤ اس کو بھی جہنم میں۔ چنانچہ ان سب کو بموجب حکمِ الٰہی جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ (تفسیر روح البیان)

۱۸ قیامت کے دن بے نماز پر خدا کا غضب ہو گا

امام منذری نے اپنی مشہور زمانہ کتاب الترغیب والترہیب

میں مُسند بزار کے حوالہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ جب ابن عباس کی نظر جاتی رہی تو لوگوں نے ان سے عرض کیا کہ ہم آپ کی آنکھیں بنوائے دیتے ہیں۔ لیکن آپ کو کچھ روز نماز چھوڑنی پڑے گی۔ کیونکہ ان دنوں میں نقل و حرکت سخت مُضر ہوگی۔ تو صحابی موصوف نے یہ سُن کر فرمایا کہ یہ مجھ سے نہ ہوگا۔ کیونکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے نماز چھوڑی قیامت کے دن اُس پر اللہ تعالیٰ نہایت غیظ و غضب اور سخت غصہ فرمائے گا۔ تو لوگو مجھے اندھا رہنا منظور ہے مگر خدا کے غضب کے برداشت کرنے کی سکت و طاقت مجھ میں نہیں ہے۔ چنانچہ آپ نے آنکھیں نہ بنوائیں اور نابینا ہی رہے۔ مگر بھائیو! جو شخص خدا کی راہ میں محنتیں اور مشقتیں اٹھاتا ہے خدا اُس پر اپنا خصوصی رحم و فضل فرما دیتا ہے۔ کتاب شواہد النبوت میں عارف جامی علیہ الرحمۃ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نابینا ہونے کی حالت میں ایک لڑکا اپنے ساتھ رکھا کرتے تھے۔ جو نماز کے وقت آپ کی لکڑی پکڑ کر آپ کو مسجد تک لایا کرتا۔ اور آپ کو رُو بقبلہ سیدھا کھڑا کر دیتا تھا۔ تو ایک دن وہ بچہ نہ آیا اور آپ نے نماز کے وقت اُسے پکارا مگر وہ حاضر نہ تھا تو آپ نے نماز کے شوق میں بے چین ہو کر جناب الٰہی میں دعا کی کہ "الٰہی یہ نابینا ہونا مجھے قیامت کے دن کہیں رسوا نہ کرے۔ اے اللہ مجھے قیامت کی رسوائی سے بچا لے تو بفضل خداوندی فوراً آپ کی آنکھیں روشن ہو گئیں اور اپنے آپ مسجد میں چلے گئے۔ اور پھر ایسا ہونے لگا کہ جب بھی نماز کا وقت آتا آپ کی آنکھیں روشن ہو جاتیں اور جب نماز سے فارغ ہو کر اپنے گھر لوٹ آتے، تو پھر نابینا ہو جاتے تھے۔ بقیہ عمر بھر یہی حال آپ کا رہا۔ سچ ہے۔ کہ ؎

خالق نے کیا بنائی ہے نورِ نظر نماز اندھیر تھا جہاں میں نہ ہوتی اگر نماز

۱۹ نماز کا چھوڑنا سب سے زیادہ بُرا فعل ہے

کتاب الزواجر میں علامہ ابن حجر ہیتمی مکی رحمۃ اللہ علیہ روایت نقل

کرتے ہیں کہ بنی اسرائیل کی ایک عورت حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آکر یہ عرض کرنے لگی کہ اے حضرت موسیٰ مجھ سے ایک بڑا گناہ سرزد ہو گیا ہے اور گو میں نے اُس گناہ سے توبہ بھی کر لی ہے۔ مگر آپ بھی میرے لیے دعائے مغفرت فرمائیں تو بہتر ہے۔ آپ نے فرمایا وہ کونسا گناہ تجھ سے ہوا ہے۔ اس عورت نے عرض کیا کہ حضور پہلے تو مجھ سے بدکاری وزنا ہوا۔ پھر اُس زنا کے نتیجہ میں جو بچہ پیدا ہوا۔ میں نے اس کو قتل کر دیا۔ تو اُس عورت کی یہ بات سُن کر حضرت موسیٰ علیہ السلام کا چہرہ غصّہ سے سُرخ ہو گیا۔ اور فرمایا کہ جلدی یہاں سے نکل کہ تیری وجہ سے کہیں ہم بھی غارت نہ ہو جائیں۔ وہ عورت آپ کی یہ حالت دیکھ کر چلی گئی۔ اس کا جانا تھا کہ حضرت جبرائیل امین علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا کہ ربّ العٰلمین آپ سے یہ پوچھتا ہے کہ اس عورت سے زیادہ کوئی بری عورت اور اس عورت کے اس بُرے فعل سے زیادہ کوئی بُرا فعل آپ کی نظر میں ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ بھلا اس سے زیادہ دوسرا بُرا فعل کیا ہو گا۔ ارشاد ہوا کہ موسیٰ جو شخص قصداً نماز چھوڑے وہ اس بدکار وقاتلہ عورت سے زیادہ خراب اور بُرا ہے۔ (زواجر ملکی)

نتیجہ:۔ اب غور طلب بات یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں صرف دو نمازیں فرض تھیں۔ اور جب ان دو نمازوں کا تارک زانیہ وقاتلہ عورت سے زیادہ بُرا ٹھہرا، تو اس امت پر تو پانچ نمازیں فرض ہیں اب اُن کے تارک تو اور بھی زیادہ بدتر ہوں گے۔؟

سبق:۔ دیکھیے اگر کسی شخص کی بیوی بدفعلی کی مرتکب ہو جائے تو غیرت مند خاوند کس قدر ناراض ہوتا ہے۔ اور بالآخر ایسی عورت کو چھوڑ بھی دیتا ہے۔ مگر یہاں اکثر شریف خاندانوں کی عورتیں مطلق نماز نہیں پڑھتیں لیکن اُن کے خاوند اور رشتہ داروں کو ذرّہ بھر پرواہ نہیں ہوتی، حالانکہ یاد رکھنے کی بات ہے کہ بے نماز عورتیں بدکار عورتوں کی نسبت اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ بُری ہوتی ہیں۔ خدائے ذوالجلال ھدایت عطا فرمائے۔ آمین

۲۰ بے وقت نماز پڑھنے کا عذاب

کتاب الزواجر میں علامہ ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں کہ کسی بزرگ آدمی کی حقیقی بہن کا انتقال ہوگیا۔ اب بھائی بہن کو قبر میں اتارنے لگے تو میت کو قبر میں رکھتے وقت ان کی کوئی چیز قبر میں گر گئی۔ اب میت پر مٹی ڈالنے کے کچھ دیر بعد ان کو وہ چیز یاد آئی۔ جبکہ قبر میں اس کا گرنا آپ کو معلوم تھا، مگر بھولے سے بر وقت نکال نہیں سکے تھے۔ اب اس کو نکالنے کی غرض سے قبر کو جو کھولا تو دیکھتے کیا ہیں۔ کہ قبر کے اندر آگ بھڑک رہی ہے اور آپ کی بہن کی میت اس آگ میں جل رہی ہے۔ یہ منظر دیکھتے ہی ان کے ہوش وحواس جاتے رہے۔ اب روتے ہوئے اپنی والدہ کے پاس آئے اور یہ پوچھا کہ آپ کی بیٹی کیا گناہ کیا کرتی تھی، کہ میں نے اُس کی قبر کھول کر دیکھی تو اس میں آگ بھڑک رہی تھی۔ آگے سے ماں نے رو کر بتایا کہ بیٹا اس بیچاری کا اور کوئی گناہ تو نہ تھا مگر صرف یہ کہ وہ نمازوں کو ٹال کر وقت سے بے وقت پڑھا کرتی تھی۔ اب ضرور وہ اسی قصور کے سبب آگ میں جل رہی ہے۔ (زواجر مکی)

سبق:- اسی عذاب سے بچنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔ حافظوا علی الصلوات (الآیہ) یعنی نمازوں پر خوب پہرہ دیا کرو" تاکہ ہر قسم کے عذاب سے رہائی پاؤ۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر قسم کے عذاب سے بچائے۔ امین۔

۲۱ نماز نہ پڑھنے اور جھوٹی قسمیں کھانے سے آدمی شیطان کے برابر ہو جاتا ہے

کتاب تنبیہ الغافلین میں امام ابو اللیث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ روایت نقل کرتے ہیں۔ عربی عبارت کا ترجمہ پیش خدمت ہے۔

" کہیں کسی بزرگ کی شیطان لعین سے ملاقات ہو گئی۔ بزرگ نے اُس سے پوچھا کہ حضرت کوئی ایسی بات بتائیے کہ میں آپ کی طرح شیطان بن جاؤں، شیطان

نے حیرت سے پوچھا کہ میاں یہ نیا سوال کیسا۔ آج تک کسی نے ایسا سوال نہیں کیا، تم پوچھ کر کیا کرو گے۔ بزرگ نے کہا کہ میرا دل چاہتا ہے۔ طالب صادق سمجھ کر شیطان نے کہا کہ اچھا اگر آپ کا دل یونہی چاہتا ہے تو دو کام کیا کیجیے۔ (۱) ایک تو نماز پڑھنا چھوڑ دیجیے (۲) اور دوسرے جھوٹی قسمیں کھایا کیجیے۔ بس یہ دو کام کرنے سے میں اور تم برابر ہو جائیں گے۔ وہ بزرگ شیطان کا یہ کلام سن کر بولے کہ مجھے خدا کی قسم ہے کہ یہ دونوں کام میں تمام عمر کبھی نہیں کرونگا۔ یہ سن کر شیطان بہت گھبرایا اور کہنے لگا کہ میاں تم نے مجھے بہت دھوکہ دیا ہے۔ اور فریب دے کر میرے دل کی بات پوچھ لی۔ اور پھر ان باتوں سے بچنے کی قسم کھالی۔ اچھا جو کچھ ہوا اب میں قسم کھاتا ہوں کہ آئندہ کبھی کسی کو اپنے دل کی بات نہیں بتاؤنگا۔

عدیم الفرصتی کے باعث کتاب کو ختم کرتے ہوئے آخر میں کتاب کی افادیت میں اضافہ کی غرض سے نماز کی ترکیب کو بطور ضمیمہ فہرست کی صورت میں پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین

ضمیمہ ترکیب نماز

نمبر شمار	ترتیب افعال	فرض، واجب، سنّت کی تفصیل	کیفیت
۱	نیّت	فرض	
۲	تکبیر تحریمہ کہنا	فرض	
۳	تکبیر تحریمہ کیوقت دونوں ہاتھ کانوں تک اُٹھانا	سُنّت	
۴	ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا	سُنّت	عورتوں کو سینے پر ہاتھ باندھنا چاہیئے۔
۵	سبحانک اللّٰھم الخ پڑھنا	سُنّت	
۶	اعوذ باللہ الخ پڑھنا	سُنّت	
۷	بسم اللہ الخ پڑھنا	سُنّت	
۸	قیام (کھڑے ہونا)	فرض	
۹	سورۂ فاتحہ کا پڑھنا	واجب (قرآن حکیم کی مطلق قرآت فرض ہے)	
۱۰	کوئی سورت سورۂ فاتحہ کے بعد پڑھنا	واجب	
۱۱	اللہ اکبر کہہ کر رکوع میں جانا	سُنّت	
۱۲	رکوع کرنا	فرض	
۱۳	رکوع میں کم ازکم تین دفعہ تسبیح پڑھنا	سُنّت	
۱۴	رکوع میں گھٹنوں کو ہاتھ سے پکڑنا	سُنّت	
۱۵	سمع اللہ لمن حمدہ کہہ کر رکوع سے اُٹھنا	سُنّت	
۱۶	سیدھا کھڑے ہونا	واجب	
۱۷	سجدے کیطرف جاتے ہوئے اللہ اکبر کہنا	سُنّت	
۱۸	سجدہ کرنا	فرض	
۱۹	سجدے میں کم ازکم تین دفعہ تسبیح پڑھنا	سُنّت	
۲۰	دو سجدوں کے درمیان ایک تسبیح کے قدر ٹھہرنا	واجب	

نمبر شمار	ترتیب افعال	فرض، واجب، سنت کی تفصیل	کیفیت
۲۱	پہلا قعدہ	واجب	
۲۲	التحیات الخ پڑھنا	سُنّت	
۲۳	دوسرا قعدہ	فرض	
۲۴	اِس میں التحیات الخ پڑھنا	واجب	عورتوں کو دونوں پاؤں ایک طرف نکال کر سُرین پر بیٹھنا چاہیے۔
۲۵	دونوں قعدوں میں بائیں پاؤں پر بیٹھنا اور دائیں پاؤں کو کھڑا رکھنا	سُنّت	
۲۶	درود شریف پڑھنا	سُنّت	
۲۷	درود شریف کے بعد دعاؤں کا پڑھنا	سُنّت	
۲۸	اپنے ارادے سے نماز ختم کرنا	واجب	
۲۹	السّلام علیکم ورحمۃ اللہ سے ختم کرنا	واجب	
۳۰	سلام کے وقت دونوں طرف منہ پھیرنا	سُنّت	
۳۱	سلام میں فرشتوں اور مقتدیوں کی نیت کرنا		

تعریف

فرض:۔ اگر رہ جائے تو نماز نہیں ہوتی۔

واجب:۔ اگر رہ جائے تو سجدہ سہو کرنا واجب ہے۔ اور اگر قصداً چھوڑ دیا جائے تو فرض نماز نہایت نقص کے ساتھ ادا ہو جاتی ہے۔ لیکن دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔

سُنّت:۔ کے رہ جانے سے نہ تو سجدہ سہو لازم آتا ہے اور نہ نماز فاسد ہوتی ہے مگر قصداً چھوڑنا بُرا ہے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم ؕ وتب علینا انک انت التواب الرحیم ؕ

وضو

غسل

کرنے

اور

نماز

پڑھنے کا

طریقہ

وضو کا بیان

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ط

ترجمہ:۔ اے ایمان والو، جب تم نماز کے لیے اُٹھو تو اپنے مونہوں کو دھوؤ اور اپنے ہاتھوں کو بھی کہنیوں تک اور اپنے سروں کا مسح کرو اور پاؤں دھوؤ ٹخنوں تک،

نماز کے لیے وضو ضروری ہے بغیر وضو کے نماز نہیں ہوتی

وضو کا طریقہ پہلے پاکی حاصل کرنے اور ثواب پانے کی نیّت کرے، اور بسم اللہ پڑھ کر تین بار دونوں ہاتھوں کو پہنچوں تک دھوئے پھر تین بار کلی کرے اور مسواک کرے۔ پھر تین بار ناک میں پانی چڑھائے اور بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرے، پھر تین بار منہ دھوئے کہ پیشانی کے بالوں سے لیکر ٹھوڑی کے نیچے تک اور دونوں کانوں کی لو تک کوئی جگہ خشک نہ رہے، اگر داڑھی ہو تو خلال کرے، پھر تین بار دونوں بازو کہنیوں تک، پہلے دایاں، پھر بایاں دھوئے، پھر نئے پانی سے دونوں ہاتھ تر کر کے پورے سر کا ایکبار مسح کرے، اس طرح کہ پیشانی کے بالوں سے دونوں ہاتھوں کی تین انگلیاں "سوائے شہادت انگلی کے" پھیرتا ہوا گدّی تک لیجائے، اور پھر گدّی سے ہتھیلیاں پھیرتا ہوا واپس لائے، پھر شہادت کی انگلی سے کان کے اندرونی حصّہ اور انگوٹھے کے پیٹ سے کان کی بیرونی سطح اور انگلیوں کی پشت سے گردن کا مسح کرے، پھر تین بار دونوں پاؤں پہلے دایاں پھر بایاں ٹخنوں تک بائیں ہاتھ سے دھوئے، اور انگلیوں کا خلال کرے۔ یہ طریقہ جو بیان ہوا اس میں بعض وضو کے فرائض بعض سنتیں اور بعض مستحبات ہیں، جو یہ ہیں۔

وضو کے فرائض اِن کے بغیر وضو نہیں ہوتا اور یہ چار ہیں۔
(۱) منہ دھونا (۲) دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھونا

(۴) چوتھائی سر کا مسح کرنا دھو، دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھونا۔

وضو کی سُنتیں پہلے نیت کرنا، بسم اللہ پڑھ کر شروع کرنا، دونوں ہاتھ پہنچوں تک دھونا، کلی کرنا، مسواک کرنا، ناک میں پانی چڑھانا۔ داڑھی کا خلال کرنا، پورے سر کا مسح کرنا، کانوں کا مسح کرنا، پے در پے وضو کرنا کہ پہلا عضو سوکھنے نہ پائے، ترتیب قائم رکھنا، ہر دھونے والے عضو کو تین بار دھونا۔

وضو کے مُستحبّات گردن کا مسح کرنا، قبلہ کی طرف منہ کرنا، پاک اور اُونچی جگہ بیٹھنا۔ پانی بہاتے وقت اعضاء پر ہاتھ پھیرنا، بغیر ضرورت دوسرے سے مدد نہ لینا، دنیا کی باتیں نہ کرنا، بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر تھوڑا پی لینا۔ وضو کے بعد کلمۂ شہادت اور یہ دعا پڑھنا۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ عِبَادِكَ الصَّالِحِیْنَ ۔ ترجمہ: اے اللہ مجھے توبہ کرنے والوں اور پاک لوگوں اور اپنے صالحین بندوں میں سے کر دے۔

اِن سے وضو ٹوٹ جاتا ہے پاخانہ۔ پیشاب کے مقام سے کسی چیز کا نکلنا، خون۔ پیپ۔ زرد پانی کا نکل کر بدن پر بہ جانا۔ منہ بھر قے کرنا۔ سہارا لگا کر یا لیٹ کر سو جانا۔ نماز میں قہقہہ مار کر ہنسنا۔ کسی وجہ سے بیہوش ہو جانا دُکھتی آنکھ سے پانی کا بہنا۔

چند ضروری مسائل درمیان وضو میں اگر ریح خارج ہو یا کوئی ایسی بات ہو جس سے وضو جاتا رہتا ہے۔ تو پھر نئے سرے سے وضو کرے وہ پہلے دُھلے ہوئے بے دُھلے ہو گئے۔ بغیر وضو کے قرآن پاک کو چھونا جائز نہیں۔ جُنبی کو سونے یا کچھ کھانے پینے سے پہلے وضو کرنا سُنّت ہے۔ خون یا پیپ نکل کر بہے نہیں تو وضو نہیں جاتا۔ اگر کسی کے زخم سے ہر وقت خون یا پیپ بہتی رہتی ہو یا ہر وقت پیشاب کا قطرہ آتا رہتا ہو یا ریاح خارج ہوتے رہتے ہوں تو ایسا شخص ہر نماز کے وقت وضو کر لیا کرے۔ اُس کی نماز ہو جائے گی۔ کیونکہ وہ معذور ہے۔ جب تک وقت رہے گا یہ وضو باقی رہے گا۔

غسل کا بیان

وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا ؕ ترجمہ:۔ اور اگر تمہیں نہانے کی حاجت ہو تو دنہا کر خوب صاف ستھرے ہو جاؤ۔

غسل کا مسنون طریقہ پہلے دونوں ہاتھوں کو پہنچوں تک دھوئے پھر استنجاء کرے۔ اور جس جگہ نجاست وغیرہ ہو اس کو دور کرے پھر وضو کرے۔ اور وضو کے بعد تین مرتبہ داہنے مونڈھے پر اور تین مرتبہ بائیں مونڈھے پر پھر تین مرتبہ سر پر اور سارے بدن پر پانی بہائے، اور ننگے اور کسی سے کلام نہ کرے،

غسل کے تین فرض ہیں۔ (۱) غرغرہ کرنا اس طرح کہ پانی حلق کی جڑ تک بہ جائے۔ (۲) ناک میں پانی ڈالنا، کہ جہاں تک نرم جگہ ہے دُھل جائے (۳) سارے بدن پر پانی بہانا کہ کوئی جگہ نہ رہ جائے۔

جن صورتوں میں غسل فرض ہے (۱) منی کا شہوت سے نکلنا (۲) سوتے میں احتلام ہونا (۳) مرد کا عورت سے مباشرت کرنا خواہ منی نکلے یا نہ نکلے (۴) عورت کا حیض سے فارغ ہونا (۵) نفاس ختم ہونا، یعنی بچہ پیدا ہونے کے بعد آنے والے خون کا بند ہونا۔

یہ غسل مسنون ہیں جمعہ کی نماز اور دونوں عیدوں کی نماز کے لیے، احرام باندھتے وقت اور عرفہ کے دن غسل کرنا سُنّت ہے۔

یہ غسل مستحب ہیں وقوفِ عرفات و وقوفِ مزدلفہ، حاضریٔ حرم شریف و حاضریِ دربار سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم و شبِ برات و شبِ قدر وغیرہ کے لیے غسل کرنا مستحب ہے۔

چند ضروری مسائل رمضان کی رات کو جُنبی ہو تو بہتر یہی ہے کہ طلوعِ فجر سے پہلے نہائے تاکہ روزے کا ہر حصّہ جنابت سے خالی ہو، اگر نہیں نہایا تو روزہ میں کچھ نقصان نہیں۔ جنبی کو مسجد میں جانا۔ طواف کرنا

قرآن پاک کو چھُونا اور پڑھنا حرام ہے۔ جنبی نے اگر درود شریف یا کوئی دعا پڑھ لی تو کوئی حرج نہیں، مگر بہتر یہ ہے کہ وضو یا کلی کر کے پڑھے۔ جنبی کو اذان کا جواب دینا جائز ہے۔ جس پر غسل واجب ہو۔ اُس کو چاہیے کہ نہانے میں تاخیر نہ کرے کیونکہ جس گھر میں جنبی ہو۔ اُس میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔ غسل کے لیے پانی نہ ملنے کی صورت میں تیمم کرنا چاہیے۔

تیمم کا بیان

فَلَمْ تَجِدُوْا مَاءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِنْهُ

ترجمہ:۔ تو جب تم پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی سے تیمم کرو اور اُس مٹی سے اپنے مونہوں اور ہاتھوں کا مسح کرو۔

اگر پانی میسر نہ ہو یا غسل و وضو کرنے سے بیماری بڑھنے کا صحیح اندیشہ ہو تو بجائے غسل و وضو کے تیمّم کا حکم ہے۔ غسل اور وضو دونوں کے لیے تیمم کا طریقہ ایک ہی ہے صرف نیت میں فرق ہے۔ کہ غسل کے تیمّم کو غسل کے اور وضو کے تیمم کو وضو کے قائم مقام خیال کرے۔

تیمم کرنے کا طریقہ پہلے نیت کرے کہ میں ناپاکی دور کرنے اور نماز پڑھنے کے لیے تیمم کرتا ہوں۔ پھر دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو کشادہ کر کے پاک مٹی یا کسی ایسی چیز پر جو زمین کی قسم سے ہو ایک بار مار کر سارے منہ کا مسح کریں کہ کوئی جگہ باقی نہ رہے۔ پھر اسی طرح ہاتھ مار کر دونوں ہاتھوں کا ناخنوں سے لے کر کہنیوں سمیت مسح کریں کہ کوئی جگہ باقی نہ رہے۔

تیمم کے تین فرض ہیں (۱) نیت کرنا (۲) دونوں ہاتھ مٹی پر مار کر سارے منہ پر پھیرنا (۳) دونوں ہاتھ مٹی پر مار کر دونوں ہاتھوں پر کہنیوں سمیت ہاتھ پھیرنا۔

تیمم کی سُنتیں بسم اللہ کہنا۔ ہاتھوں کو زمین پر مارنا۔ انگلیاں کھلی ہوئی رکھنا۔ زیادہ مٹی لگ جانے پر ہاتھوں کو جھاڑنا۔ اس طرح

کہ ایک ہاتھ کے انگوٹھے کی جڑ کو دوسرے ہاتھ کے انگوٹھے کی جڑ پر مارنا، داڑھی اور انگلیوں کا خلال کرنا۔

ضروری مسائل انگوٹھی، چھلے، چوڑیاں وغیرہ پہنی ہوں تو ان کو اتار کر یا ہٹا کر ان کے نیچے ہاتھ پھیرنا فرض ہے۔ جو چیز آگ سے جل کر نہ راکھ ہوتی ہو، نہ پگھلتی ہو، نہ نرم ہوتی ہو وہ زمین کی جنس سے ہے۔ اس سے تیمم جائز ہے۔ اگرچہ اُس پر غبار نہ ہو۔ ایسا پاک کپڑا جس میں غبار ہو کہ ہاتھ مارنے سے غبار اڑتا نظر آئے۔ اس سے تیمم جائز ہے۔ جن چیزوں سے وضو ٹوٹتا یا غسل واجب ہوتا ہے۔ ان سے تیمم بھی جاتا رہتا ہے۔ اس کے علاوہ پانی کے میسّر آنے سے بھی تیمم ٹوٹ جاتا ہے۔

اذان کا بیان

وَاِذَانَادَیْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ ترجمہ:۔ اور جب تم نماز کے لیے اذان دو،

پانچوں وقت کی نماز فرض کے لیے جس میں جمعہ بھی ہے اذان سُنّتِ موکدہ ہے اذان وقت پر کہنی چاہیے۔ اگر وقت سے پہلے کہہ دی تو دوبارہ کہی جائے۔ فرضِ عین کے علاوہ کسی اور نماز کے لیے اذان نہیں ہے۔ عورتوں کو اذان کہنا مکروہ تحریمہ ہے۔ بے وضو کی اذان ہو جائے گی مگر مکروہ ہوگی۔ اس لیے بہتر یہ ہے کہ باوضو اذان دی جائے۔ بلند جگہ قبلہ رُو کھڑے ہو کر کانوں میں انگلیاں ڈال کر اذان اس طرح کہنی چاہیے۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ط اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ط اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ ط حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ ط حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ط حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ط

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ کہتے وقت داہنی طرف منہ کرنا اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کہتے وقت بائیں طرف منہ کرنا چاہیے۔ اگر فجر کی اذان ہو تو حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے بعد دو مرتبہ اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ ط (نماز نیند سے بہتر ہے) کہنا سُنّت ہے۔

اقامت اذان کے بعد جماعت کھڑی ہونے کے وقت جو تکبیر یا اقامت کہی جاتی ہے اُس کے الفاظ اذان کے مثل ہیں۔ چند باتوں میں فرق ہے (۱) حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے بعد دو مرتبہ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ (جماعت کھڑی ہوگئی) کہے۔ (۲) اذان کے مقابلہ میں آواز پست ہو، (۳) اِس کے کلمات جلد جلد کہے جائیں۔ (۴) کانوں میں انگلیاں نہ ڈالی جائیں۔

اجابتِ اذان واقامت اذان و اقامت دونوں کی اجابت مستحب ہے، اجابت کا مطلب یہ ہے کہ سُننے والا بھی وہی کلمات کہتا جائے۔ اور اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط کہتے وقت انگوٹھوں کو چُوم کر آنکھوں سے لگائے اور پہلی مرتبہ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اور دوسری مرتبہ قُرَّۃُ عَیْنِیْ بِكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ط اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِیْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ کہے۔ جو ایسا کرے گا حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کی شفاعت فرمائیں گے اور اُس کی آنکھوں کی روشنی کبھی نہ جائے گی اور حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے جواب میں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ط کہے اور فجر کی اذان میں الصّلٰوۃ خیر من النوم کے جواب میں صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ کہے اور اقامت میں قد قامت الصّلٰوۃ کے جواب میں اَقَامَهَا اللّٰهُ وَاَدَامَهَا کہے۔

اذان کی دُعا اذان کے بعد مؤذن و سامعین درود شریف پڑھ کر یہ دُعا پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ اٰتِ سَیِّدَنَا مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَالدَّرَجَۃَ الرَّفِیْعَۃَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَهٗ

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ؕ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ؕ

ضروری مسائل بہتر یہ ہے کہ مؤذن صالح پرہیزگار ہو۔ اور ثواب کی نیت پر اذان کہتا ہو، خُنثیٰ، فاسق، نشہ والا، پاگل اور ناسمجھ بچے کی اذان مکروہ اور واجب الاعادہ ہے۔ حیض و نفاس والی عورت، خطبہ سُننے والے، قضائے حاجت اور جماع کرنے والے پر اذان کا جواب نہیں ہے، جب اذان ہو تو چاہیے کہ اتنی دیر سب کام یہانتک کہ قرآن شریف بھی پڑھ رہا ہو تو اس کو بھی موقوف کر دے، اور چل رہا ہو تو کھڑا ہو جائے اور اذان سُنے اور جواب دے۔ اگر چند اذانیں سُنے تو اُس پر پہلی ہی کی جواب ہے۔ اگر سب کا جواب دے تو بہتر ہے۔

نماز کا بیان

مسلمانو! اللہ تعالیٰ کے عائد کردہ فرائض میں سے سب سے بڑا فریضہ نماز ہے۔ جس کے ادا کرنے کے فائدے اور اہمیت اور نہ ادا کرنے کے نقصان اور وعید بیان کر چکے ہیں۔ اب یہاں اس کے پڑھنے کا طریقہ بیان کرتے ہیں۔

نماز پڑھنے کا طریقہ نماز پڑھنے سے پہلے یہ ضروری ہے کہ نمازی کا بدن، کپڑے اور نماز کی جگہ پاک ہو، اور نماز کا وقت ہو گیا ہو، پھر باوضو قبلہ کی طرف منہ کر کے دونوں پاؤں کے درمیان چار پانچ اُنگل کا فاصلہ کر کے کھڑا ہو، اور جو نماز پڑھنی ہے اس کا دل سے ارادہ کرے اور زبان سے کہنا مستحب ہے۔ مثلاً نیت کی میں نے آج کی نماز ظہر، چار رکعت نماز فرض یا سُنّت کی اللہ جَلَّ جلالہٗ کے لیے منہ میرا طرف کعبہ شریف کے، اگر امام کے پیچھے ہو تو کہے پیچھے اس امام کے، اور دونوں ہاتھ اپنے کانوں تک لے جائے، اس طرح کہ ہتھیلیاں قبلہ کو ہوں اور انگلیاں نہ کھلی ہوئی ہوں نہ ملی ہوئی، بلکہ اپنی حالت پر ہوں،

اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ نیچے لائے اور ناف کے نیچے باندھ لے۔ اس طرح کہ داہنی ہتھیلی بائیں کلائی کے سرے پر ہو اور بیچ کی تین انگلیاں بائیں کلائی کی پشت پر اور انگوٹھا اور چھنگلیاں کلائی کے اغل بغل ہو، اور نظر سجدہ کی جگہ پر رہے اور ثنا پڑھے،

ثنا

قیام | سُبۡحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمۡدِكَ وَتَبَارَكَ اسۡمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيۡرُكَ ط

اگر جماعت کے ساتھ امام کے پیچھے نماز شروع کرے تو ثناء پڑھ کر خاموش رہے اور امام کی قراءت سُنے اور اگر تنہا ہو تو ثنا کے بعد تعوذ، تسمیہ، سورۂ فاتحہ اور کوئی سورۃ پڑھے۔

تعوّذ: | اَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيۡطٰنِ الرَّجِيۡمِ ط

تسمیہ: | بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ط

سورۂ فاتحہ: | اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ۝ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۝ مٰلِكِ يَوۡمِ الدِّيۡنِ ۝ اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَاِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ ۝ اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ غَيۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَيۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّيۡنَ ۝ اسکے بعد امام و مقتدی آہستہ کہے اٰمِيۡن ۝

سورۂ اخلاص: | قُلۡ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمۡ يَلِدۡ وَ لَمۡ يُوۡلَدۡ ۝ وَلَمۡ يَكُنۡ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝

پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع میں جائے اور گھٹنوں کو ہاتھ کی انگلیوں سے مضبوط پکڑ لے۔ اور اتنا جھکے کہ سر اور کمر برابر ہو جائے اور کم سے کم تین بار کہے۔

تسبیح رکوع | سُبۡحَانَ رَبِّيَ الۡعَظِيۡمِ ط

اگر جماعت ہو تو پھر رکوع سے اُٹھتے ہوئے صرف امام تسمیع کہے۔

تسمیع | سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنۡ حَمِدَهٗ ؕ۔

قومہ پھر دونوں ہاتھ چھوڑ کر سیدھا کھڑا ہو جائے اور مقتدی تحمید کہے۔

تحمید رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ؕ

تنہا نماز پڑھنے والا تسمیع اور تحمید دونوں کہے۔ پھر اللّٰہ اکبر کہتا ہوا سجدہ میں جائے۔ اس طرح کہ پہلے گھٹنے پھر دونوں ہاتھ زمین پر رکھے، پھر ناک اور پھر پیشانی خوب جمائے۔ اور چہرہ دونوں ہاتھوں کے درمیان رکھے۔ اور مرد، بازوؤں کو کروٹوں سے اور پیٹ کو رانوں سے اور رانوں کو پنڈلیوں سے جدا رکھے اور کہنیاں زمین سے اٹھی ہوئی ہوں۔ اور دونوں پاؤں کی انگلیوں کے پیٹ قبلہ رُو زمین پر جمے ہوئے ہوں اور کم سے کم تین بار پڑھے۔

سجدہ کی تسبیح سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى ؕ

جلسہ پھر اللّٰہ اکبر کہتا ہوا سجدہ سے اس طرح اُٹھے کہ پہلے پیشانی پھر ناک پھر ہاتھ اُٹھیں اور بایاں قدم بچھا کر اُس پر بیٹھے اور داہنا قدم کھڑا کر کے رکھے، کہ اُس کی اُنگلیاں قبلہ رو ہوں، اور ہاتھ رانوں پر گھٹنوں کے قریب رکھے کہ اُن کی اُنگلیاں بھی قبلہ رُخ ہوں، پھر اللّٰہ اکبر کہتا ہوا۔

دوسرا سجدہ اسی طرح دوسرا سجدہ کرے۔ اور پھر اللّٰہ اکبر کہتا ہوا کھڑا ہو جائے۔

قیام تسمیہ، فاتحہ اور کوئی سورۃ پڑھ کر اسی طرح رکوع و سجود کرے، لیکن امام کے پیچھے مقتدی بسم اللّٰہ، فاتحہ اور سورۃ نہیں پڑھے گا۔ بلکہ وہ خاموش کھڑا رہے گا۔

قعدہ دوسری رکعت کے دونوں سجدوں سے فارغ ہو کر اسی طرح بیٹھ جائے، جس طرح دو سجدوں کے درمیان بیٹھا تھا۔

تشہد اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ ؕ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ؕ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ ؕ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ

مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ؕ

جب تشہد میں کلمہ لا پر پہنچے تو داہنے ہاتھ کی بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنائے۔ اور چھنگلیا اور اُس کے پاس والی کو ہتھیلی سے ملا دے۔ اور لفظ لا پر کلمہ کی انگلی اُٹھائے اور اِلّا پر گرا دے۔ اور سب انگلیاں فوراً سیدھی کر دے، اگر دو رکعت والی نماز ہے تو پھر اس تشہد کے بعد درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیر دے۔ اور اگر چار رکعت والی نماز ہے تو تشہد کے بعد اللہ اکبر کہہ کر کھڑا ہو جائے اور دونوں رکعتوں میں اگر فرض ہوں تو صرف بسم اللہ اور سورۃ فاتحہ پڑھ کر قاعدہ کے مطابق رکوع و سجود کرے۔ اور اگر سُنّت و نفل ہوں تو بسم اللہ سورۃ فاتحہ اور سورۃ بھی پڑھے۔ لیکن امام کے پیچھے مقتدی تسمیہ اور فاتحہ نہیں پڑھے گا۔ وہ خاموش کھڑا رہے گا، پھر چار رکعتیں پوری کر کے بیٹھ جائے اور تشہد، درود شریف اور دعا پڑھے اور سلام پھیر دے۔

درود شریف اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰۤى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰۤى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰۤى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ؕ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰۤى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰۤى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰۤى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ؕ رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ ۖق رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ؕ رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ؕ

اور چاہے رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ کی بجائے یہ دُعا پڑھ لے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّاۤ اَنْتَ فَاغْفِرْ لِيْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ؕ

پھر نماز ختم کرنے کے لیے ایک بار دائیں پھر ایک بار بائیں طرف مُنہ

کرکے سلام کہے۔

سلام | اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ ط

داہنی طرف کے سلام میں داہنی طرف کے فرشتوں اور نمازیوں کی نیّت کرے کہ میں ان کو سلام کہہ رہا ہوں، اور بائیں طرف کے سلام میں بائیں طرف کے فرشتوں اور نمازیوں کی نیّت کرے اور جس طرف امام ہو اُس طرف کے سلام میں امام کی بھی نیّت کرے، اور اسی طرح امام بھی دونوں طرف کے سلاموں میں فرشتوں اور مقتدیوں کی نیّت کرے، اور جب تنہا ہو تو دونوں طرف کے فرشتوں کی نیّت کرے۔

یہ نماز پڑھنے کا طریقہ مردوں کے لیے ہے۔ عورتوں کے لیے چند باتوں میں فرق ہے۔ عورت تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ کندھوں تک اُٹھائے گی اور کپڑے سے باہر نہ نکالے گی۔ قیام میں سینے پر ہاتھ باندھے گی اور ہتھیلی پر ہتھیلی رکھے گی۔ رکوع میں کم جھکے گی اور گھٹنوں کو جھکائے گی اور ہاتھ گھٹنوں پر رکھے گی، مگر اُن کو پکڑے گی نہیں، اور انگلیاں کشادہ نہ رکھے گی۔ رکوع و سجود سمٹ کر کرے گی، سجدہ میں پیٹ ران سے اور ران پنڈلی سے ملائے گی۔ اور ہاتھ زمین پر بچھادے گی۔ التحیات میں بیٹھتے وقت دونوں پاؤں داہنی طرف یا بائیں طرف نکال کر سُرین پر بیٹھے گی، اور انگلیاں ملا کر رکھے گی۔ باقی سب کچھ اسی طرح کرے گی۔

نماز کے بعد کی دُعائیں و اذکار

فَاِذَا قَضَیْتُمُ الصَّلٰوۃَ فَاذْکُرُوا اللّٰہَ ۔ ترجمہ۔ اور جب تم نماز پڑھ لو تو اللہ کا ذکر کرو!

اوّل ہر نماز کے بعد تین مرتبہ استغفار کرے۔

استغفار | اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْۢبٍ وَّ اَتُوْبُ اِلَیْہِ ط

اس کے بعد جو دُعا چاہے پڑھے۔

دُعائے اوّل اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَاِلَيْكَ يَرْجِعُ السَّلَامُ حَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ط

دُعائے دوم رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ط

جن فرضوں کے بعد سُنّتیں پڑھنی ہیں اُن فرضوں کے بعد مختصر سی دُعا کرے، جیسا کہ دو دعائیں مذکور ہوئیں۔ اور پھر جلدی سُنّتیں پڑھے، ورنہ سُنتوں کا ثواب کم ہو جاتے گا۔ اور باقی اذکار و وظائف سُنتوں کے بعد پڑھے اور جن فرضوں کے بعد سُنّتیں نہیں ہیں ان کے بعد بلا شبہ پڑھے۔

ذکرِ اوّل ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ ۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۳۴ مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور ایکبار یہ کہے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ط اس کے پڑھنے سے سب گناہ بخشے جاتے ہیں۔

ذکرِ دوم لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ط اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا رَادَّ لِمَا قَضَيْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ ط

ذکرِ سوم آیۃ الکرسی اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ط لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ط يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ج وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ج وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ج وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ج وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ہ

دعا کے اوّل آخر درود شریف ضرور پڑھنا چاہیے۔ ورنہ دُعا اللہ کے حضور پیش نہیں ہوتی بلکہ معلق رہتی ہے۔

نماز کے اوقات

إِنَّ الصَّلٰوۃَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ۔

ترجمہ: بیشک نماز مومنوں پر وقت مقررہ میں فرض ہے۔

ہر نماز کو اس کے وقت میں ادا کرنا چاہیے جو نماز وقت سے پہلے پڑھی جائے گی وہ ادا نہ ہوگی۔ اور جو بعد میں پڑھی جائے گی وہ بھی ادا نہ ہوگی بلکہ قضا ہوگی۔

فجر نماز فجر کا وقت صبح صادق سے شروع ہو کر آفتاب کی کرن چمکنے تک رہتا ہے۔ صبح صادق وہ روشنی ہے جو مطلع آفتاب کے اوپر آسمان پر پھیل جاتی ہے۔ اور اُجالا ہو جاتا ہے۔

ظہر نماز ظہر کا وقت آفتاب ڈھلنے سے شروع ہو کر اُس وقت تک رہتا ہے کہ ہر چیز کا سایہ علاوہ اصلی سایہ کے دوچند ہو جائے۔ اصلی سایہ وہ ہے جو آفتاب کے خط نصف النہار پر پہنچنے کے وقت ہوتا ہے۔

عصر نماز عصر کا وقت ظہر کا وقت ختم ہونے سے شروع ہو کر آفتاب کے ڈوبنے تک رہتا ہے۔ بہتر یہ ہے کہ دھوپ کا رنگ زرد ہونے سے پہلے ادا کر لی جائے کیونکہ دھوپ کے زرد ہونے پر وقت مکروہ ہو جاتا ہے اگر نماز ہو جائے گی۔

مغرب نماز مغرب کا وقت غروب آفتاب سے شروع ہو کر غروب شفق تک رہتا ہے۔ شفق اُس سپیدی کا نام ہے جو جانب مغرب سُرخی ڈوبنے کے بعد جنوباً و شمالاً پھیلی ہوئی رہتی ہے۔

عشاء نماز عشاء کا وقت غروب شفق سے شروع ہو کر طلوع فجر تک رہتا ہے اور نصف شب کے بعد مکروہ ہو جاتا ہے تجربہ سے ثابت

ہوا کہ بڑی راتوں میں نمازِ مغرب کے بعد تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ اور چھوٹی راتوں میں، تقریباً سوا گھنٹہ کے بعد عشاء کا وقت شروع ہوجاتا ہے۔

اوقاتِ مکروہہ

(۱) سورج نکلتے وقت (۲) غروب ہوتے وقت (۳) استواء کے وقت کوئی نماز نہیں پڑھنی چاہیے۔ (۴) طلوعِ صبح صادق سے طلوعِ آفتاب تک سوائے دو سنت فجر اور نماز عصر کے بعد غروب آفتاب تک کوئی نفل نہیں پڑھنے چاہئیں (۵) امام کے خطبۂ جمعہ کے لیے کھڑے ہونے سے لے کر فرض جمعہ تک کوئی نماز نہیں پڑھنی چاہیے۔

تعداد رکعات

نام نماز	سنت غیر مؤکدہ قبل فرض	سنت مؤکدہ قبل فرض	فرض	سنت مؤکدہ بعد فرض	نفل	کل رکعتیں
فجر	×	۲	۲	۰	۰	۴
ظہر	۰	۴	۴	۲	۲	۱۲
عصر	۴	۰	۴	۰	۰	۸
مغرب	۰	۰	۳	۲	۲	۷
عشاء	۴	۰	۴	۲ ۳ وتر واجب	۲ ۴ دو وتر دں بیٹھ کے	۱۷

نماز کی شرطیں فرائض واجبات اور سنتیں وغیرہ

پوری نماز پڑھنے کا طریقہ جو پیچھے بیان ہوچکا ہے اس میں کچھ نماز کی شرطیں کچھ فرائض، کچھ واجبات اور کچھ سنتیں و مستحبات ہیں۔ نمازی کو چاہیے ان

کو الگ الگ یاد کرے۔

شرائط نماز کی چھ شرطیں ہیں۔ (۱) طہارت یعنی نمازی کا بدن اور کپڑے پاک ہوں، (۲) نماز کی جگہ پاک ہو۔ (۳) ستر عورت یعنی بدن کا وہ حصہ جس کا چھپانا فرض ہے وہ چھپا ہوا ہو۔ وہ مرد کے لیے ناف سے لے کر گھٹنے تک ہے۔ اور عورت کے لیے ہاتھوں، پاؤں اور چہرے کے علاوہ سارا بدن ہے۔ (۴) استقبال قبلہ یعنی منہ اور سینہ قبلہ کی طرف ہو۔ (۵) وقت یعنی نماز کا وقت پر پڑھنا۔ (۶) نیّت کرنا۔ دل کے پکے ارادہ کا نام ہے۔ زبان سے کہہ دینا مستحب ہے۔ **فائدہ!** نماز شروع کرنے سے پہلے ان شرطوں کا ہونا ضروری ہے ورنہ نماز نہیں ہوگی۔

فرائض نماز کے فرائض سات ہیں۔ (۱) تکبیر تحریمہ یعنی اللہ اکبر کہنا (۲) قیام یعنی سیدھا کھڑے ہو کر نماز پڑھنا۔ فرض، وتر، سُنت فجر، عیدین کی نماز میں قیام فرض ہے۔ بلا عذر صحیح اگر یہ نماز یں بیٹھ کر پڑھے گا تو نہیں ہوں گی نفل نماز میں قیام فرض نہیں۔ (۳) قرأت، مطلقاً ایک آیت پڑھنا فرض کی دو رکعتوں میں اور وتر و نوافل کی ہر رکعت میں فرض ہے۔ مقتدی کو کسی نماز میں قرأت جائز نہیں۔ (۴) رکوع کرنا۔ (۵) سجدہ کرنا۔ (۶) قعدۂ اخیرہ، نماز پوری کر کے آخری التحیات میں بیٹھنا۔ (۷) خروج بِصُنعِہ یعنی دونوں طرف سلام پھیرنا۔

اِن فرضوں میں سے ایک بھی رہ جائے تو نماز نہیں ہوتی، اگرچہ سجدۂ سہو کیا جائے۔

نماز کے واجبات

فرض کی پہلی دو رکعتوں میں اور باقی نمازوں کی ہر رکعت میں ایکبار پوری، الحمد پڑھنا۔ اِس کے بعد فرض نماز کی پہلی دو رکعتوں میں اور وتر و سُنّت و نفل کی ہر رکعت میں چھوٹی سورۃ یا تین چھوٹی آیتیں یا وہ ایک آیت جو تین چھوٹی آیتوں کے

برابر ہو پڑھنا۔ قومہ[۶] یعنی رکوع کے بعد سیدھا کھڑا ہونا۔ جلسہ[۷] یعنی دونوں سجدوں کے درمیان سیدھا بیٹھنا۔ قعدۂ[۸] اولیٰ۔ یعنی تین یا چار رکعت والی نماز میں دو رکعتوں کے بعد بیٹھنا۔ دونوں[۹] قعدوں میں تشہد پڑھنا۔ قعدۂ[۱۰] اولیٰ میں تشہد پر کچھ نہ پڑھنا۔ امام جب[۱۱] قرأت کرے بلند آواز سے یا آہستہ تو اُس وقت مقتدی کا چُپ رہنا۔ سوائے قرأت[۱۲] کے تمام واجبات میں امام کی متابعت کرنا۔ ترتیب[۱۳] قائم رکھنا۔ تمام ارکان[۱۴] سکون واطمینان سے ادا کرنا۔ امام کو فجر، مغرب[۱۵]، عشاء، جمعہ، عیدین، تراویح اور رمضان کے وتروں میں آواز سے قرأت کرنا۔ ظہر اور عصر[۱۶] میں آہستہ قرأت کرنا۔ عیدین[۱۷] کی نماز میں چھ تکبیریں زائد کہنا۔

نماز کے واجبات میں سے اگر کوئی واجب بھولے سے رہ جائے تو سجدۂ سہو کرنے سے نماز درست ہو جائے گی۔ سجدۂ سہو نہ کرنے اور قصداً ترک کرنے سے نماز کا لوٹانا واجب ہے۔

نماز کی سُنتیں

تکبیر تحریمہ کہتے وقت دونوں ہاتھ کانوں تک اُٹھانا۔ ہتھیلیوں کا قبلہ رُخ ہونا۔ امام کا نماز کی تمام تکبیروں کو بلند آواز سے کہنا۔ ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا۔ ثنا، تعوّذ تسمیہ آہستہ پڑھنا۔ فاتحہ کے بعد آہستہ آمین کہنا۔ ایک رکن سے دوسرے رکن میں جاتے وقت تکبیر کہنا۔ ہر رکعت کے اوّل میں آہستہ بسم اللہ پڑھنا۔ فرض کی تیسری اور چوتھی رکعت میں صرف فاتحہ پڑھنا۔ رکوع وسجود میں تین بار تسبیح پڑھنا۔ رکوع میں ٹانگیں سیدھی ہونا۔ اور ہاتھوں سے گھٹنوں کو پکڑنا کہ اُنگلیاں کھُلی رہیں اور سر اور کمر برابر ہو جائے۔ رکوع سے اُٹھتے وقت امام کا سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ اور مقتدی کا رَبَّنَا لَکَ الْحَمْد کہنا (تنہا نماز پڑھنے والا دونوں کہے) سجدہ میں جاتے وقت پہلے دونوں گھٹنے پھر ہاتھ، پھر ناک، پھر پیشانی رکھنا اور اُٹھتے ہوئے اس کا برعکس کرنا۔ بازو کروٹوں سے اور پیٹ رانوں سے جُدا رکھنا (مگر جب صف میں ہوگا تو بازو کروٹوں

سے جدا نہ ہوں گے) کلائیاں زمین سے اونچی رکھنا اور انگلیوں کا قبلہ رُو ہونا اور ملی ہوئی ہونا۔ دونوں سجدوں کے درمیان داہنا قدم کھڑا کر کے اور بایاں قدم بچھا کر اس پر بیٹھنا۔ ہاتھوں کا رانوں پر رکھنا۔ سجدہ میں دونوں پاؤں کی تمام انگلیوں کا پیٹ زمین پر لگنا اور قبلہ رُو ہونا۔ تشہد میں اشہد ان لا الٰہ الا اللّٰہ پر شہادت کی انگلی سے اشارہ کرنا۔ یوں کہ لا پر انگلی اُٹھائے اور الا پر رکھدے اور سب انگلیاں قبلہ رُو سیدھی کر دے۔ تشہد کے بعد درود شریف اور کوئی دعائے مسنونہ پڑھنا۔ سلام دو بار کہنا۔ پہلے دائیں طرف پھر بائیں طرف۔ امام کا بلند آواز سے سلام کہنا، لیکن دوسرا پہلے کی نسبت کچھ آہستہ کہنا۔

ان سنتوں میں سے اگر کوئی سنّت سہواً رہ جائے یا قصداً ترک کی جائے تو نماز نہیں ٹوٹتی اور نہ ہی سجدہ سہو واجب ہوتا ہے۔ ہاں قصداً چھوڑنے والا گنہگار ہوتا ہے۔

نماز کے مستحبّات

دو قدموں کے درمیان بقدر چار انگشت کے فاصلہ چھوڑنا، رکوع و سجدوں میں تین بار سے زیادہ پانچ یا سات بار تسبیح کہنا۔ قیام کے وقت سجدہ گاہ پر، رکوع میں دونوں پاؤں کی پشت پر، سجدہ میں ناک کے سرے پر، قعدہ میں اپنی گود پر، سلام میں اپنے شانوں پر نظر رکھنا۔ جمائی کے وقت منہ بند رکھنا، اگر کھل جائے تو ہاتھ کی پشت سے ڈھکنا۔

مفسدات نماز

بھول کر یا قصداً کسی سے بات کرنا۔ کسی کو قصداً یا سہواً سلام کرنا یا سلام کا جواب دینا۔ کسی کی چھینک کا جواب دینا۔ امام کی بھول پر بیٹھ جا کہنا یا یوں کہنا اللّٰہ تعالیٰ کا نام سن کر جلّ جلالہٗ اور حضور صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم کا نام سن کر درود شریف بقصدِ

جواب پڑھنا۔ اور اگر بقصد جواب نہ ہو تو حرج نہیں۔ اپنے امام کے سوا دوسرے کو لقمہ دینا۔ درد یا مصیبت کی وجہ سے آہ، اُف وغیرہ کہنا، اور اگر بے اختیار مریض وغیرہ سے آہ، اُوہ نکلی معاف ہے۔ نماز پوری ہونے سے پہلے قصداً اسلام پھیرنا، اگر بھول کر پھیر دیا تو حرج نہیں۔ نماز پوری کر کے سجدہ سہو کرلے۔ نماز میں قرآن مجید دیکھ کر پڑھنا۔ اچھی بُری خبر سُن کر کچھ کہنا، قرأت یا اذکارِ نماز میں سخت غلطی کرنا، کچھ کھانا پینا۔ ہاں دانتوں کے اندر کوئی چیز رہ گئی تھی اسکو نگل گیا اگر چنے کے برابر ہے تو نماز فاسد ہو گئی اور اگر چنے سے کم ہے تو فاسد نہ ہوئی مکروہ ہے۔ بلا عذر سینہ کو قبلہ سے پھیرنا۔ بچہ کا عورت کی چھاتی چوسنا اور دودھ نکل آنا۔ عورت نماز میں تھی مرد کا بوسہ لینا یا شہوت سے اُس کے بدن کو چھونا۔ اِن مفسدات میں سے کسی مفسد کے ہونے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ لہذا خیال رکھے۔

مکروہاتِ نماز

کپڑا سمیٹنا، مثلاً سجدہ میں جاتے وقت آگے یا پیچھے سے اُٹھا لینا اگرچہ گرد سے بچانے کے لیے ہو۔ کپڑا لٹکانا مثلاً سر یا مونڈھے پر اس طرح ڈالنا کہ دونوں کنارے لٹکتے ہوں۔ آستین آدھی کلائی سے زیادہ چڑھا لینا۔ شدت کا پاخانہ یا پیشاب معلوم ہوتے وقت یا غلبہ ریاح کے وقت نماز پڑھنا۔ اُنگلیاں چٹخانا۔ اُنگلیوں کی قینچی باندھنا۔ یعنی ایک ہاتھ کی اُنگلیاں دوسرے ہاتھ کی اُنگلیوں میں ڈالنا۔ اِدھر اُدھر منہ پھیر کر دیکھنا۔ آسمان کی طرف نظر اُٹھانا۔ کسی کے منہ کے سامنے نماز پڑھنا۔ جس کپڑے پر جاندار کی تصویر ہو اُسے پہن کر نماز پڑھنا، نمازی کے آگے یا داہنے یا بائیں یا سر پر تصویر کا ہونا۔ اُلٹا قرآن مجید پڑھنا۔ امام سے پہلے مقتدی کا رکوع و سجود وغیرہ میں جانا۔ قبر کا سامنے ہونا۔ اس طرح کہ درمیان میں کوئی چیز حائل نہ ہو، اگر بقدرِ سُترہ کوئی چیز حائل ہو تو مکروہ نہیں۔ اور اگر قبر دائیں یا بائیں ہے تو کچھ کراہت نہیں۔ اِن مکروہات میں سے کسی مکروہ کے ہونے سے نماز ناقص

ہو جاتی ہے۔ لہٰذا اجتناب کرے۔

نماز توڑنے کے اعذار

سانپ وغیرہ کے مارنے کے لیے جبکہ ایذا کا اندیشہ ہو۔ کوئی جانور بھاگ گیا اس کے پکڑنے کے لیے۔ نقصان کا خوف ہو مثلاً دودھ اُبل جائیگا، گوشت ترکاری روٹی جل جائے گی۔ چور کوئی چیز اُٹھا کر لے بھاگا۔ گاڑی چھوٹ رہی ہو۔ اجنبی عورت نے چھُو دیا ہو۔ پیشاب، پاخانہ کی شدید حاجت ہو، کوئی مصیبت مصیبت زدہ فریاد کر رہا ہو، یا کوئی ڈوب رہا ہو، یا آگ میں جل رہا ہو، یا اندھا اگیر وغیرہ کوئیں میں گرا چاہتا ہو، اِن سب صورتوں میں نماز توڑ دینے کی اجازت ہے۔ بلکہ پچھلی صورتوں میں واجب ہے۔ جبکہ بچانے پر قادر ہو۔

سجدۂ سہو کا بیان

جب نماز کا کوئی واجب بھُولے سے چھُوٹ جائے یا کسی فرض کو مکرر کیا جائے۔ مثلاً رکوع دو مرتبہ کرے نماز کے فرض یا واجب میں زیادتی ہو جائے مثلاً قعدۂ اوّل میں تشہد کے بعد درود شریف پڑھ لے۔ تو سجدہ سہو لازم ہے۔ امام کے سہو سے مقتدی کو بھی سجدۂ سہو کرنا ہوگا۔ لیکن اگر مقتدی سے سہو ہو جائے تو مقتدی کو سجدۂ سہو لازم نہیں۔ کیونکہ وہ امام کے تابع ہے۔ امام سہو کرنے لگے تو مقتدی سبحان اللہ کہہ کر امام کو یاد دلائے۔ اگر امام سہو سے لوٹ آئے تو بہتر، ورنہ مقتدی امام کی اتباع کرے۔ اور آخر میں امام کے ساتھ سجدۂ سہو کرے۔

سجدۂ سہو کا طریقہ۔ قعدۂ اخیرہ میں تشہد اور درود شریف پڑھنے کے بعد دائیں طرف سلام پھیر کر دو سجدے کرے۔ اس کے بعد پھر تشہد، درود اور دُعا پڑھ کر دونوں طرف سلام پھیر دے۔

نمازِ وِتر

نمازِ وِتر واجب ہے۔ اگر یہ چھوٹ جائے تو اس کی قضا لازم ہے اسکا وقت عِشاء کے فرضوں کے بعد سے صبح صادق تک ہے۔ بہتر یہ ہے کہ آخر رات میں تہجّد کے ساتھ پڑھی جائے۔ لیکن جس کو خوف ہو کہ اُٹھ نہیں سکے گا، وہ عشاء کی نماز کے ساتھ سونے سے پہلے پڑھ لے۔ اس کی تین رکعتیں ہیں۔ دُو رکعت پڑھ کر قعدہ کیا جائے اور تشہد پڑھ کر کھڑا ہو جائے۔ تیسری رکعت میں تسمیہ، سورۂ فاتحہ اور سورۃ پڑھ کر دونوں ہاتھ کانوں تک اُٹھائے۔ اور اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ باندھ لے۔ اور دُعائے قنوت آہستہ پڑھے کہ یہ واجب ہے،

دُعائے قنوت

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَنَسْتَغْفِرُکَ وَنُؤْمِنُ بِکَ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْکَ وَنُثْنِیْ عَلَیْکَ الْخَیْرَ وَنَشْکُرُکَ وَلَا نَکْفُرُکَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُکُ مَنْ یَّفْجُرُکَ ط اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَلَکَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ وَاِلَیْکَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْا رَحْمَتَکَ وَنَخْشٰی عَذَابَکَ اِنَّ عَذَابَکَ بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ ط

جو دعائے قنوت نہ پڑھ سکے وہ یہ دُعا پڑھے۔ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ہ اگر دُعائے قنوت پڑھنی بھول گیا اور رکوع میں چلا گیا تو واپس نہ لوٹے۔ بلکہ سجدۂ سہو کرے۔

جماعت و امامت کا بیان

وَارْکَعُوْا مَعَ الرَّاکِعِیْنَ۔ ترجمہ: اور رکوع کرو ساتھ رکوع کرنیوالوں کے،

نمازِ جماعت کے ساتھ پڑھنا واجب ہے۔ بِلا عذر ایکبار بھی چھوڑنے والا گنہگار ہے۔ اور ترک کا عادی سخت گنہگار و مستحقِ سزا ہے۔ جمعہ و عیدین میں

جماعت شرط ہے۔ اور تراویح میں سُنّت کفایہ کہ محلہ کے چند لوگوں نے قائم کر لی تو سب کے ذِمّہ سے ساقط ہوگئی، اور اگر کسی نے قائم نہ کی تو سب نے بُرا کیا۔ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے سے ستائیس درجہ ثواب زیادہ ہے۔

امام صحیح العقیدہ اہل سُنت و جماعت، پرہیز گار، پابندِ شریعت، صحیح قرآن پڑھنے والا اور نماز و طہارت کے مسائل زیادہ جاننے والا ہونا چاہیے۔ بدعقیدہ اور فاسق معلن جیسے شرابی، زناکار، سُود خوار، چغلخور، داڑھی منڈانے یا حدِ شرع سے کم رکھنے والے کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہے۔ عورت کی امامت مکروہ ہے۔ ولد الزنا، کوڑھی برص والے اور فالج زدہ کی امامت مکروہ تنزیہی ہے جبکہ کوئی اور اُن سے بہتر ہو، ورنہ نہیں، اندھے کی امامت بلاکراہت جائز ہے۔ جبکہ وہ طہارت وغیرہ کا خیال رکھتا ہو۔

جن پر جماعت واجب نہیں

عورت، بیمار، اپاہج، لنگڑا، لولا، بہت بوڑھا، اندھا

ترکِ جماعت کے اعذار

سخت سردی، سخت تاریکی، سخت بارش، راستہ میں شدید کیچڑ، آندھی، چوری ہونے کا خوف، کسی دشمن یا ظالم کا خوف، پاخانہ پیشاب کی شدید حاجت، بھوک کی حالت میں کھانا سامنے آجانا، تیمارداری، اِن سب صورتوں میں تندرست لوگوں کو بھی ترکِ جماعت کی اجازت ہے۔

نمازِ جمعہ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ

ترجمہ: اے ایمان والو! جب جمعہ کے دِن (تمہیں) نماز کے لیے پکارا جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو اور کاروبار چھوڑ دو یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو،

جمعہ کی نماز فرضِ عین ہے۔ اِس کی فرضیت ظہر سے زیادہ مؤکد ہے اور اس کا منکر کافر ہے۔ جمعہ کی نماز ظہر کے قائم مقام ہے۔ اور اس وقت وہی ہے جو ظہر کا ہے۔

شرائطِ جمعہ جمعہ کی نماز کے لیے چند شرطیں ہیں کہ ان کا ہونا ضروری ہے، اگر ایک شرط بھی مفقود ہوئی تو جمعہ نہ ہوگا۔ جس جگہ کوئی شرط مفقود ہو وہاں ظہر کی نماز پڑھی جائے گی۔ (۱) شہر ہو یا شہر کے قائم مقام وہ گاؤں ہو جو اپنے علاقہ میں مرکزی حیثیت رکھتا ہو (۲) وقت ظہر کا ہو (۳) نماز سے پہلے خطبہ ہو۔ (۴) جماعت ہو کہ بلا جماعت جمعہ نہ ہوگا (۵) عام اجازت ہو،

جن پر جمعہ فرض ہے ہر مسلمان مرد جو آزاد، بالغ، عقلمند، تندرست اور مقیم ہے اس پر جمعہ فرض ہے۔

جن پر جمعہ فرض نہیں عورت، غلام، قیدی، نابالغ۔ مخبوط الحواس۔ بیمار، اپاہج۔ تیماردار۔ مسافر۔ جس کو کسی کا خوف ہو، جس کو کسی نقصان کا صحیح اندیشہ ہو۔ اُن پر جمعہ فرض نہیں۔

ہاں اگر مسافر، مریض اور عورتیں نماز میں شریک ہو جائیں تو ان کی نماز درست ہو گی۔ اور ظہر اُن کے ذمے سے ساقط ہو جائے گی۔

جمعہ کے دن غسل کرنا سُنت اور اچھے کپڑے پہننا۔ خوشبو لگانا۔ مسواک کرنا اور پہلی صف میں بیٹھنا مستحب ہے۔

ضروری مسائل جو چیزیں نماز میں حرام ہیں وہ خطبہ میں بھی حرام ہیں، مثلاً کھانا، پینا، سلام و کلام وغیرہ کرنا یہاں تک کہ امر بالمعروف کرنا۔ سب حاضرین پر خطبہ سُننا اور چپ رہنا فرض ہے۔ ہاں خطیب امر بالمعروف کرسکتا ہے۔ خطیب نے کوئی دعائیہ کلمہ کہا تو سامعین کو ہاتھ اُٹھانا یا آمین کہنا منع

ہے۔ دو خطبوں کے درمیان بغیر ہاتھ اٹھاتے دل میں نیک دعا کرنا جائز ہے۔

نمازِ عیدین

وَلِتُکْمِلُوا الْعِدَّۃَ وَلِتُکَبِّرُوا اللّٰہَ۔ ترجمہ: روزوں کی گنتی پوری کرو اور اللہ کی بڑائی بولو یعنی تکبیریں کہو۔

فرمایا فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ۔ اپنے رب کے لیے نماز پڑھو اور قربانی کرو!

عیدین کی نماز واجب ہے سب پر نہیں بلکہ انہیں پر جن پر جمعہ فرض ہے۔ اور اس کی ادا کی وہی شرطیں ہیں جو جمعہ کے لیے ہیں۔ صرف اتنا فرق ہے کہ جمعہ میں خطبہ شرط ہے اور عیدین میں سُنت۔ ان دونوں نمازوں کا وقت سورج کے بقدر ایک نیزہ بلند ہونے سے لے کر زوال تک ہے۔ مگر عید الفطر میں کچھ دیر کرنا اور عید الاضحیٰ میں جلدی کرنا مستحب ہے۔ ان نمازوں سے پہلے اذان و اقامت نہیں ہے۔ ان دونوں نمازوں کے ادا کرنے کا طریقہ ایک ہی ہے۔

طریقہ نماز پہلے نیّت کریں دو رکعت نماز عید الفطر یا عید الاضحیٰ واجب مع زائد چھ تکبیروں کے پھر تکبیر تحریمہ کہہ کر ہاتھ باندھ لیں اور ثنا پڑھیں، اس کے بعد امام زور سے اور مقتدی آہستہ سے تین تکبیریں کہیں دو تکبیروں کے بعد ہاتھ چھوڑ دیں اور تیسری کے بعد باندھ لیں۔ پھر امام بلند آواز سے سورہ فاتحہ، اور کوئی سورۃ پڑھ کر رکوع و سجود کرے گا۔ دوسری رکعت میں فاتحہ و قرأت کے بعد رکوع میں جانے سے پہلے امام و مقتدی ہاتھ اُٹھا کر تین تکبیریں کہہ کر ہاتھ چھوڑ دیں اور چوتھی تکبیر کہتے وقت ہاتھ کانوں تک نہ اُٹھائیں بلکہ رکوع میں جائیں۔ اور قاعدے کے مطابق نماز پوری کریں۔

عید کے مستحبات حجامت بنوانا۔ ناخن ترشوانا۔ مسواک و غسل کرنا۔ اچھے کپڑے پہننا۔ خوشبو لگانا۔ عید گاہ کو پیدل جانا۔ راستہ میں تکبیر کہتے ہوئے جانا۔ دوسرے راستہ سے واپس آنا۔ عید الفطر میں نماز سے پہلے صدقہ فطر ادا کرنا، اور کوئی میٹھی چیز کھانا۔ کھجوریں ہوں تو طاق ہوں، تین، پانچ، سات

توبہتر۔ آپس میں ملنا، مصافحہ و معانقہ کرنا مبارکباد دینا۔

کلماتِ تکبیر اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ۔ نویں ذی الحجہ کی فجر سے تیرھویں کی عصر تک ہر نماز کے فوراً بعد یہی تکبیر ایک بار کہنا واجب اور تین بار کہنا افضل ہے اِسے تکبیر تشریق کہتے ہیں۔

نمازِ جنازہ

وَلَا تُصَلِّ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْہُمْ مَّاتَ اَبَدًا۔ ترجمہ ان (کفار و منافقین) میں سے کسی کی میّت پر کبھی نماز نہ پڑھنا (ہاں مومنوں کی پڑھنا)

جنازہ کی نماز فرض کفایہ ہے۔ فرض کفایہ کا مطلب یہ ہے کہ اگر چند آدمی بھی پڑھ لیں تو سب بری الذمہ ہو گئے۔ ورنہ سب گنہگار ہوں گے۔ جن کو خبر پہنچی تھی اور نہیں آئے۔ اس کے لیے جماعت شرط نہیں ایک آدمی بھی پڑھ لے تو فرض ادا ہو گیا۔ اِس کے دو رکن ہیں۔ چار بار تکبیر کہنا۔ کھڑے ہو کر پڑھنا۔ اور اس کی تین سُنتیں ہیں۔ اللہ کی حمد و ثنا کرنا۔ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم پر درود پڑھنا۔ میّت کے لیے دعا کرنا۔ میّت سے مراد وہ ہے۔ جو زندہ پیدا ہوا پھر مر گیا۔ جو مرا ہوا پیدا ہوا اُسکی نماز نہیں۔ نیز میّت کا سامنے ہونا ضروری ہے۔ غائب کی نماز نہیں۔ اگر کئی میتیں جمع ہو جائیں تو سب کے لیے ایک ہی نماز کافی ہے۔ سب کی نیّت کرے اور علیحدہ علیحدہ پڑھے تو افضل ہے۔

طریقہ نماز پہلے نیّت کر کے امام و مقتدی کانوں تک ہاتھ اُٹھائیں اور اللہ اکبر کہتے ہوئے ناف کے نیچے باندھ لیں اور ثنا پڑھیں، وَتَعَالٰی جَدُّكَ کے بعد وَجَلَّ ثَنَاءُكَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُكَ پڑھیں۔ پھر بغیر ہاتھ اُٹھائے تکبیر کہیں اور وہی نماز والا درود شریف پڑھیں۔ پھر بغیر ہاتھ اُٹھائے تکبیر کہیں اور دُعا پڑھیں۔ مقتدی تکبیریں آہستہ کہے۔ اور امام زور سے۔

بالغ مرد و عورت کی دُعا اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَ مَیِّتِنَا وَ شَاھِدِنَا وَ غَائِبِنَا وَ صَغِیْرِنَا وَ کَبِیْرِنَا وَ ذَکَرِنَا وَ اُنْثَانَا اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَ مَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ ط

نابالغ لڑکے کی دُعا اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا فَرَطًا وَّ اجْعَلْہُ لَنَا اَجْرًا وَّ ذُخْرًا وَّ اجْعَلْہُ لَنَا شَافِعًا وَّ مُشَفَّعًا ط

نابالغ لڑکی کی دُعا اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا لَنَا فَرَطًا وَّ اجْعَلْھَا لَنَا اَجْرًا وَّ ذُخْرًا وَّ اجْعَلْھَا لَنَا شَافِعَۃً وَّ مُشَفَّعَۃً ط

دُعا کے بعد چوتھی تکبیر کہہ کر دونوں طرف سلام پھیر دیں اور صفیں توڑ کر دعا مانگیں۔

فائدہ: جنازہ کو کندھا دینا عبادت اور بہت اجر و ثواب ہے۔ یہ جو عوام میں مشہور ہے کہ شوہر اپنی بیوی کے جنازہ کو نہ کندھا دے سکتا ہے، نہ منہ دیکھ سکتا ہے۔ محض غلط ہے۔ صرف نہلانے اور بلا حائل بدن کو ہاتھ لگانے کی ممانعت ہے، عورت اپنے شوہر کو غسل دے سکتی ہے۔

نمازِ مُسافر مسافر وہ شخص ہے جو کم از کم ستاون (۵۷) میل کے سفر کے ارادے سے اپنی بستی سے باہر نکل چکا ہو۔ اُس پر واجب ہے کہ فقط فرض نماز میں قصر کرے۔ یعنی چار رکعت والے فرض کو دو (۲) پڑھے۔ اس کے حق میں دو ہی رکعتیں پوری نماز ہے۔ اگر سہواً یا قصداً چار پڑھے اور دو کے بعد قعدہ کرے تو فرض ادا ہو جائیں گے۔ اور پچھلی دو رکعتیں نفل ہو جائیں گی۔ مگر قصداً چار پڑھنے والا سخت گنہگار ہے۔ اُس پر توبہ لازم ہے۔ اگر مسافر مقیم امام کے پیچھے نماز پڑھے گا تو چار ہی پڑھے گا۔ اور اگر مقیم مسافر امام کے پیچھے نماز پڑھے گا تو امام کے سلام بعد وہ اپنی دو (۲) رکعتیں پوری کرے گا۔ مگر ان دو (۲) رکعتوں میں فاتحہ نہیں پڑھے گا۔ بلکہ بقدر فاتحہ خاموش کھڑا رہے گا۔ اور باقی معمول کے مطابق ادا

کرے گا۔ مسافر جب تک واپس اپنی بستی میں نہ آئے مسافر ہے۔ اور جس شہر یا بستی میں جائے، اگر وہاں پندرہ روز سے کم رہنے کی نیت ہو تو قصر پڑھے گا اور اگر پندرہ روز یا زیادہ رہنے کی نیت ہو تو پوری پڑھے۔ قصر صرف چار رکعت والے فرضوں میں ہے۔ سُنّت و وتر میں قصر نہیں۔ سفر میں سنتیں مکمل پڑھی جائیں۔

نمازِ اشراق

اس نماز کی بڑی فضیلت ہے۔ اس کے پڑھنے والے کو پورے حج و عُمرہ کا ثواب ملتا ہے۔ صرف دو رکعتیں ہیں، کہ نمازِ فجر جماعت کے ساتھ پڑھنے کے بعد بیٹھا ذکرِ الٰہی کرتا رہے جب آفتاب بلند ہو جائے تو پڑھے۔

نمازِ چاشت

اس نماز کی بہت ہی زیادہ فضیلت ہے۔ ہمیشہ پڑھنے والے کے سب گناہ بخشے جاتے ہیں۔ اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں، اور اس کے واسطے جنت میں سونے کا محل ہو گا۔ اس نماز کی کم از کم دو رکعتیں اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعتیں ہیں۔ افضل بارہ ہیں۔ اس کا وقت آفتاب بلند ہونے سے زوال تک ہے۔

نمازِ تسبیح

اِس نماز کا بے انتہا ثواب و اجر ہے۔ اور اس کی چار رکعتیں ہیں۔ مکروہ وقت کے علاوہ جب چاہے پڑھ سکتا ہے۔ بہتر یہ کہ ظہر سے پہلے پڑھے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ تکبیرِ تحریمہ کے بعد ثنا پڑھے۔ ثنا کے بعد پندرہ بار یہ کلمہ پڑھے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ ط پھر تعوّذ اور تسمیہ اور فاتحہ اور سورۃ پڑھ کر "دس" بار یہی کلمہ پڑھے۔ پھر رکوع میں جا کر رکوع کی تسبیح کے بعد دس بار پھر یہی کلمہ پڑھے۔ پھر رکوع سے اُٹھ کر تسمیع و تحمید کے بعد دس بار یہی کلمہ پڑھے۔ پھر سجدے میں جا کر سجدے کی تسبیح کے بعد دس بار۔ پھر سجدے سے اُٹھ کر جلسہ میں دس بار۔ پھر دوسرے سجدے میں تسبیح کے بعد دس بار پھر دوسری رکعت میں فاتحہ سے پہلے پندرہ بار اور پھر اسی ترتیب سے چار رکعتیں پڑھے۔ ہر رکعت میں پچھتّر بار اور چاروں رکعتوں میں

تین سو بار یہ کلمہ پڑھا جائے گا۔

نمازِ حاجت جس کو کوئی حاجت پیش آئے تو وہ اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرے اور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے پھر یہ پڑھے۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اَسْئَلُکَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِکَ وَعَزَآئِمَ مَغْفِرَتِکَ وَالْغَنِیْمَۃَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَۃَ مِنْ کُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَہٗ وَلَا ھَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَہٗ وَلَا حَاجَۃً ھِیَ لَکَ رِضًا اِلَّا قَضَیْتَھَا یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ۔

یا یہ پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ وَاَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ نَّبِیِّ الرَّحْمَۃِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ قَدْ تَوَجَّھْتُ بِکَ اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ ھٰذِہٖ لِتُقْضٰی لِیْ اَللّٰھُمَّ فَشَفِّعْہُ فِیَّ۔

اِستخارہ

نمازِ استخارہ استخارہ کا مطلب اللہ سے بھلائی طلب کرنا ہے یعنی جب کسی اہم کام کا قصد کرے۔ تو اس کے کرنے سے پہلے استخارہ کرے۔ اِستخارہ کرنے والا گویا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں التجا کرتا ہے۔ کہ اے عَلّامُ الغیوب مجھے اشارہ فرمادے کہ یہ کام میرے حق میں بہتر ہے یا نہیں؟

طریقۂ استخارہ پہلے دو رکعت نماز کہ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ اور دوسری میں فاتحہ کے بعد قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھے اور سلام پھیر کر پھر یہ دُعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَاَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ

وَ أَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ ط فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَ تَعْلَمُ وَ لَا اَعْلَمُ وَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَ مَعَاشِيْ وَ عَاقِبَةِ اَمْرِيْ وَ عَاجِلِ اَمْرِيْ وَ اٰجِلِهٖ فَاقْدُرْهُ لِيْ وَ يَسِّرْهُ لِيْ ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَ مَعَاشِيْ وَ عَاقِبَةِ اَمْرِيْ وَ عَاجِلِ اَمْرِيْ وَ اٰجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَ اصْرِفْنِيْ عَنْهُ وَ اقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِيْ بِهٖ ط

اور بہتر یہ ہے کہ سات بار استخارہ کرے۔ اور دعائے مذکورہ پڑھ کر باطہارت قبلہ رو سو رہے۔ دعا کے اوّل آخر فاتحہ اور درود شریف پڑھے، اگر خواب میں سپیدی یا سبزی دیکھے تو سمجھے کہ یہ کام بہتر ہے۔ اور اگر سرخی یا سیاہی دیکھے۔ تو سمجھے کہ برا ہے۔ اس سے بچے۔

نمازِ تراویح

خاص رمضان شریف کی راتوں میں عشاء کے بعد اور وتروں سے پہلے جو نماز پڑھی جاتی ہے۔ وہ تراویح ہے۔ تراویح مرد و عورت دونوں کے لیے سُنّت مؤکدہ ہے۔ اس کی بیس ۲۰ رکعتیں دس سلاموں کے ساتھ ہیں۔ ہر چار رکعت کے بعد کچھ دیر آرام کرنا اور یہ تسبیح پڑھنا مستحب ہے۔

سُبْحَانَ ذِی الْمُلْكِ وَ الْمَلَكُوْتِ ط سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَ الْعَظْمَةِ وَ الْهَيْبَةِ وَ الْقُدْرَةِ وَ الْكِبْرِيَآءِ وَ الْجَبَرُوْتِ ط سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِیْ لَا يَنَامُ وَ لَا يَمُوْتُ ط سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَ الرُّوْحِ ط اَللّٰهُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيْرُ يَا مُجِيْرُ يَا مُجِيْرُ ۔ اَلصَّلٰوةُ بِرُ مُحَمَّدٍ ط ۔

ضروری مسائل نابالغ کے پیچھے بالغوں کی نماز تراویح نہیں ہو گی حافظ کو اُجرت دے کر تراویح پڑھوانا ناجائز ہے۔ بغیر طے و گفتگو وغیرہ کیے بطور خدمت کچھ دیا جائے تو جائز ہے۔ جس نے فرض جماعت سے نہیں پڑھے وہ وتر بھی جماعت سے نہ پڑھے بلکہ تنہا پڑھے۔

نماز تہجد و صلوٰۃ اللیل عشاء کی نماز کے بعد رات کو سو کر اُٹھنے کے بعد جو نماز پڑھی جاتی ہے۔ اُسے تہجّد کہتے ہیں۔ اِس نماز کی بڑی فضیلت ہے۔ اس کی کم از کم دو رکعتیں اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعتیں ہیں۔ اور جو عشاء کی نماز کے بعد سونے سے قبل پڑھی جائے۔ اُسے صلوٰۃ اللیل کہتے ہیں۔ فرضوں کے بعد افضل نماز رات کی نماز ہے۔

نماز سفر سفر میں جاتے وقت دو رکعتیں اپنے گھر میں پڑھ کر جانا اور سفر سے واپس آکر پہلے دو رکعتیں مسجد میں ادا کرنا پھر گھر جانا مسنون اور بہت ہی مبارک ہے۔

قضا نمازیں جو نماز وقت پر نہ پڑھی جائے وہ قضا ہے۔ اور بلا عذر شرعی نماز قضا کرنا سخت گناہ ہے۔ قضا کرنیوالے پر فرض ہے کہ اس کی قضا پڑھے اور سچّے دل سے توبہ کرے۔ فرض کی قضا فرض، واجب کی قضا واجب اور بعض سنتوں کی قضا سُنّت ہے۔ جیسے فجر کی سُنتیں، جبکہ فرض بھی فوت ہو گیا ہو اور ظہر کی پہلی سُنتیں جبکہ ظہر کا وقت باقی ہو۔ قضا کے لیے کوئی وقت معیّن نہیں۔ جب بھی پڑھے گا بری الذمہ ہو جائیگا، ہاں طلوع و غروب اور زوال کے وقت جائز نہیں۔ مگر چاہیے کہ قضا نمازیں جلدی پڑھ لے تاخیر نہ کرے۔ ظہر اور جمعہ کی وہ سُنّتیں جو فرض سے پہلے ہیں اگر رہ جائیں تو فرضوں کے بعد پڑھ لے۔ اور فجر کی سُنتیں اگر رہ جائیں تو سورج نکلنے کے بعد ظہر سے پہلے پہلے پڑھ لے تو بہتر ہے۔

مسنون دعائیں

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِيٓ أَسْتَجِبْ لَكُمْ. ترجمہ: اور تمہارے پروردگار کا ارشاد ہے کہ مجھ سے دعا مانگو میں قبول کروں گا۔

جب گھر سے نکلے | بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ ط

جب مسجد میں داخل ہو | اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ ط

جب مسجد سے نکلے | اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ ط

جب سو کر اُٹھے | اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْٓ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا اِلَیْهِ النُّشُوْرُ ط

جب بیت الخلا جانا چاہے | اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ ط

جب بیت الخلاء سے نکل آئے | اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ ط

جب کھانے سے فارغ ہو | اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْٓ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ط

جب کسی کے گھر کھائے تو یہ بھی کہے | اَللّٰھُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِیْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِیْ

جب کوئی لباس پہنے | اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ مَا اُوَارِیْ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِہٖ فِیْ حَیَاتِیْ ؕ

جب سواری پر بیٹھ جائے | اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ؕ

شبِ قدر و شبِ برات میں پڑھے | اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ یَا غَفُوْرُ ؕ

جب قبرستان جائے | اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ وَاَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ ؕ

جب آئینہ دیکھے | اَللّٰھُمَّ حَسَّنْتَ خَلْقِیْ فَحَسِّنْ خُلُقِیْ ؕ

جب چاند دیکھے | اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْیُمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ وَالتَّوْفِیْقِ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی رَبِّیْ وَرَبُّکَ اللّٰہُ ؕ

جب کوئی مصیبت پہنچے | اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰھُمَّ عِنْدَکَ اَحْتَسِبُ مُصِیْبَتِیْ فَاْجُرْنِیْ فِیْھَا وَاَبْدِلْنِیْ مِنْھَا خَیْرًا ؕ

جب قرض اور فکر ہو

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّیْنِ وَقَھْرِ الرِّجَالِ ط

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ بِحُرْمَةِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ

عجائب الصلوٰۃ فی البلاد الفرنگ

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس قسم کے تبلیغی سلسلے میں

بہت مفصل و مدلل کتب آپ کی خدمت میں پیش کی جائینگی

اہل اسلام حضرات جو دین مصطفےٰ سے مح[illegible]رکھتے ہیں۔

اس تبلیغ[illegible] حصہ میں خود پڑھیں دوسروں کو پڑھائیں

اور ایک دوسرے تک پہنچانے کی کوشش کریں تاکہ ذریعہ نجات

بن جائے اور آخرت کو خدائے تعالیٰ درجات بلند کرے

علاوہ ازیں ہمارے مکتبہ سے ہر قسم کے اسلامی علوم پر کتب دستیاب ہیں

مکتبہ معصومیہ

لاہور پاکستان